اللہ کی عبادت علم و یقین کے ساتھ

ایسے ضروری دروس
جنہیں یاد کئے بغیر کوئی چارہ نہیں

جمع و ترتیب
محمد بن مناور الحنینی

ترجمہ
قاری محمد اقبال عابد

www.KitaboSunnat.com

تقدیم
فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن علی الصغیر
مدیر مرکز الدعوۃ والإرشاد بمحافظۃ الخرج

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالنسيم
الرياض - حي المنار - مقابل العيادات الخارجية لمستشفى اليمامة
هاتف : ٢٣٢٨٢٢٦ - ٢٣٥٠١٩٤ - فاكس : ٢٣٠١٤٦٥
ص ب : ٥١٥٨٤ الرياض : ١١٥٥٣

URDU 74

٢٨
١_

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی عبادت
علم و یقین کے ساتھ

ایسے ضروری دروس
جنہیں یاد کیے بغیر کوئی چارہ نہیں

جمع و ترتیب
محمد بن مناور الحنینی

ترجمہ
قاری محمد اقبال عابد

تقدیم
فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن علی الصغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ⓒ محمد بن مناور الحنيني ، ١٤٢٠هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

الحنيني ، محمد مناور

هل عبدت الله على بصيرة / ترجمة محمد اقبال عابد بن عبدالعزيز.- الرياض.

١٦٢ ص ، ١٢×١٧

ردمك : ٧ - ٧٣٤ - ٣٦ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- الوعظ والإرشاد أ- عبدالعزيز ، محمد اقبال عابد (مترجم)

ب- العنوان

ديوي ٢١٣ ٢٠/٤١٧٩

رقم الإيداع : ٤١٧٩ / ٢٠

ردمك : ٧ - ٧٣٤ - ٣٦ - ٩٩٦٠

ترجم وطبع على نفقة أحد المحسنين وريعه يصرف لصالح الأعمال الخيرية

حقوق الطبع للمكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالنسيم

« إلا من أراد طبعه للتوزيع الخيري فله ذلك »

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
۱-	پیش لفظ	۳
۲-	احکام شریعت کی اقسام	۴
۳-	پہلا درس: قول وعمل سے قبل علم ضروری ہے	۱۳-۵
۴-	دوسرا درس: عقیدہ کے بارے میں	۳۳-۱۳
۵-	تیسرا درس: اسلام کو برباد کردینے والے امور	۳۸-۳۳
۶-	چوتھا درس: طہارت کے احکام	۴۹-۳۹
۷-	پانچواں درس: نماز کے احکام	۶۲-۵۰
۸-	چھٹا درس: نماز کے بعد کے اذکار	۶۷-۶۳
۹-	ساتواں درس: نفلی نمازوں کے بارے میں	۷۰-۶۷
۱۰-	آٹھواں درس: مریض کی طہارت اور نماز	۷۵-۷۰
۱۱-	نواں درس: نماز جمعہ کے احکام	۷۷-۷۵
۱۲-	دسواں درس: نماز عیدین کے احکام	۸۰-۷۷
۱۳-	گیارہواں درس: زکوٰۃ کے احکام	۸۵-۸۰
۱۴-	بارہواں درس: روزہ کے احکام	۸۹-۸۵
۱۵-	تیرہواں درس: حج اور عمرہ کے احکام	۱۰۹-۸۹
۱۶-	چودہواں درس: ضروری اذکار	۱۱۶-۱۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷-	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۱۱۶
۱۸-	جادو اور کہانت	۱۲۱
۱۹-	جائز دم جھاڑ	۱۲۶
۲۰-	زنا اور لواطت کی گندگی	۱۳۱
۲۱-	بدعات اور جشن میلاد	۱۳۴
۲۲-	تعزیت کے لئے بیٹھنا	۱۳۸
۲۳-	سود کی مصیبت	۱۳۹
۲۴-	والدین سے حسن سلوک	۱۴۱
۲۵-	صلہ رحمی	۱۴۳
۲۶-	پڑوسی کے حقوق	۱۴۵
۲۷-	عورتوں کا اظہار زینت	۱۴۷
۲۸-	نشہ آور اشیاء	۱۴۹
۲۹-	غیبت کے خطرات اور اثرات	۱۵۲
۳۰-	لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا	۱۵۳
۳۱-	ڈش وڈیو اور گانے	۱۵۶
۳۲-	اللہ کے احکام کی حفاظت	۱۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو اکیلا معبود ہے' اور درود و سلام ہوں نبی ﷺ پر جن کے بعد قیامت تک کوئی نبی آنے والا نہیں' اور آپ کے اہل بیت پر' اور آپ کے صحابہ کرام پر۔ اما بعد:

مجھے یہ کتاب پڑھنے کا اتفاق ہوا جس کا عنوان ہے "کیا آپ نے کبھی اللہ کی عبادت پورے عقل و شعور کے ساتھ کی ہے" جو کہ ہمارے برادر فاضل محمد بن مناور الحسینی کی تالیف جمیل ہے میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور کتاب و سنت اور شرعی دلائل کے مطابق پایا ہے' نیز یہ کتاب سلف صالحین اور کبار علمائے کرام کی کتب سے ماخوذ ہے' اور اس میں دین اسلام کے ایسے بنیادی قواعد پیش کئے گئے ہیں جن سے لاعلم رہنے کی کسی مسلمان کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کو اور ہمارے علمائے سلف کو ہماری اور امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے مراتب بلند فرمائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے، اس طرح میں تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو بغور پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے افضل ترین بشر حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ پر ان کے اہل بیت پر اور ان کے صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔

از قلم: **عبدالرحمٰن بن علی الصغیر**

مدیر مرکز دعوۃ وارشاد الخرج

۲۳ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام شریعت کی اقسام[1]

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ یہ بات اچھی طرح جان لیجئے کہ امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ احکام شریعت کا اجراء صرف اللہ رب العزت کی طرف سے ہے' اور یہ کہ رسول کریم ﷺ اللہ کی طرف سے ان احکام کو لوگوں تک پہنچانے والے ہیں۔ خواہ یہ حکم آپ کو بعینہ اسی طرح اللہ کی طرف سے ملا ہو، یا آپکا ایسا اجتہاد ہو جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو برقرار رکھا ہو۔

پس آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان شرعی احکام کے الفاظ و معانی کو اچھی طرح یاد کرلیں تاکہ آپ کے لئے آئندہ اسباق کو سمجھنا اور ان سے استفادہ کرنا آسان ہو جائے۔

ا-واجب: ایسا عمل ہے جس کے کرنے والے کو ثواب ہوتا ہے اور جس کے ترک کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔ ان احکام کے لئے عام طور پر فرض اور واجب کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

۲-مندوب: ایسا عمل ہے جس کے کرنے والے کو تو ثواب ملتا ہے مگر جسے ترک کرنے والے کے لئے کوئی سزا نہیں ہے۔ اور اس کیلئے عام طور پر سنت مسنون' مستحب اور نفل کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

---

(۱) توضیح الأحکام من بلوغ المرام' للشیخ عبداللہ البسام ۱: ۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳-**مکروہ**: ایسا عمل ہے جس کے ترک کرنے والے کو ثواب ملتا ہے مگر جس کے کرنے والے کو کچھ گناہ نہیں ملتا۔

۴-**حرام**: ایسا عمل ہے جس کے ترک کرنے والے کو ثواب ہوتا ہے اور جس کے کرنے والے کے لئے سزا ہے۔ اور اس کو شریعت میں ممنوع یا محظور کہا جاتا ہے۔

۵-**مباح**: ایسا کام ہے جس کے کرنے اور نہ کرنے پر نہ ہی ثواب ہوتا ہے اور نہ ہی گناہ۔

۶-**مطلق**: ایسا حکم ہے جو بلا کسی شرط وقید کے حقیقت پر دلالت کرے۔

۷-**مقید**: ایسا حکم ہے جو بعض شرائط وقیود کے ساتھ حقیقت پر دلالت کرے۔

پہلا درس: قول وعمل سے قبل علم ضروری ہے

اچھی طرح جان لیجئے! اللہ آپ پہ رحم فرمائے۔ کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر قول و عمل سے پہلے علم حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ اللہ کی عبادت اس طریقہ پر کی جاسکے جو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے متعین فرمایا ہے۔ اور جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان مبارک سے بھی واضح ہے' آپ نے فرمایا: "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہ ہو وہ عمل مردود ہے" یعنی غیر مقبول ہے چنانچہ یہ چیز مشاہدہ میں آئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگوں کی اکثریت شرک و بدعت میں محض شریعت اسلامی سے ناواقفیت ہی کی بنا پر مبتلا ہوتی ہے اور صحیح معنوں میں "عابد" وہ ہے جو پورے فہم و بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر: ۹)

"کیا علم رکھنے والے اور علم سے کورے برابر ہو سکتے ہیں"۔

یعنی احکام شریعت کو جاننے والا اور نہ جاننے والا برابر نہیں ہو سکتے جس طرح زندہ اور مردہ' نیز دیکھنے والا اور اندھا برابر نہیں ہو سکتے۔ پس علم ایک نور ہے جس کی بدولت انسان سیدھا راستہ معلوم کر سکتا ہے اور اندھیروں سے نکل کر روشنی کی طرف آ سکتا ہے۔

پیارے بھائی! جان لو۔ اللہ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ علم شریعت کی دو قسمیں ہیں[1]۔

۱۔ اصول کا علم:

اور یہ اللہ تعالیٰ کی اس کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ' اس کی صفات کے ساتھ' اس کے افعال کے ساتھ اور اس کی وحدانیت کے ساتھ پہچان کرنے کا نام ہے اور یہ علم ایمان کو حاصل کرنے اور انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرنے کا متقاضی ہے۔

(۱) شرح السنۃ للبغوی۔ ۱: ۲۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ہر ایک بالغ و عاقل شخص کے لئے اس علم کی پہچان ضروری ہے اور اس معاملہ میں آنکھیں بند کر کے کسی کے پیچھے چلنے کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے کہ اس کی نشانیاں ظاہر میں اور اس کے دلائل واضح ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ﴾ (محمد:١٩)

"خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے"

٢- فروع کا علم:

یہ فقہ اور دین کے احکام کی پہچان کا علم ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں: (١) فرض عین۔ (٢) فرض کفایہ۔ جو فرض عین ہے وہ ہر مرد و عورت اور آزاد و غلام پر فرض ہے اور اس سے جہالت اور لاعلمی کا عذر کسی سے قبول نہیں کیا جائے گا جیسا کہ طہارت کے مسائل' نماز کے مسائل اور اس کی شرائط' اس کے ارکان اور واجبات کا علم' اور زکوٰۃ' روزہ' حج' عمرہ اور غسل جنابت کے مسائل وغیرہ ہیں۔ پس ہر عاقل و بالغ شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ایسی عبادت کے احکام کا علم حاصل کرے جس کو شریعت نے اس پر فرض کیا ہے۔ پس ایسا علم جس کو حاصل کئے بغیر فرائض پر عمل نہ ہو سکتا ہو اس کا حاصل کرنا واجب ہے البتہ جو اس بنیادی علم سے زائد علم ہے' اس کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے اگر لوگوں کی مناسب تعداد نے یہ علم حاصل کر لیا تو باقی لوگوں سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علم حاصل کرنے کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص حصول علم کی راہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان فرما دیتے ہیں' اور فرشتے طالب علم کی طلب پر خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' اور عالم شخص کے لئے زمین و آسمان کی تمام مخلوق دعائے مغفرت کرتی ہے حتیٰ کہ مچھلیاں پانی میں دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت بے علم عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں کے چاند کی فضیلت عام ستاروں پر' اور علماء انبیاء کے وارث ہیں' اور انبیاء کا ورثہ مال و دولت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ورثہ صرف علم ہوتا ہے پس جس نے علم حاصل کر لیا اس نے اس وراثت سے بڑا حصہ پا لیا۔" (احمد اور ابن ماجہ)

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو اپنے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے" (بخاری و مسلم)

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو دین کی سمجھ عطا نہیں کی اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں کیا۔

میرے پیارے بھائی! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ تم ایک ہمیشگی کے گھر کی طرف سفر کر رہے ہو۔ اور یہ راستہ بے حد طویل ہے اور خطرات اور رکاوٹوں سے پر ہے پس جو شخص منزل پر ضعیف و لاچار ہو کر گرتا پڑتا زخمی ہو کر پہنچا اس کا پہنچنا کچھ معنی نہیں رکھتا اور جنت کا راستہ علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت سے روشن ہوتا ہے عمل کے ذریعے ہموار و آسان ہوتا ہے اور اللہ کی طرف سے امن اور سلامتی اس کو گھیرے میں لے لیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (الأنعام: ۱۵۳)

"اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی انہی باتوں کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم بچ سکو"

اور جان لیجئے کہ "علم" کا پھل "عمل" ہوتا ہے پس عمل کی وہی حیثیت ہے جو درخت میں پھل کی ہوتی ہے۔ چنانچہ جو شخص علم رکھتا ہے مگر اس پر عمل نہیں رکھتا وہ جاہل سے بدتر ہے، حدیث پاک میں ہے:

"قیامت کے روز شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کے علم سے کوئی نفع نہ دیا" اور ایسا عالم ان تین قسم کے لوگوں میں سے ہوگا جن کے بارے میں نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ سب سے پہلے انہی لوگوں کے ذریعہ جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔

پس جب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دین اسلام کا علم اور اس پر عمل حاصل ہو جائے تو پھر آپ پر واجب ہے کہ آپ اس دین کی دعوت دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو دینے کے لئے جدو جہد کریں' جیسا کہ یہ انبیاء اور رسل کا طریقہ رہا ہے۔ اور ان کے متبعین کا طریقہ بھی یہی ہے۔ چنانچہ علم کے اعلیٰ ترین مراتب میں سے یہ ہے کہ راہ حق اور راہ ہدایت کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے اور شرک اور فساد کی بیخ کنی کی جائے' کیونکہ جو نبی بھی اپنی قوم کی طرف بھیجا گیا وہ انہیں اللہ کی اطاعت اور اس اکیلے معبود کی عبادت کی طرف دعوت دیتا تھا اور ان کو شرک اور اس کے اسباب و ذرائع سے منع کرتا تھا اور دین کی تعلیم میں ہر نبی پہلے اہم ترین امور سے شروع کرتا تھا' پھر درجہ بدرجہ دوسرے امور کی تعلیم دیتا تھا اور ان انبیائے کرام کے متبعین بھی انہی کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ پس آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کریں پھر اپنے خاندان کی اور پھر اپنے معاشرہ کی حسب استطاعت مناسب طریقے سے اصلاح کی کوشش کریں اور دین کی دعوت کو پھیلانے کے لئے دروس' کتابوں اور کیسٹوں کے ذرائع اختیار کئے جا سکتے ہیں۔

اے میرے دینی بھائی! اب جب کہ آپ نے علم کی فضیلت کے بارے میں جان لیا اور پڑھ لیا اور یہ بھی جان لیا کہ علم کی کم از کم اتنی مقدار ہر مسلمان پر واجب ہے جس کے ذریعہ وہ عبادات کی ادائیگی کر سکے' ماں باپ کے حقوق ادا کر سکے' رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکے اور حلال و حرام کی پہچان کر سکے جس سے اس کی دنیا اور آخرت کی اصلاح ہو جائے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اب آپ کی خدمت میں بعض ایسے اسباب و وسائل کا ذکر کیا جاتا ہے جو علم حاصل کرنے میں اللہ نے چاہا تو آپ کی معاونت کریں گے۔

(الف) اللہ کے لئے اپنی نیت کو خالص کرنا اور اس کے ثواب کی امید رکھنا' ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہنا' نیکیوں کو اختیار کرنا اور گناہوں سے بچ کر رہنا' کثرت سے استغفار اور توبہ کرنا' دعا میں گریہ وزاری ہر وقت کرنا اور خاص طور پر قبولیت دعا کے اوقات و مقامات میں عاجزی اور زاری سے کام لینا' صبر سے کام لینا' اور اپنے نفس سے جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے یہ ارشادات پیش نظر رکھیں۔

﴿ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾(البقرۃ:۱۵۵)

"صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجئے۔"

﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ☆ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾(الرعد:۲۳'۲۴)

"فرشتے اہل جنت پر ہر طرف سے داخل ہوں گے اور کہیں گے سلام ہو تم پر تمہارے صبر کے بدلے پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔"

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾(العنکبوت:۶۹)

"جو لوگ ہمارے دین کے راستے میں جدو جہد کریں گے انہیں ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے راستے دکھائیں گے۔"

اور اسباب مذکورہ میں سے یہ بھی ہے کہ نیک اور صالح لوگوں کی مجلس اختیار کرنا اور عوام الناس سے میل جول کم رکھنا اور اپنے فارغ اوقات کو علم حاصل کرنے اور دہرانے میں استعمال کرنا۔

(ب) علم کیسے حاصل کیا جائے: کوشش کریں کہ آپ دین کا علم کسی ایسے عالم سے حاصل کریں جس کا علم اور امانت قابل اعتماد ہو' اور وہ ان لوگوں میں سے ہو جو کتاب و سنت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں' اور اگر ایسا عالم دستیاب نہ ہو تو آپ کی دینی رہنمائی کے لئے علمائے اسلام کی مفصل اور مختصر کتب موجود ہیں۔ مثلاً امام احمد بن حنبل' امام شافعی' امام ابو حنیفہ' امام مالک' امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم رحمہم اللہ کی کتابیں آپ کی رہنمائی کر سکتی ہیں۔

آپ کو چاہئے کہ آپ اہم ترین امور سے شروع کریں اور سب سے پہلے قرآن مجید کا کم از کم اتنا حصہ زبانی یاد کر لیں جس کو آپ اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں' پھر مختصر طور پر عقیدہ اور فقہ کا علم حاصل کریں کیونکہ ان دو چیزوں پر ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اگر کہیں اشکال پیدا ہو تو علماء سے پوچھ لیں۔ اس طرح آپ کی رہنمائی کے لئے کیسٹیں ہیں اور سعودی عرب کے قرآن مجید کے پروگراموں کے لئے خاص ریڈیو سٹیشن موجود ہے۔ اور میرے بھائی آپ ان برے علماء سے بچ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں جو اس قسم کے فتوے دیتے ہیں کہ: اللہ کے سوا دوسروں سے مانگنا جائز ہے' اور فوت شدگان سے مدد مانگی جا سکتی ہے' اور اللہ کے سوا دوسروں کے لئے جانور ذبح کرنا اور نذر و نیاز دینا جائز ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ اہل بدعت سے بچ کر رہا جائے۔

میں اس درس کے آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ایسا علم نصیب فرمائے جو ہم سب کے لئے نفع کا باعث ہو اور جو علم ہمیں عطا فرمایا اس سے ہمیں بھی فائدہ نصیب فرمائے۔ اور اس علم کو روز قیامت ہمارے حق میں دلیل بنائے اس کو ہمارے خلاف دلیل نہ بنائے۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہوں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر ان کی آل پر اور ان کے ساتھیوں پر۔ آمین۔

دوسرا درس: عقیدہ کے بارے میں

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہوں حضرت محمد پر آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کے تابعداروں پر۔ اما بعد:

اے مسلمان بھائیو! میری نصیحت تمام مسلمانوں کے لئے تمام احوال میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرنے کی ہے اور یہ کہ مسلمان اللہ کے دین پر استقامت سے قائم رہیں اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے بچتے رہیں۔ یاد رکھئے کہ اہم ترین فرض اور سب سے بڑا واجب اللہ کی توحید ہے اور تمام عبادات میں اخلاص کا ہونا ضروری ہے اس حال میں کہ یہ عبادات رسول کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر ہوں' چاہے وہ قولی عبادات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا عملی عبادات ہوں۔ اور یہ کہ آپ عبادات کی ادائیگی اس طریقہ کے مطابق کریں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے وضع کیا ہے اور جسے اس نے اپنے رسول اور اپنے خلیل، ہمارے نبی اور ہمارے امام، اور ہمارے سردار حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ کے ذریعے دنیا والوں کی طرف بھیجا ہے۔

اور یاد رکھیں کہ سب سے بڑی برائی اور سب سے خطرناک جرم اللہ کے ساتھ شرک کرنا[1] ہے۔ اور شرک کی دو قسمیں ہیں[2] شرک اصغر اور شرک اکبر۔

شرک اکبر: یہ ہے کہ عبادت ساری کی ساری یا اس کا کچھ حصہ غیر اللہ کے لئے کر دیا جائے اس بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸)

"اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔"

اور فرمان الٰہی ہے:

---

(۱) فتاویٰ الحج والعمرۃ لابن باز۔

(۲) کتاب زیارۃ القبور لابن تیمیہ سے ملخصاً اور کشف الشبہات اور رسالہ مفیدہ (محمد التمیمی)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (المائدہ: ۷۲)

"یہ کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔"

اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث قدسی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"میں سب سے بڑھ کر شرک سے بے پرواہ ہوں' جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کر لیا' تو میں اسے اس کے شرک کے سپرد کر دیتا ہوں۔

اس طرح ہمارے سامنے ان لوگوں کی گمراہی واضح ہو کر آ جاتی ہے' جو ہمارے ساتھ ہی رہتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں' مگر وہ انواع و اقسام کے شرکیہ افعال میں مبتلا ہو جاتے ہیں' مثلاً: اولیاء اور صالحین کی قبروں کی زیارت کر کے ان سے مریضوں کے لئے شفا' قرض کی ادائیگی' نفع کے حصول یا مصیبت کو دور کرنے کا سوال کرتے ہیں' اور ان کی خوشنودی کے لئے جانور ذبح کرتے ہیں' اور ان کے لئے نذر و نیاز مانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (یونس:۱۰۶)

"اللہ کے سوا ان کو نہ پکارو جو تمہیں کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکے اور اگر تم ایسا کرو گے تو تم اس وقت ظالموں سے ہو جاؤ گے" یعنی مشرکین میں سے ہو جاؤ گے۔

اور فرمان الٰہی ہے:

﴿مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ﴾ (السجدۃ:۴)

"اس کے سوا تمہارا کوئی کارساز اور سفارش کرنے والا نہیں' کیا پس تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"تم سے پہلی امتوں کے لوگ قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے' خبردار! قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا' میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں"۔ (مسلم)

اور فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے قبروں پر کثرت سے جانے والی عورتوں پر' اور ان لوگوں پر جو قبروں پہ چراغ جلاتے ہیں اور ان کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں"۔

اگر ان میں سے کوئی شخص یہ کہے کہ ہم عبادت تو صرف اللہ ہی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور نیک لوگوں کا سہارا لینا اور ان سے مانگنا عبادت تو نہیں ہے۔
تو ایسے شخص سے ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾
(الأعراف:۵۵)

"اپنے رب ہی کو پکارو گڑ گڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً وہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اور فرمایا کہ:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحۃ:۵)

"اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دعا ہی دراصل عبادت ہے" (ترمذی) اور یہ بھی فرمایا کہ: "جب تم مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔" (ترمذی)

اور یہ لوگ ایک دوسرے طریقے سے بھی لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگ نبی ﷺ سے مدد طلب (استغاثہ) کریں گے تاکہ آپ اللہ کے ہاں ان کی شفاعت فرمائیں پھر کہتے ہیں یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے۔

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ زندہ مخلوق سے ان امور میں مدد طلب کرنا جن امور میں مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اس کا ہم انکار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا ہے:

﴿ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ ﴾ (القصص:۱۵)

"اس کو اس کی قوم کے آدمی نے دشمن قوم کے آدمی کے خلاف مدد کے لئے پکارا۔"

اور جس طرح ایک انسان جنگ وغیرہ میں اپنے ساتھیوں سے ان امور میں مدد طلب کرتا ہے جو مخلوق کے بس میں ہوتے ہیں۔ مدد طلب کرنے کی ان صورتوں پر ہمیں اعتراض نہیں ہے۔ ہم تو صرف اس مدد کے مانگنے کا انکار کرتے ہیں جو عبادت میں داخل ہے' اور یہ مدد اولیاء کرام کی قبروں کے پاس جا کر یا ان نیک لوگوں کی غیر موجودگی میں ان سے مانگی جاتی ہے' اور ان امور میں طلب کی جاتی ہے جن کو پورا کرنے کی قدرت اللہ کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ جہاں تک روز قیامت انبیاء سے مدد طلب کرنے کا معاملہ ہے کہ وہ اللہ سے دعاء کریں کہ وہ لوگوں کا حساب شروع کرے تاکہ اہل جنت حشر کی سختیوں سے نجات پا سکیں' تو یہ دنیا میں بھی جائز ہے آخرت میں بھی جائز ہے' اور اس کی شکل یہ ہے کہ آپ کسی نیک شخص کے پاس جائیں جو آپ کو بٹھائے اور آپ کی بات سن رہا ہو' اور آپ اس سے کہیں کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں' جس طرح صحابہ کرام نبی ﷺ سے ان کی زندگی میں دعا کروایا کرتے تھے' مگر جب نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ فوت ہوگئے تو حاشا وکلا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر آپ سے دعا کی درخواست کی ہو یا مشکلات میں آپ سے مدد طلب کی ہو۔ بلکہ وہ اللہ سمیع و بصیر اور قریب و مجیب سے ہی مانگتے تھے' جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾(غافر:٦٠)

"مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔"

اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے' ہر اس چیز سے جسے یہ لوگ اللہ کا شریک بناتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگوں کو ہم نے سنا کہ وہ مقدس مقامات پر کھڑے ہو کر مصیبتوں کو دور کرنے کیلئے نیک فوت شدگان سے مدد طلب کرتے ہیں' اور اللہ سے مدد نہیں مانگتے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا فرمان ہے:

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الأَرْضِ أَإِلَهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلاً مَا تَذَكَّرُونَ﴾(النمل:٦٢)

"کون ہے جو بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ اس کو پکارے' اور کون اس کی تکلیفیں دور کرتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے' کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو اللہ سے مدد طلب کر۔"(ترمذی)

پس ان لوگوں کو جو اپنی آخرت سنوارنا چاہتے ہیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو راہ مستقیم سے انحراف کر چکے ہیں میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ راہ راست پر آجائیں قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس کے بعض گمراہ بندوں پر سچ ثابت ہو جائے۔

﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا﴾ (الفرقان: ۲۳)

"ہم ان کے اعمال کی طرف متوجہ ہو کر ان کو غبار کی طرح اڑا دیں گے۔"

دوسری قسم: شرک اصغر

شرک اصغر کبیرہ گناہوں میں سے ہے مگر اس کا مرتکب خلود فی النار کا سزاوار نہیں ہوگا' اور اس کی اقسام میں سے ایک "ریاء" یعنی "دکھاوا" ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾(الکہف:۱۱۰)

"پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہئے کہ نیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"مجھے سب سے زیادہ جس چیز کا تمہارے بارے میں ڈر ہے وہ شرک اصغر (ریاء) ہے یہ کہ تم کوئی نیک عمل اس ارادے سے کرو کہ لوگ تمہیں دیکھیں"۔ (احمد)

اور شرک اصغر میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کہے کہ اگر اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتا' یا کہے جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں' یا کہے کہ اگر کتا نہ ہوتا تو گھر میں چور آ جاتے حالانکہ نبی کریم ﷺ کا اس بارے میں بڑا واضح ارشاد ہے' فرمایا:

"ایسا نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے بلکہ یہ کہو جو اللہ چاہے گا وہی ہو گا پھر مخلوق میں فلاں شخص جو چاہے"۔ (احمد)

اور شرک اصغر کی اقسام میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اللہ کے سوا کسی دوسرے شخص یا چیز کی قسم کھائے' مثلاً یہ کہنا مجھے نبی ﷺ کی قسم' مجھے تمہاری زندگی کی قسم' مجھے امانت کی قسم یا مجھے نعمت بھری زندگی کی قسم وغیرہ۔ اس سلسلہ میں نبی ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو کوئی قسم کھانا چاہے اسے چاہئے کہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔"
(بخاری و مسلم)

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسم کھانے کا طریقہ یوں بتایا' فرمایا:

﴿قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ﴾ (التغابن: ۷)

"کہہ دیجئے کیوں نہیں! میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔"

نبی ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔" (احمد)

اے میرے دینی بھائی! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اچھی طرح جان لو کہ دین اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے۔ ایک یہ کہ ایک اکیلے اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے' اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طریقے کے مطابق کی جائے جو اس نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے اور یہی دو چیزیں کلمہ " أشهد أن لا إله إلا الله و أشهد أن محمدا عبده و رسوله " کی اصل حقیقت ہیں (فتاویٰ ابن تیمیہ ۱: ۳۶۵)

اور اسی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے کتابیں نازل فرمائیں اور اپنے رسول کو بھیجا' تاکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سچ ہو جائے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ﴾ (الشوریٰ: ۷)

"ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔"

چنانچہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کریم ﷺ کی تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے شیطان' خواہش نفس اور اپنے گمراہ پیشواؤں کی پیروی کی ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سن لیجئے:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَالَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ☆ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا﴾ (الأحزاب: ۶۶' ۶۷)

"جس دن ان کے چہروں کو آگ میں الٹ پلٹ کیا جائے گا' کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی، اور کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی بات مانی جنہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا دیا۔"

یہ بات جان لیجئے! آپ پر اللہ رحم فرمائے۔ کہ کامیابی اور نجات صرف قرآن و سنت کو اعتقادی' قولی اور عملی طور پر مضبوطی سے پکڑنے میں ہے۔ جیسا کہ یہ سلف صالحین یا فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا طریقہ رہا ہے۔ جن کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا:

"یہ وہ لوگ ہیں جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونگے۔"(ترمذی)

اور ان کا نام اہل سنت والجماعت اس لئے رکھا گیا کہ انہوں نے سنت نبوی ﷺ پر اجماع کیا اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اہل سنت والجماعت کسی خاص گروہ میں شامل ہونے والے کو نہیں کہتے بلکہ ہر وہ شخص جو سنت رسول کریم ﷺ پر گامزن ہے وہ اس جماعت میں شامل ہے چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو۔

اب آپ کی خدمت میں مختصر طور پر عقیدہ اہل سنت والجماعت کے اصول پیش کیے جاتے ہیں۔(الرسالۃ الثانیۃ۔ دکتور ناصر عبدالکریم العقل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت والجماعت کا مسلک

الف: کسی بات کو قبول کرنے اور دلیل پکڑنے میں طریق کار:

۱- عقیدہ کی بنیاد اللہ کی کتاب' نبی ﷺ کی صحیح احادیث اور سلف صالحین کے اجماع پر ہو گی۔

۲- جو بات بھی نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہو جائے اس کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

۳- کتاب و سنت سے کوئی بات سمجھنے کے لئے سب سے پہلے کتاب اللہ کی دیگر آیات اور نبی ﷺ کی دیگر صحیح احادیث کی طرف رجوع کیا جائے گا جو معاملہ کو سمجھنے میں مدد فراہم کریں' پھر اس کے بعد سلف صالحین اور کتاب و سنت کی راہ پر چلنے والے ائمہ کرام کی آراء سے استفادہ کیا جائے گا۔

۴- دین کے تمام بنیادی اصولوں کی وضاحت خود نبی ﷺ نے فرما دی ہے اب کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کوئی نئی چیز ایجاد کر کے اس کو دین کے طور پر پیش کرے۔

۵- اللہ اور رسول ﷺ کی بات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا جائے گا اور قرآن و حدیث کی صحیح نصوص کے مقابلے میں کسی قیاس' ذوق' کشف یا کسی شیخ اور امام کے قول کو ترجیح نہیں دی جائے گی۔

۶- معصومیت (غلطی کے ارتکاب سے مبرا ہونا) صرف نبی ﷺ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ثابت ہے' امت کے دیگر افراد کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہے۔

۷- دین میں شامل کی گئی ہر نئی چیز بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے' اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔

(ب) علمی اور اعتقادی توحید:

۱- اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے یا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے لئے جن امور کا اثبات کیا ہے' ان کو بغیر کسی تمثیل کے یا کیفیت بیان کرنے کے من و عن مانا جائے گا' اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کو مبرا قرار دیا ہے یا نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو مبرا قرار دیا ہے ان تمام چیزوں سے اللہ تعالیٰ کو بغیر کسی تحریف اور تعطیل کے پاک مانا جائے گا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

"کائنات کی کوئی چیز اس سے مشابہ نہیں اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔"

اور اس سلسلہ میں جس قدر آیات واحادیث وارد ہیں ان کے الفاظ و معانی اور دلالت پر من و عن ایمان لایا جائے گا۔

۲- اللہ کے ناموں اور اس کی صفات میں سے کسی کو مخلوق میں سے کسی شے کے مماثل قرار دینا یا اللہ کے ناموں اور صفات کو معطل قرار دینا کفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جہاں تک ایسی تحریف کا معاملہ ہے جیسے اہل بدعت تأویل کا نام دیتے ہیں تو ان میں سے بعض تأویلات کفر ہیں۔ جیسا کہ باطنیہ فرقے کی تأویلات ہیں اور بعض تأویلات ضلالت اور گمراہی ہیں جیسا کہ اللہ کی صفات کا انکار کرنے والوں کی تأویلیں ہیں اور بعض دوسرے لوگوں کی تأویلات اللہ کے اسماء اور صفات کے بارے میں کچھ غلط فہمی پر بھی مبنی ہوتی ہیں۔

۳۔ وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنا اور یہ کہ اللہ کی ذات مخلوقات میں سے کسی شے میں حلول کر گئی ہے' یا اللہ کی ذات اس شے کے ساتھ مل جل گئی ہے' یہ سب کفریہ عقائد ہیں۔ اور یہ ایسا کفر ہے جو اس عقیدہ کے حامل کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔

۴۔ فرشتوں کے وجود پر مجمل طور پر ایمان رکھنا واجب ہے' اور اس سلسلہ میں فرشتوں کے ناموں' صفات اور اعمال کے بارے میں صحیح دلائل سے جو کچھ ثابت ہو' سب پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

۵۔ تمام آسمانی کتابوں کی صداقت پر ایمان رکھنا واجب ہے اور یہ کہ قرآن مجید ان تمام کتابوں میں افضل ترین کتاب ہے اور قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پہلی تمام کتابوں کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں اور یہ کہ قرآن مجید اس تغیر و تبدل اور تحریف سے پاک ہے جیسا کہ پہلی کتابوں میں واقع ہوا' اور یہ کہ قرآن مجید کی اتباع دیگر تمام آسمانی کتب کو چھوڑ کر کرنا واجب ہے۔

۶۔ انبیاء اور رسل علیہم السلام پر ایمان لانا اور یہ کہ انبیاء دیگر تمام انسانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے افضل ہوتے ہیں' اور جو کوئی اس کے خلاف عقیدہ رکھے گا کفر کرے گا' اور اس بات پر ایمان لانا کہ حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء میں افضل ترین ہیں' اور اللہ نے ان کو تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور اس بات پر ایمان لانا کہ نبی ﷺ کے بعد آسمانی وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور آپ خاتم النبین ہیں اور جو کوئی اس عقیدہ کی خلاف ورزی کرے گا کافر ہو گا۔

اس کے علاوہ یوم آخرت پر ایمان لانا' اور علامات قیامت کے سلسلہ میں جس قدر صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں ان سب پر ایمان لانا۔

۷- اس بات پر ایمان رکھنا کہ اچھی اور بری تقدیر سب اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو اللہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام امور کے ظاہر ہونے سے قبل ان کو جانتا ہے اور قیامت تک جو کچھ ہو گا سب کچھ اس نے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔

۸- ایسے تمام امور پر ایمان لانا جو پردہ غیب میں ہیں' اور ان کے برحق ہونے پر صحیح دلیلیں موجود ہیں مثلاً عرش' کرسی' جنت' دوزخ' قبر کی نعمتیں' عذاب قبر' پل صراط اور اعمال کا وزن ہونا۔ ان تمام اشیاء پر بغیر کسی تاویل کے ایمان رکھا جائے گا۔

۹- اس بات پر ایمان رکھنا کہ روز قیامت نبی ﷺ اور دیگر انبیاء اور فرشتے اور صلحاء لوگوں کی شفاعت کریں گے' جیسا کہ اس کی تفصیل صحیح احادیث میں مذکور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- حشر کے دن اور جنت میں مؤمن لوگوں کا اپنے رب کی زیارت کرنا برحق ہے' اور جو کوئی اس کا انکار کرے یا تاویل کرے وہ گمراہ ہے۔

۱۱- اولیاء اور صالحین کی کرامات برحق ہیں' مگر خیال رہے کہ ہر خلاف عادت ظاہر ہونے والی چیز کرامت نہیں ہوتی' بلکہ کبھی یہ دھوکا بھی ہوتا ہے اور کبھی شیاطین اور شعبدہ بازی کے اثرات کا نتیجہ ہوتا ہے' اور اس سلسلہ میں معیار کتاب و سنت سے اس کی موافقت یا عدم موافقت ہے۔

۱۲- اولیاء اللہ کسی خاص شکل یا گروہ سے تعلق نہیں رکھتے' بلکہ تمام مؤمن اللہ کے ولی ہیں اور ہر مؤمن میں اس کے ایمان کے مطابق ولایت ہوتی ہے۔

(ج) توحید الوہیت:

۱- یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک اکیلا ہے اس کی ربوبیت' الوہیت اور اسماء و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں اور پوری کائنات کا پالنہار وہی ہے اور وہی تمام قسم کی عبادات کا مستحق ہے۔

۲- عبادت کی اقسام مثلاً دعا' مشکلات میں مدد طلب کرنا' نذر ماننا' جانور ذبح کرنا' توکل کرنا' خوف کھانا' امید رکھنا' محبت کرنا وغیرہ میں سے کسی چیز میں بھی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شامل کرنا شرک ہے چاہے وہ مقرب فرشتے ہوں' انبیاء و رسل ہوں' یا اولیاء و صالحین ہوں' یا ان کے علاوہ کوئی اور ہو۔

۳- عبادت کے بنیادی قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طریقے پر کی جائے کہ محبت' خوف اور امید سب ایک ساتھ جمع رہیں اگر ان میں سے ایک شے بھی کم ہو گی تو آدمی راہ راست سے بھٹک جائے گا۔

۴- تسلیم و رضا اور غیر مشروط اطاعت صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے خاص ہے' اور اللہ تعالیٰ کے رب اور معبود ہونے پر اس طرح ایمان رکھنا کہ اس کی بادشاہی اور حکم میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

۵- اللہ کے نازل کردہ قانون کے بغیر دوسرے قوانین کے ذریعے فیصلے کرنا بہت بڑا کفر ہے۔ اور اس کفر میں بھی مختلف مدارج ہیں جن کا دارومدار حاکم کے احوال پر ہے اگر کوئی حاکم یہ عقیدہ رکھے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور اس معاملہ میں انسان کو اختیار حاصل ہے' اور اس بات کو جاننے کے باوجود کہ اللہ کا حکم اس طرح ہے پھر اس کے نافذ کرنے میں غفلت اور لاپرواہی سے کام لے اور اسے گھٹیا سمجھے تو یہ بہت بڑا کفر ہے۔ لیکن اگر حاکم کو حکم شریعت معلوم بھی ہو اور اس کے نفاذ کے واجب ہونے پر یقین ہو اور پھر کسی معاملہ میں حکم الٰہی کے نفاذ سے غفلت کر جائے' اور اپنی کمزوری کا اعتراف کرلے کہ وہ اس پر سزا کا مستحق ہے' تو ایسا حاکم گنہگار ہو گا اور اس کے اس فعل کو چھوٹے کفر کا نام دیا جائے گا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ حاکم اللہ کے حکم کو جاننے کی پوری کوشش کرے مگر صحیح حکم معلوم نہ کر سکے یا حکم کے نفاذ میں غلطی کر جائے تو ایسے شخص کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اجتہاد پر اجر ملے گا اور اس کی غلطی معاف کر دی جائے گی۔[1]

۶- یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ اللہ کے سوا مخلوق میں سے کوئی دوسرا علم غیب نہیں رکھتا، اور اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا بھی علم غیب رکھتا ہے تو یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ ہاں اس بات پر ایمان رکھنا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں جس کو جب چاہتا ہے غیب کی بعض باتوں سے آگاہ کر دیتا ہے۔

۷- نجومیوں اور کاہنوں کے پاس مستقبل کے امور کے بارے میں معلوم کرنے کے لئے جانا گناہ کبیرہ ہے اور ان کو سچا سمجھنا کفر ہے۔

۸- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ پکڑنے کا جو حکم دیا گیا ہے، اس کا مفہوم یہ ہے کہ نیک اعمال کو قرب الٰہی کا وسیلہ بنایا جائے۔

۹- دین کو حقیقت و طریقت اور عام شریعت میں تقسیم کرنا کہ حقیقت صرف مخصوص لوگ ہی جانتے ہیں، اور عوام ظاہری شریعت پر عمل کرتے ہیں، یا سیاست کو دین سے الگ کر دینا باطل ہے، بلکہ ہر وہ چیز جو شریعت کے خلاف ہو چاہے وہ حقیقت ہو یا سیاست تو وہ حسب احوال کفر ہے۔

www.KitaboSunnat.com

(۱) شرح العقیدہ الطحاویۃ تخریج الشیخ الألبانی ص ۳۲۳، ۳۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ کی تین قسمیں ہیں:

(الف) جائز طریقہ' اور وہ یہ ہے کہ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کی بارگاہ میں اس کے اسمائے حسنیٰ یا اس کی صفات کا وسیلہ اختیار کیا جائے' یا اپنے کسی نیک عمل کو بارگاہ الٰہی میں پیش کر کے اپنی حاجت طلب کی جائے' یا کسی نیک زندہ شخص سے اپنے لئے دعا کروائی جائے۔

(ب) اہل بدعت کا طریقہ' اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لئے ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں جو شریعت میں وارد نہیں ہیں' مثلاً انبیاء کرام یا اولیاء عظام کی ذات یا ان کی عزت اور ان کے حق کا وسیلہ پکڑنا۔

(ج) مشرکانہ طریقہ' اور وہ یہ ہے کہ فوت شدہ بزرگان کو عبادت اور دعا میں واسطہ بنایا جائے اور ان سے اپنی حاجات طلب کی جائیں اور ان سے مدد مانگی جائے۔

۱۰۔ قبروں کی زیارت اور وہاں لوگوں کے اعمال تین قسموں پر ہیں:

(الف) جائز طریقہ' اور وہ یہ ہے کہ آخرت کی یاد تازہ کرنے کے لئے قبروں کی زیارت کی جائے' اور اہل قبور کو سلام کہا جائے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(ب) اہل بدعت کا طریقہ: اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت قبروں پر جا کر کی جائے اور اس طریقے سے تقرب الٰہی کے حصول کی کوشش کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے' یا قبر والے سے تبرک حاصل کرنے کی نیت کی جائے' یا قبر پر جا کر اہل قبور کو کسی نیک عمل کا ثواب بخشا جائے' یا قبر پر تعمیر کی جائے' یا اس پر چونا وغیرہ لگایا جائے' یا قبر پر چراغ جلائے جائیں' یا قبروں میں مسجد بنائی جائے یا بطور خاص کسی قبر پر پہنچنے کے لئے سفر اختیار کیا جائے۔ یہ تمام امور بدعات میں شامل ہیں اور ان کاموں کے مرتکب کی توحید میں بڑا خلل ڈال دیتے ہیں اور یہ شرک کے وسائل میں سے ہیں۔

(ج) مشرکانہ طریقہ: یہ طریقہ توحید کو ختم کر دیتا ہے' اور وہ یہ ہے کہ عبادت کی اقسام میں سے کوئی چیز قبر والے کی طرف پھیر دی جائے۔ مثلاً اللہ کو چھوڑ کر قبر والے سے دعا مانگنا' یا اس سے مدد طلب کرنا' یا اس سے مشکلات کے خاتمہ کی توقع رکھنا' یا قبر کا طواف کرنا' یا قبر والے کے نام پر ذبح کرنا' یا اس کے لئے نذر ماننا۔ اور اس قسم کے دیگر تمام امور شرک میں داخل ہیں۔

۱۱- وسائل شرک و بدعت کا انسداد:

ہر وہ کام جو اللہ کی عبادت میں شرک کا ذریعہ بن رہا ہو یا دین میں کسی بدعت کے اجراء کا سبب بن رہا ہو اس کا پوری قوت سے قلع قمع ضروری ہے اس لئے کہ دین میں داخل کیا جانے والا یہ نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا درس: اسلام کو برباد کر دینے والے امور

دینِ اسلام کو تباہ کر دینے والے امور دس ہیں:

۱- اللہ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸)

"اللہ تعالیٰ شرک کے گناہ کو معاف نہیں کرے گا اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا جس کے لئے چاہے معاف کر دے گا۔"

اور فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدة: ۷۲)

"جو کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرے گا اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔"

اور فوت شدگان سے دعا مانگنا' مشکلات میں ان سے مدد طلب کرنا' ان کیلئے نذر ماننا اور ان کیلئے جانور ذبح کرنا' سب امور شرک میں داخل ہیں۔

۲- جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان بزرگوں کو واسطہ بنائے ان کو پکارے' ان سے شفاعت طلب کرے اور ان پر بھروسہ کرے تو ایسے شخص کے کفر پر اجماع ہے۔

۳- جو شخص مشرکین کو کافر نہ جانے یا ان کے کفر میں کسی قسم کا شک کرے یا ان کے مذہب کو صحیح قرار دے' وہ بھی کافر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کسی اور کی ہدایت نبی ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے بڑھ کر ہے یا کسی دوسرے کا حکم نبی ﷺ کے حکم سے بہتر ہے' جیسا کہ بعض لوگ باطل پرست حکمرانوں کے قوانین کو اسلامی قوانین پر ترجیح دیتے ہیں' تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

۵- جس شخص نے نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حکم کو دل سے ناپسند کیا اب چاہے وہ اس حکم پر عمل بھی کر رہا ہو مگر پھر بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد: ۹)

"انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل فرمایا لہذا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔"

۶- جس شخص نے نبی ﷺ کے دین کو یا شریعت میں بیان کئے گئے اچھے اور برے اعمال کی جزا و سزا کو مذاق کیا تو ایسا شخص بھی کافر ہے اور اس پر دلیل قرآن مجید کی یہ آیت کریمہ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ☆لا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبۃ: ۶۵' ۶۶)

"کہہ دیجئے کیا تم اللہ' اس کے رسول اور اس کی آیات کے ساتھ مذاق کرتے تھے' اب بہانے نہ بناؤ یقیناً تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- جادو سیکھنا یا کرنا' اور محبت و نفرت پیدا کرنے کے لئے منکے پتھر وغیرہ کا استعمال بھی اس میں شامل ہے' جو شخص ایسے اعمال کرے یا ان پر خوش ہو تو اس نے کفر کیا۔ اور دلیل یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ﴾ (البقرۃ:۱۰۲)

"وہ جب بھی کسی کو سکھانے لگتے تو کہتے کہ دیکھ ہم تو محض آزمائش ہیں تو اس کفر کو اختیار نہ کر۔"

۸- جو شخص مشرکین کا مددگار ہو اور مسلمانوں کی مخالفت میں ان کی حمایت کرے' ایسا شخص بھی کافر ہے۔ اس پر دلیل یہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (المائدۃ:۵۱)

"اور جو کوئی کفار و مشرکین سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہے' بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں عطا کرتا۔"

۹- جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض خاص لوگ (پیر' گدی نشین' مذہبی پیشوا وغیرہ) شریعت کے احکام کی پابندی سے آزاد ہیں تو ایسا شخص بھی کافر ہے اس لئے کہ فرمان ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ الْخَاسِرِينَ﴾ (آل عمران: ۸۵)

"جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے گا' وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نامراد ہوگا۔

۱۰- جو شخص اللہ کے دین سے منہ موڑ کر لاتعلق ہو جائے' نہ تو اس کو سیکھنے کی کوشش کرے اور نہ ہی اس پر عمل کرنے کی' تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔ اور دلیل یہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ﴾ (السجدۃ: ۲۲)

"اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ موڑ لے ہم ایسے مجرموں سے انتقام لیں گے۔"

مذکورہ بالا امور کے سلسلہ میں سنجیدگی' مذاق' یا خوف کی حالت میں ان کا ارتکاب کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ جو شخص ان افعال شنیعہ میں سے کسی پر مجبور کر دیا جائے تو اس کا معاملہ دوسرا ہے۔ اور یہ تمام امور کسی شخص کے دین وایمان کے لئے خطرناک ترین ہیں' اور معاشرے میں اکثر وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں' لہٰذا ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان چیزوں سے ہوشیار رہے' اور ان میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے آگاہ رہے۔

سطر بالا میں چوتھے نمبر پر جو کفر بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات بھی شامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اگر کسی نے یہ اعتقاد رکھا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے نظام اور قوانین شریعت اسلامی کے قوانین سے افضل واعلیٰ ہیں۔یا یہ کہے کہ اسلامی نظام بیسویں صدی کے تقاضے پورے نہیں کرتا، یا یہ کہ اسلامی نظام مسلمانوں کی ترقی میں رکاوٹ اور پس ماندگی کا سبب ہے، یا یہ کہے کہ دین کا معاملہ صرف بندے اور رب کے درمیان ہے' اور زندگی کے دیگر امور میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ تو ایسا شخص بھی کافر ہے۔

اس کفر میں وہ شخص بھی شامل ہے جس نے یہ کہا کہ اسلامی حدود تعزیرات جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا' شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا وغیرہ' دور جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔

نیز ہر وہ شخص جو یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ کی شریعت کے بغیر بھی معاملات وغیرہ میں فیصلے کرنا درست ہے' کافر ہے چاہے وہ دیگر قوانین کو قوانین شریعت سے افضل نہ بھی مانتا ہو' کیونکہ ایسا شخص اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو جائز قرار دینے کی جرات کرتا ہے اور جو کوئی شخص اللہ کی حرام کردہ چیزوں مثلاً زنا' شراب نوشی' سود اور اللہ کی شریعت کے بغیر فیصلے کرنے جیسے امور کو کسی دوسرے ذریعے سے جائز قرار دینے کی کوشش کرتا ہے' اس کے کفر پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔[1]

---

(۱) مذکورہ عبارات مفتی اعظم سعودی عرب شیخ بن باز رحمہ اللہ کے رسالہ نواقض الاسلام' سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا درس: طہارت کے احکام [1]

(الف) پانی کی دو قسمیں ہیں: پاک اور ناپاک:

پاک پانی وہ ہے جو خود بھی پاک ہے اور اس کے استعمال کرنے والے کو بھی طہارت حاصل ہو جائے' اور اس میں وہ خصوصیات باقی رہیں جن پر اسے تخلیق کیا گیا ہے۔ اگر پانی میں کوئی ایسی چیز شامل ہو جائے جو اس کو مکدر کر دے مگر اس میں شامل ہونے والی چیز کا غلبہ نہ ہو' اور پانی اپنی اصل حالت پر برقرار رہے تو ایسے پانی سے طہارت حاصل ہو جائے گی مثلاً پانی میں صابن' مٹی یا درختوں کے پتوں وغیرہ کا شامل ہونا۔

لیکن اگر پانی میں تبدیلی کسی پلید چیز کے شامل ہونے سے ہوئی ہو' یا اس کا رنگ' بو اور ذائقہ تبدیل ہو گیا ہو تو بالاجماع ایسے پانی کا استعمال طہارت حاصل کرنے کے لئے جائز نہیں ہے۔

(ب) وضو کا طریقہ:

سب سے پہلے وضو کی نیت کرے اور یہ کہ جس غرض کیلئے وضو کیا جا رہا ہے مثلاً نماز وغیرہ کے لئے اس کو بھی نیت میں شامل کر لے' پھر بسم اللہ کہے' پھر اپنی دونوں ہتھیلیاں تین بار دھوئے' پھر تین بار کلی کرے اور تین بار ناک میں پانی ڈالے اور اپنے بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑے' پھر اپنے

(۱) یہ مسائل و احکام شیخ صالح الفوزان ممبر مجلس فتویٰ کی کتاب "الملخص الفقہی" سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے کو تین مرتبہ دھوئے۔ چہرے کی حد لمبائی کے اعتبار سے سر کے بالوں کی جڑوں سے لے کر دونوں جبڑوں اور ٹھوڑی کے نیچے تک ہے۔ اور جبڑے وہ دو ہڈیاں ہیں جو چہرہ کے نچلے حصہ میں دائیں اور بائیں واقع ہیں اور دونوں ٹھوڑی میں آکر مل جاتی ہیں' اور داڑھی کے بال بھی چہرہ میں شامل ہیں اس لئے ان کو بھی ان کی لمبائی کے باوجود دھونا واجب ہے۔ اگر وضو کرنے والے کی داڑھی کے بال زیادہ گھنے نہ ہوں تو داڑھی کو اندر اور باہر سے دھونا واجب ہے' لیکن اگر بال گھنے ہوں تو باہر سے دھونا واجب ہے اور اندر کی جانب سے خلال کرنا مستحب ہے۔

اور چہرے کی حد چوڑائی کے اعتبار سے ایک کان سے دوسرے کان تک ہے' جبکہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں' اس لئے کانوں کا مسح سر کے مسح کے ساتھ ہی کیا جائے گا جیسا کہ ابھی اس کا ذکر آئے گا۔

اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو کہنیوں کے اخیر تک دھوئے اور ہاتھ کی حد ناخنوں سمیت انگلیوں کے سروں سے لے کر کہنی کے اخیر تک ہے اور یہ بات ضروری ہے کہ وضو کرنے سے قبل ہاتھوں پر لگے ہوئے آٹے' مٹی یا ناخنوں پر جمے ہوئے مواد کو اچھی طرح اتار دیا جائے تاکہ وضو کا پانی ناخنوں تک پہنچ سکے۔

پھر اپنے سر اور کانوں کا ایک ساتھ مسح کرلے اور اس کے لئے ہاتھوں کو نئے سرے سے پانی لگائے' اگرچہ ہاتھ دھونے کے دوران پانی کی تری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثر ہاتھوں پر موجود بھی ہو مگر یہ کافی نہ ہو گا بلکہ مسح کے لئے از سر نو ہاتھ گیلے کرنا ہوں گے۔

سر کے مسح کی کیفیت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ گیلے کر کے سر کے اگلے حصہ پر رکھے' پھر ان کو سر پر پھیرتے ہوئے سر کی پچھلی طرف گدی تک لے جائے' پھر اسی طرح واپس اس جگہ تک لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا' اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں کانوں میں داخل کر کے دونوں انگوٹھوں سے کانوں کی پچھلی جانب مسح کرے۔

اس کے بعد اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں سمیت دھوئے' اور ٹخنے وہ دو ابھری ہوئی ہڈیاں ہیں جو پنڈلی کے نچلے حصے میں دونوں طرف واقع ہوتی ہیں۔ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں کٹا ہوا ہو تو وہ مطلوبہ عضو کا اتنا ہی حصہ دھوئے جتنا سلامت ہے۔ اس لئے کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ۱۶)

"جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرو۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اس پر اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرو۔" (بخاری و مسلم)

وضو سے فارغ ہو کر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے' اور نبی ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے مطابق یہ پڑھے :

"أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنادے' اے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

اے میرے مسلم بھائی! اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی جان لیجئے کہ وضو ترتیب سے کرنا' اس میں تسلسل کا اہتمام کرنا اور تمام اعضاء کو اچھی طرح دھونا واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کے پاؤں کے ایک حصے میں ایک درہم کے برابر جگہ خشک رہ گئی تھی اور پانی اس جگہ تک نہیں پہنچا تھا' تو آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ وضو کرے اور نماز دہرائے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس موقع پر فرمایا: "خشک رہ جانے والی ایڑیوں کے لئے آگ میں جانے کے باعث بربادی ہے۔"

مگر اعضاء کو اچھے طریقے سے دھونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پانی کے استعمال میں اسراف کیا جائے' بلکہ نبی ﷺ نے اسراف سے منع فرمایا ہے:

وضو کی شرائط:

وضو کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں: (۱) مسلمان ہونا۔ (۲) عاقل اور باشعور ہونا۔ (۳) نیت کرنا۔ (۴) یہ کہ پانی کے استعمال کی اجازت حاصل ہو اور پانی پاک ہو۔ (۵) ضروری ہے کہ وضو سے قبل استنجاء یا ڈھیلوں کا استعمال کر لیا جائے۔ (۶) ہر ایسی چیز کو اعضائے جسمانی سے اتار لیا جائے جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے روکنے والی ہو۔ مثلاً آٹا یا جلد پر چپکی ہوئی اشیاء وغیرہ۔

وضو کے فرائض:

وضو کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں: (۱) چہرے کو کامل طور پر دھونا اور اس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی شامل ہے۔ (۲) ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) سر اور کانوں کا ایک ساتھ مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ (۵) وضو کے سارے عمل میں ترتیب اور تسلسل کا اہتمام کرنا۔

وضو کو توڑ دینے والے امور:

(۱) دونوں راستوں میں سے کسی سے' پیشاب' پاخانہ' ہوا' مذی' منی یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون کا خارج ہونا۔(۲) نیند یا بے ہوشی کے ذریعے حواس و ادراک کا جاتے رہنا۔(۳)اونٹ کا گوشت کھالینا۔

تنبیہ: بعض اشیاء ایسی ہیں جن کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے کہ کیاان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: (۱) شرمگاہ کو چھونا۔(۲) عورت کو شہوت کے ساتھ چھونا۔(۳) میت کو غسل دینا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا تمام اشیاء وضو کو توڑ دیتی ہیں' اور بعض نے کہا کہ ان سے وضو نہیں ٹوٹتا' لیکن اس اختلاف سے بچنے کے لئے مذکورہ صورتوں میں وضو کر لیا جائے تو بہتر ہے۔

تنبیہ: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس کو باوضو ہونے کا تو یقین تھا لیکن پھر وضو ٹوٹنے کا شک پڑ گیا کہ شاید ہوا وغیرہ خارج ہو گئی ہے یا نہیں۔ تو شک کی صورت میں کیا کرے؟

جواب: شریعت کا ایک قاعدہ ہے جو ہر ایک عبادت میں نافذ ہے کہ جو چیز یقین سے حاصل ہو جائے وہ شک سے زائل نہیں ہوتی اور اس بنا پر شک کی حالت میں طہارت کے یقین پر قائم رہے اور دوبارہ وضو نہ کرے جب تک کہ وضو کا ٹوٹنا یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے۔

ایک اور تنبیہ: جو شخص ایسی کسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے وضو بار بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ جاتا ہو' تو ایسا شخص نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ایک بار وضو کر لے اور نماز پڑھنا شروع کر دے پھر دوران نماز اگر بیماری کے باعث وضو ٹوٹتا رہا تو اس میں کچھ نقصان نہیں اور وہ اپنی نماز جاری رکھے۔

جہاں تک ایسی عورت کا معاملہ ہے جس کو حیض کے معمول کے ایام کے بعد بھی خون آتا رہے تو ایسی خاتون ہر نماز کا وقت شروع ہونے پر وضو کر لے اور خون کو روکنے کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ باندھ لے اور نماز پڑھ لے یا دوسری صورت یہ ہے کہ نماز کا وقت شروع ہونے پر غسل کرے اور ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھ لے اسی طرح مغرب اور عشاء کو بھی جمع کر کے پڑھ لے۔ اگر کوئی عورت سورج غروب ہونے سے قبل حیض سے پاک ہو جائے تو وہ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرے گی اور فجر سے پہلے پاک ہو جائے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرے گی۔

(ج) موزوں پر مسح کی کیفیت:

موزوں پر مسح کرنے والا شخص دائیں ہاتھ کی انگلیاں اپنے دائیں پاؤں کی انگلیوں پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں انگلیوں پر رکھے اور دونوں ہاتھوں کو پنڈلیوں تک لے جائے' ایسا ایک ہی بار کرنا کافی ہے۔ مسح کی مدت مقیم شخص کے لئے ایک دن اور رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں۔ اور مسح کے آغاز کا اعتبار اس وقت سے ہوگا جب وضو کر کے موزے پہننے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موزوں وغیرہ پر مسح کرنے کی شرائط:

موزوں وغیرہ پر مسح اس حالت میں جائز ہو گا جب کہ ان کو طہارت کی حالت میں پہنا گیا ہو اور یہ موزہ و جراب وغیرہ جائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہو کسی کا غصب شدہ نہ ہو اور نہ ہی حرام کمائی یا حرام چیز سے بنایا گیا ہو۔ اور یہ کہ مناسب حد تک موٹا ہو اور پاؤں پر پورا ہو ٹخنے سے نیچے نہ ہو اور اتنے حصے کو کم از کم ڈھانپ سکے جس کو وضو میں دھونا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) غسل واجب:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا﴾ (المائدۃ:٦)

"جب تم حالت جنابت میں ہو تو طہارت حاصل کرو۔"

اور غسل کسی شخص پر مندرجہ چھ حالتوں میں سے کسی ایک پر واجب ہو جاتا ہے۔

(۱) مرد یا عورت کی منی بیداری کی حالت میں لذت کے ساتھ خارج ہو جانا، لیکن اگر شہوت کے بغیر کسی مرض وغیرہ کے باعث منی خارج ہو تو غسل واجب نہ ہو گا۔ نیز اگر منی نیند کی حالت میں احتلام کی شکل میں خارج ہو تو غسل بغیر کسی شرط کے واجب ہو گا۔ (۲) مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہوا ہو۔(۳) کافر شخص جب اسلام میں داخل ہو گا تو بعض اہل علم کے نزدیک اس پر غسل واجب ہو گا۔(۴) ہر ایک میت کو ماسوائے شہید کے غسل دینا واجب ہے۔(۵) حیض اور نفاس سے پاک ہونے پر غسل کرنا واجب ہے۔

غسل واجب کی کیفیت:

سب سے پہلے دل میں غسل واجب کی نیت کرلے پھر بسم اللہ پڑھے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھوئے' پھر اپنی شرمگاہ کو دھوئے' پھر مکمل وضو کرے' پھر اپنے سر میں تین چلو پانی ڈال کر اس کو بالوں کی جڑوں تک پہنچائے' پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے جسم کو مل مل کر ہر جگہ پانی پہنچائے۔

حیض والی اور نفاس والی عورت غسل کے وقت سر کے بال کھولے گی' لیکن جنابت والی عورت کے لئے بال کھولنا ضروری نہیں' مگر اس پر بھی واجب ہے کہ وہ پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچائے۔ اور غسل کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے تمام بدن کے ہر حصے تک کوشش کر کے پانی پہنچائے' اور خاص طور پر حلق کے نیچے' بغلوں میں' ناف میں' گھٹنوں کی اندرونی جانب' نیز انگوٹھی اور گھڑی کو ہلا جلا کر اس کے نیچے بھی اچھی طرح پانی کو پہنچائے۔

اور جب کوئی مسلمان غسل کی حالت کو پہنچ جائے تو وجوب غسل اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رب تعالیٰ کے درمیان ایک امانت کے طور پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر دیانت داری سے عمل کرنا ضروری ہے۔

(ھ) درج ذیل صورتوں میں تیمّم کرنا درست ہے:

۱- جب پانی میسر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا﴾ (المائدۃ:۶)

"اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تیمّم کرو۔"

۲- جب پانی کی مقدار اس قدر قلیل ہو کہ وہ بمشکل پینے' کھانا پکانے یا جانور کو پلانے کی ضروریات کو پورا کر سکتا ہو۔

۳- جب پانی کے استعمال سے مرض میں اضافہ یا شفایابی میں تاخیر پیدا ہونے کا خدشہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق:

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى﴾ (المائدۃ:۶)

"اگر تم بیمار ہو۔"

۴- جب کسی بیماری اور ضعف کے باعث وضو کرنے کی طاقت نہ ہو اور نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو' اور ایسی حالت میں جب کہ کوئی وضو کروانے والا بھی پاس نہ ہو۔

۵- جب شدید سردی کے باعث بیمار ہونے کا امکان ہو اور پانی کو گرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا بھی کوئی انتظام نہ ہو۔

اگر جسم پر کوئی ایسا زخم موجود ہو جس کو پانی کے استعمال سے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو اس کے بدلے تیمّم کرے اور بقیہ اعضاء کو دھولے' اور اگر مسح کرنے سے نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اتنے حصہ پر مسح کرلے اور باقی کو دھولے' اور مسح کرلینے کے بعد تیمّم کی ضرورت نہیں۔ اگر زخم پر کپڑا یا ہڈی پر سپلنٹ وغیرہ لگا ہو تو اس کے اوپر سے ہی مسح کرلینا کافی ہوگا۔ اگر پانی بہت تھوڑا ہو تو جس قدر اعضاء اس سے دھل سکیں دھولے اور باقی اعضاء کے بدلے تیمّم کرلے۔

تیمّم کا طریقہ:

اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان کو مٹی پر مارے پھر انگلیوں کی اندرونی جانب سے چہرے کا مسح کرے اور پھر ہتھیلیوں کی اندرونی جانب ہاتھوں کی پشت پر پھیرلے۔ تیمّم کے لئے مٹی پر ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا کافی ہے لیکن اگر دو دفعہ بھی ہاتھ مارے تو جائز ہے۔

تیمّم کرلینے کے بعد اگر تیمّم کے جواز کے مذکورہ بالا اسباب ختم ہو جائیں تو اس وقت تیمّم بھی ختم ہو جائے گا۔

تیمّم بھی ان اشیاء سے ٹوٹ جاتا ہے جو وضو کو توڑنے کا باعث بنتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں درس: نماز کے احکام (1)

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں' اور درود و سلام ہوں حضرت محمد پر اور ان کی آل و اصحاب پر اور ان کے تابعداروں پر۔ امابعد :

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :"جب کسی شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔"(بخاری)

تاکہ وہ پورے عقل و شعور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکے جبکہ کسی بھی نیک عمل کی قبولیت کے لئے دو بنیادی شرائط ہیں: ایک یہ کہ وہ خالصاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہو' اور دوسری یہ کہ وہ نبی ﷺ کے لائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو۔

دین اسلام میں نماز چونکہ کلمہ شہادت کے بعد ایک خاص اہمیت رکھتی ہے' اور بندے اور رب تعالیٰ کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے' اور قیامت کے روز سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز قبول ہو گئی تو تمام اعمال قبول کر لئے جائیں گے اور اگر یہی مسترد کر دی گئی تو تمام اعمال غیر مقبول ہو جائیں گے۔ اس لئے نماز کے بارے میں بنیادی باتیں جاننا بے حد ضروری ہے۔

---

(1) یہ احکام شیخ صالح الفوزان کی کتاب الملخص الفقہی سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت:

نبی ﷺ کی نماز کا یہ نقشہ صحیح احادیث اور نبی ﷺ کے عمل سے سامنے آتا ہے آپ کے فرمان کے مطابق کہ "نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔" (بخاری)

نبی کریم ﷺ جب نماز کے ارادے سے کھڑے ہوتے تو سب سے پہلے اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیتے' پھر دونوں ہاتھ اپنے کندھوں یا کانوں کی لو کے برابر اس طرح اٹھاتے کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا' پھر آپ "اللہ اکبر" کہہ کر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر ان کو سینے پر باندھ لیتے' پھر آپ دعائے استفتاح پڑھنا شروع کرتے مگر ابتدائی کلمات ہمیشہ ایک جیسے نہ ہوتے تھے آپ اکثر یہ پڑھتے: "سبحانك اللهم و بحمدك و تبارك اسمك و تعالىٰ جدك ولا إله غيرك" (اے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں' تیرا نام برکت والا ہے اور تیری بزرگی سب سے بلند ہے' اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے)

پھر آپ أعوذ بالله من الشيطان الرجيم اور بِاسْمِ اللّٰهِ الرَّحمٰن الرَّحيم پڑھتے' پھر سورۃ الفاتحہ پڑھتے اور جب اسے ختم کرتے تو آمین' کہتے۔ اس کے بعد کبھی کسی لمبی سورت کبھی چھوٹی اور کبھی درمیانی کی قراءت کرتے نماز فجر کو لمبا کرتے۔ آپ نماز فجر میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے تلاوت کرتے' اور باقی رکعات میں قراءت آہستہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز سے کرتے۔ آپ ہر نماز کی پہلی رکعات کو دوسری رکعات سے زیادہ لمبا کرتے' جب آپ قیام سے فارغ ہو چکتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھر کندھوں یا کانوں کی لو کے برابر اٹھا کر "اللہ اکبر" کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔ رکوع میں آپ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر ان کو دونوں گھٹنوں پر مضبوطی سے جما کر رکھتے' اور اپنی کمر کو سیدھا کر لیتے اور اپنے سر کو کمر کے برابر رکھتے نہ تو زیادہ جھکاتے اور نہ ہی اوپر اٹھاتے۔ رکوع کی حالت میں آپ "سبحان ربي العظيم" (میرا عظمت والا رب پاک ہے) پڑھتے رہتے پھر آپ "سمع الله لمن حمده" (اللہ نے اپنی تعریف کرنے والے کی بات سن لی) کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھر اسی طرح اٹھاتے جیسا کہ رکوع میں جاتے وقت اٹھاتے تھے۔ جب آپ سیدھا کھڑے ہو جاتے تو کہتے "ربنا ولك الحمد" (اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں) اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھ لیتے اور اس قیام کو آپ کافی لمبا کرتے پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاتے اور سجدہ میں جاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ سجدہ کرتے وقت اپنے ان اعضاء کو زمین کے ساتھ لگا کر رکھتے تھے۔ پیشانی' ناک' دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے اگلے حصے۔ سجدہ کی حالت میں آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہتی تھیں۔ آپ سجدہ کی حالت میں کمر سیدھی رکھتے۔ آپ ﷺ پیشانی اور ناک کو اچھی طرح زمین سے لگا کر رکھتے' اور اپنا زیادہ وزن اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہتھیلیوں پر ڈالتے اور کلائیوں کو زمین سے اٹھا کر رکھتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے ملنے نہ دیتے بلکہ اٹھا کر رکھتے تھے اور سجدہ میں "سبحان ربي الأعلى" (میرا بلند و برتر رب پاک ہے) پڑھتے رہتے۔ پھر آپ "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھاتے' پھر اپنے بائیں پاؤں کو زمین پر بچھا لیتے اور دائیں کو کھڑا کر کے بیٹھ جاتے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے پھر کہتے:

"اللهم اغفرلي و ارحمني و اجبرني و اهدني و ارزقني" (اے اللہ مجھے معاف کر دے' مجھ پر رحم فرما میری شکستگی کو دور فرما' مجھے ہدایت نصیب کر' اور مجھے رزق عطا فرما) پھر "اللہ اکبر" کہہ کر پہلے سجدہ ہی کی طرح دوسرا سجدہ بھی کرتے' پھر "اللہ اکبر" کہہ کر اپنا سر اٹھاتے اور اپنے قدموں کے اگلے حصہ پر وزن ڈالتے ہوئے اور اگر ممکن ہوتا تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں اور رانوں پر رکھے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے۔ جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو قراءت شروع کرتے' اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت ہی کی طرح ادا کرتے۔ پھر پہلے تشہد کے لئے اس طریقے سے بیٹھ جاتے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ تشہد کی حالت میں آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے' اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں انگوٹھے سمیت بند کر لیتے اور شہادت کی انگلی اٹھاتے اور اس کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاہے گاہے دیکھتے رہتے' اور یہ پڑھتے :

"التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".

تمام قسم کی عبادتیں 'نمازیں اور پاکیزہ خیراتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے اللہ کے نبی آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی' رحمت اور برکتیں ہوں۔ ہم پہ سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس دعا کو تشہد اول کہا جاتا ہے۔

پھر آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور انہیں سینے پر باندھ لیتے پھر تیسری اور چوتھی رکعت ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں میں نسبتاً ہلکی قراءت کرتے' اور ان میں فقط سورۃ فاتحہ ہی پڑھتے' پھر آپ آخری تشہد کیلئے "تورک" کر کے بیٹھ جاتے "تورک" یہ ہوتا کہ آپ اپنے بائیں پاؤں کی پشت زمین سے لگا کر دایاں پاؤں کھڑا کر کے بایاں پاؤں اس کے نیچے سے گذار لیتے' اور اپنے بائیں کولہے کو زمین سے لگا کر بیٹھ جاتے' پھر آپ ﷺ پہلا تشہد پڑھتے اور اس کے بعد کہتے :

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اے اللہ محمد ﷺ پر اور ان کے اہل بیت پر رحمت فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کے اہل بیت پر رحمت فرمائی' اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل بیت پر' جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کے اہل بیت پر برکت نازل فرمائی' بیشک تو تعریفیں کیا گیا بزرگی والا ہے۔

اس کے بعد آپ تشہد ہی میں عذاب جہنم اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرتے اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ طلب کرتے' پھر آپ بعض دعائیں جو کتاب و سنت میں وارد ہیں' پڑھا کرتے تھے پھر دائیں جانب سلام پھیرتے اور کہتے: السلام علیکم و رحمة اللہ اور اسی طرح بائیں جانب سلام پھیرتے اور یہی الفاظ کہتے اور السلام علیکم و رحمة اللہ کے الفاظ شروع کرتے وقت آپ کا منہ قبلہ شریف کی طرف سیدھا ہوتا مگر یہ الفاظ ختم اس وقت ہوتے جب آپ پوری طرح دائیں جانب منہ پھیر چکے ہوتے۔

نماز کے احکام

www.KitaboSunnat.com

(الف) نماز کی شرائط ایسے امور ہیں جن پر حسب استطاعت عمل کیے بغیر نماز نہیں ہوتی اور ان میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر یا سہواً چھوٹ جائے تو نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہو جاتی ہے' اور یہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- چھوٹی یا بڑی ناپاکی سے طہارت حاصل کرنا۔

۲- جسم' لباس اور نماز کی جگہ پر اگر نجاست موجود ہو تو اس کو دور کرنا۔

۳- نماز کو اس کا وقت شروع ہونے کے بعد ادا کرنا۔

۴- ستر کا ڈھانپنا۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے' جبکہ عورت کا ستر سر سے پاؤں تک پورا جسم ہے۔ نماز کی حالت میں عورت اپنا چہرہ کھلا رکھ سکتی ہے مگر غیر محرموں کی موجودگی کی صورت میں چہرہ کو بھی ڈھانپنا ہو گا۔

۵- نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنا' مگر نفلی نماز اگر دوران سفر سواری پر ادا کی جا رہی ہو تو جس طرف بھی منہ ہو گیا نماز درست ہو گی۔ ایسا شخص جو قبلہ کی طرف منہ کرنے پر قادر نہ ہو' اور ایسا شخص جس پر دشمن یا موت سے خوف کی حالت طاری ہو اس کی نماز غیر قبلہ کی طرف بھی درست ہو گی۔

۶- ہر ایک نماز کیلئے اس کی کیفیت کے مطابق نیت کرنا ضروری ہے اور اس نیت کا مقام دل ہے' زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بدعت ہے۔

(ب) نماز کے ارکان:

نماز کے ارکان چودہ ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱- صحت مند اور کھڑا ہو سکنے والے شخص کا فرض نماز کھڑے ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا۔

۲- نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ یعنی "اللہ اکبر" کہنا۔

۳- کوئی شخص چاہے اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا امامت کروا رہا ہو اس کے لئے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ اور مقتدی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ امام کے پیچھے امام کی قراءت کے وقفوں میں سورۃ فاتحہ پڑھ لے۔

۴- ہر ایک رکعت میں رکوع کرنا۔

۵- رکوع سے کھڑا ہونا۔

۶- رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد اعتدال اور اطمینان حاصل کرنا۔

۷- سات اعضاء پر ہر رکعت میں دو بار سجدہ کرنا اور یہ اعضاء' پیشانی اور ناک' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے اگلے حصے (بقدر امکان) ہیں۔ سجدہ نماز کا سب سے بڑا رکن ہے' اور سجدہ کی حالت میں آدمی اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے' لہٰذا چاہئے کہ سجدہ کی حالت میں خوب دعا مانگی جائے۔

۸- سجدہ سے اٹھنا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

۹- مذکورہ بالا تمام افعال کو اطمینان کے ساتھ ادا کرنا اور غیر ضروری عجلت سے پرہیز کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰- آخری تشہد میں بیٹھنا۔

۱۱- آخری تشہد میں یہ دعا پڑھنا۔ "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ"۔ -

۱۲- آخری تشہد میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا اور اس کے لئے درود ابراہیمی پڑھنا جو یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

۱۳- ارکان نماز کی ادائیگی میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا۔

۱۴- سلام پھیرنا۔

تنبیہ: جس شخص نے تکبیر تحریمہ چھوڑ دی اس کی نماز نہ ہوگی اور جس نے جان بوجھ کر کوئی رکن چھوڑ دیا' اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اگر ارکان میں سے کوئی کام کرنا بھول جائے' اور یہ بھولا ہوا رکن نماز کی دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو واپس ہو کر پہلی رکعت کی کمی کو دور کر لے' لیکن اگر بھولا ہوا رکن دوسری رکعت شروع کرنے کے بعد یاد آئے تو پہلی رکعت باطل ہو جائے گی اور بعد والی رکعت کو پہلی کی جگہ شمار کر لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی رکن چھوٹ گیا اور نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا اور سلام پھیرے ہوئے زیادہ وقت نہیں گذرا تو صرف وہی رکعت پڑھ کر سجدہ کر لے جس میں سے رکن چھوٹ گیا تھا۔ لیکن اگر وقت زیادہ گذر گیا یا وضو ٹوٹ گیا اور بعد میں یہ رکن یاد آیا تو ایسی شکل میں پوری نماز دہرانا ہوگی۔

اگر کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو اور کچھ بھول جائے تو اس کے لئے سجدہ سہو کرنے کا حکم نہیں ہے' لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ یہ شخص دوسری یا تیسری رکعت میں یا اس کے بعد نماز میں شامل ہوا اور دوران نماز کچھ بھول گیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھنے کے بعد آخر میں سجدہ سہو کر لے' چاہے اس کا یہ بھولنا امام کی اقتداء میں واقع ہوا ہو یا بعد والی انفرادی نماز میں۔

(ج) نماز کے واجبات:

نماز کے واجبات آٹھ ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

۱- تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر تمام تکبیریں کہنا (تکبیر تحریمہ کا ذکر ارکان میں آچکا ہے)

۲- امام اور منفرد کے لئے "سمع الله لمن حمده" کہنا۔

۳- امام' منفرد اور مقتدی کے لئے "ربنا و لك الحمد" کہنا۔

۴- رکوع میں کم از کم ایک بار "سبحان ربي العظيم" کہنا واجب ہے اور کم از کم تین بار کہنے سے نماز کامل ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- سجدہ میں کم از کم ایک بار "سبحان ربي الأعلى" کہنا واجب ہے اور کم از کم تین بار کہنے سے نماز کامل ہوتی ہے۔

٦- دونوں سجدوں کے درمیان "رب اغفرلي ...." کہنا۔

۷- پہلا تشہد پڑھنا اور وہ یہ ہے (التحيات لله....عبده و رسوله)

واضح رہے کہ جس نماز میں دو تشہد ہوں ان میں سے پہلا تشہد واجب اور دوسرا رکن ہے)

۸- پہلے تشہد کیلئے بیٹھنا' نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق کہ:

تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

تنبیہ: جس شخص نے مذکورہ بالا قولی اور فعلی واجبات میں کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا' اس کی نماز باطل ہو جائے گی' لیکن جس نے بھول کر یا حکم شریعت معلوم نہ ہونے کی بناء پر چھوڑ دیا ہو' اس کو سجدہ سہو کرنا ہوگا اور نماز درست ہو جائے گی۔ جو شخص امام کے ساتھ حالت رکوع میں آکر مل جائے اس کو مذکورہ رکعت مل جائے گی۔

(د) نماز کی سنتیں:

اس تیسری قسم میں ذکر کیے جانے والے اقوال و افعال جو پہلی دو قسموں میں مذکور نہیں ہیں' سنت کہلاتے ہیں ان میں سے کسی کے ترک کر دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نماز کی سنتوں کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: قولی سنتوں پر مشتمل ہے' اور یہ بہت سی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں (جن میں "سبحانك اللهم" اور "اللهم با عدبيني و بين خطاياي" زیادہ معروف ہیں)' "أعوذ بالله" پڑھنا' "بسم الله" پڑھنا' آمین کہنا' اور مندرجہ ذیل نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھنا: فجر کی نماز' جمعہ کی نماز' عید کی نماز' سورج یا چاند گہن کی نماز' مغرب و عشاء اور ظہر و عصر کی نماز کی ابتدائی دو رکعتیں۔

اور قولی سنتوں میں سے یہ بھی ہے کہ "ربنا و لك الحمد" کہنے کے بعد یہ کہے: مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ اسی طرح رکوع و سجود میں ایک تسبیح سے زائد پڑھی جانے والی تسبیحات اور دونوں سجدوں کے درمیان ایک سے زائد بار "اللهم اغفرلی" کہنا اور آخری تشہد میں یہ دعا اور دیگر دعائیں پڑھنا: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ"

اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری قسم: دوسری قسم فعلی سنتوں پر مشتمل ہے مثلاً تکبیر تحریمہ کہتے وقت' رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر ان کو قیام کی حالت میں سینے پر یا زیر ناف باندھنا۔ دوران نماز اپنی نگاہیں سجدہ والی جگہ پر مرکوز رکھنا۔ رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھنا۔ سجدہ کی حالت میں پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھنا۔ رکوع کی حالت میں کمر کو سیدھا رکھنا اور سر کو کمر کی سیدھ میں رکھنا نہ زیادہ جھکانا نہ اٹھانا۔ سجدے کی حالت میں پیشانی' ناک اور دیگر اعضاء کو سجدہ والی جگہ سے اچھی طرح لگا کر رکھنا۔

اس کے علاوہ بھی کچھ قولی اور فعلی سنتیں فقہ کی کتب میں مذکور ہیں (جو شخص تفصیل چاہے وہ ان کتب کا مطالعہ کرے)۔

مذکور بالا سنتوں پر جس شخص نے جس قدر عمل کیا اس کو اس قدر زیادہ اجر ملے گا اور جس نے ان سب کو یا ان میں سے بعض کو چھوڑ دیا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔

تنبیہ: مقتدی پر نماز کے تمام امور میں امام کے پیچھے پیچھے رہنا واجب ہے' اور کسی بھی حال میں امام سے آگے بڑھنا حرام ہے۔ اس طرح مقتدی کو چاہئے کہ وہ امام کے دونوں طرف سلام پھیر لینے کے بعد سلام پھیرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا درس: نماز کے بعد کے اذکار [1]

پانچوں نمازوں کے بعد مسنون اذکار:

نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ جب آپ فرض نماز کا سلام پھیرتے تو تین بار "استغفر اللہ" کہتے' پھر یہ دعائیں پڑھتے:

☆"اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ"

اے اللہ تو "السلام" ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے اے جلال اور عزت والے تو بڑا ہی برکت والا ہے۔ (بخاری)

☆ "لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں' اور دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ (بخاری)

---

(۱) یہ سبق الشیخ صالح الفوزان کی کتاب "الملخص الفقہی" سے ماخوذ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆"لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ"۔

"گناہوں سے رکنا اور نیکی پر قدرت پانا صرف اللہ کی توفیق سے ہے اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں ۔ ہر نعمت کا مالک وہی ہے' اور سارا فضل اسی کی ملکیت ہے' اسی کے لئے اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہم خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں۔" اگرچہ کافر برا مانیں۔ (مسلم)

☆ "سبحان اللہ" ۳۳ بار' "الحمد للہ" ۳۳ بار' "اللہ اکبر" ۳۳ بار پڑھے' پھر سو کا عدد پورا کرتے ہوئے کہے: "لا إله الا الله وحده لاشريك له. له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير" اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ساری بادشاہت اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے (مسلم)

☆ پھر آیت الکرسی' سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے اور ان سب سورتوں کو فجر کی اور مغرب کی نماز کے بعد تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

☆ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد مذکورہ بالا اذکار کے علاوہ دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ یہ کلمات پڑھنا مستحب ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔

"لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ."

"اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' ساری بادشاہت اور ساری تعریف اسی کی ہے' وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے' اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔"

مسواک اور اس کی اہمیت:

مسواک کی ترغیب میں سو سے زیادہ حدیثیں کتب حدیث میں وارد ہوئی ہیں' جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسواک سنت مؤکدہ ہے' اور ان میں مشہور ترین حدیث جو نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے' یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

" مسواک منہ کے لئے طہارت کا سبب اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔" (نسائی)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "اگر میں اپنی امت کے لئے مشکل نہ جانتا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔" مسواک کرنا تمام اوقات میں باعث ثواب ہے حتیٰ کہ روزے کی حالت میں بھی' اور ہر وضو' نماز' قرآن مجید کی تلاوت' جاگنے کے بعد اور منہ کے مزا میں تبدیلی ہونے کے وقت' مسواک کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ہمارا دین ہمیں اسی طرح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور پاکیزہ احکام دیتا ہے تاکہ مسلمان بہترین حالت میں رہے' اور مشرکین کے طریقے کے خلاف رہے۔[1]

نماز باجماعت:

مسجد میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنا' اہم ترین عبادت اور قربت الٰہی کا عظیم ترین ذریعہ ہے' بلکہ یہ مسلمان ہونے کی علامت ہے۔

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ "ایک اندھا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے مسجد تک پہنچا سکے' تو کیا مجھے اجازت ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر مسجد میں آیا کرو۔" نبی ﷺ نے جب ایک اندھے شخص کو نماز باجماعت پڑھنے کا حکم دیا تو اس شخص کا کیا حال ہے جو بلا عذر گھر پہ نماز پڑھتا ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے زمانے میں نماز باجماعت سے پیچھے وہی منافق شخص رہتا تھا جس کا نفاق ظاہر ہوتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ (٤) الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾
(الماعون: ۴'۵)

---

(۱) یہ مسائل شیخ صالح الفوزان کی کتاب "الملخص الفقہی" سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایسے نمازیوں کے لئے بربادی ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔"

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "جو شخص اذان سن کر بغیر کسی عذر کے مسجد میں حاضر نہ ہو' اس کی کوئی نماز نہیں۔" پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! عذر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "جان کا خوف یا بیماری کا ہونا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: منافقین کے لئے بوجھل ترین نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا (اجر و ثواب) ہے تو یہ ضرور آئیں چاہے گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم)

ساتواں درس: نفلی نمازوں کے بارے میں [1]

(الف) نماز کی سنتیں:

نماز کی سنتوں کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے اور ان کا ترک کرنا مکروہ ہے' حتیٰ کی بعض علماء نے کہا کہ: جو شخص سنتوں کو چھوڑ دے اس کی دیانت زائل ہو جاتی ہے اور وہ گناہ گار ہو جاتا ہے۔ سنت رکعات کی تعداد ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت کے مطابق دس ہے اور وہ مندرجہ ذیل ہیں: نماز ظہر سے قبل دو رکعتیں اور بعد میں دو رکعتیں مغرب کے بعد دو رکعتیں عشاء کے بعد دو رکعتیں فجر سے پہلے دو رکعتیں جبکہ سیدہ عائشہ

---

(۱) یہ مسائل شیخ صالح الفوزان کی کتاب "الملخص الفقہی" سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہا کی روایت کے مطابق ان کی تعداد بارہ ہے، یعنی ظہر سے قبل چار رکعتیں اور باقی جیسا کہ ذکر ہوا۔

سنتوں کی ادائیگی گھر میں افضل ہے: اور اگر عمداً' بھول یا کسی عذر کی بنا پر ان کا وقت گذر جائے تو عذر زائل ہونے کے بعد ان کی قضا کرنا مسنون ہے۔ سنتوں کی ادائیگی پابندی کے ساتھ کرنے سے فرض نمازوں میں رہ جانے والی کمی کوتاہی کی تلافی ہو جاتی ہے۔ چونکہ انسان کی عبادت میں کوشش کے باوجود کچھ نہ کچھ کمی رہ ہی جاتی ہے' اس لئے شریعت اسلامی میں ہر فرض عبادت کے ساتھ ساتھ نوافل کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ نماز کے علاوہ زکاۃ' روزہ اور حج میں بھی یہی صورت ہے۔

(ب) چاشت کی نماز:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "مجھے میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی نصیحت فرمائی' ہر ماہ تین روزے رکھنا' دو رکعت چاشت کی نماز پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔" (احمد) چاشت کی نماز کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں اور اس کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد ایک نیزے کے برابر بلند ہو جانے سے لے کر زوال سے ذرا پہلے تک ہے اور اس کے لئے افضل ترین وقت وہ ہے جب سورج کی تپش خوب ہو جائے جیسا کہ مسلم کی روایت سے ظاہر ہے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اوابین (چاشت) کی نماز اس وقت پڑھو جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونٹنیوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔"

(ج) تہجد کی نماز:

حدیث کی کتابوں میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تہجد کی نماز اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے' جس میں بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے جو بھی دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کرتا ہے وہ اس کو عطا کر دی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تہجد پڑھنے والوں کی تعریف میں فرمایا:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ۝ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (الذاریات: ۱۶'۱۷)

وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے (اور یہ لوگ) راتوں کو کم ہی سویا کرتے تھے۔

نماز تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لے۔ جو شخص نماز تہجد ادا کرنے کی نیت سے سویا اور پھر رات کو اٹھ نہ سکا تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ اگلی صبح سورج نکلنے کے بعد جب یہ ایک نیزے کے برابر بلند ہو جائے' اس کو ادا کرے۔ اور آخر میں ایک وتر پڑھ لے۔

جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے: پہلا وقت: صبح صادق کے طلوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے لے کر سورج کے انسانی مشاہدہ کے مطابق ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جانے تک 'کوئی نفل نماز بغیر فجر کی سنتوں کے پڑھنا جائز نہیں۔ دوسرا وقت: جب سورج عین نصف النھار پر ہو اور اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ہر چیز کا سایہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ حتی کہ سورج وسط سے ذرا مغرب کی جانب مائل ہو جائے۔ تیسرا وقت: نماز عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک' نبی ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق کہ: "طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں" اور ایک دوسری روایت میں ہے: "اور جب عین دوپہر کو سورج سر پر ہو یہاں تک کہ اس کا زوال ہو جائے" (مسلم) جان لیجئے کہ ان ممنوعہ اوقات میں بھی فرض نمازوں کی قضا کرنا درست ہے اسی طرح ایسی سنتیں جن کی ادائیگی وقتی اسباب کی بناپر ضروری ہوتی ہے پڑھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً طواف کی دو رکعتیں' تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں' نماز جنازہ اور سورج و چاند گرہن کی نماز۔ اسلئے کہ اس مسئلہ میں شریعت میں واضح دلائل موجود ہیں۔ (1)

آٹھواں درس: مریض کی طہارت اور نماز

محترم قاری: جان لیجئے! اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ کہ دین اسلام درگزر کرنے والا اور آسانی والا دین ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ١٦) "اللہ سے حسب استطاعت ڈرتے رہو۔"

---

(1) یہ مسائل شیخ صالح الفوزان کی کتاب "الملخص الفقہی" سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اس پر اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو" (بخاری) اور نماز کے جس طرح حالت صحت کے لئے احکام ہیں اس طرح حالت مرض کے بھی احکام ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض مسلمان حالت مرض میں نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس حال میں آدمی پہلے سے بڑھ کر اللہ کی مدد اور رحمت کا محتاج ہوتا ہے۔ پس عقل مند شخص ایسی حالت میں کبھی نماز نہیں چھوڑتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے حالت جنگ اور حالت مرض میں بھی نماز کی پابندی کرنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بواسیر کی شکایت تھی چنانچہ میں نے نبی ﷺ سے اس حال میں نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: نماز کھڑے ہو کر پڑھو' اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اس کی طاقت بھی نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھو۔" (بخاری) نسائی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر پہلو پر نہ لیٹ سکو تو سیدھا لیٹ کر نماز پڑھو۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابی کو نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں دی۔ اور جب تک کسی انسان کے ہوش و حواس موجود ہوں تب تک اسے نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ میرے بھائی! نماز کی اہمیت کے پیش نظر آپ کی خدمت میں مریض کی طہارت اور نماز کے مختصر احکام بیان کئے جاتے ہیں جو شیخ محمد بن عثیمین کے ایک فقہی رسالہ سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) مریض کی طہارت:

(۱) مریض کے لئے واجب ہے کہ وہ پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرے چنانچہ وضو ٹوٹنے پر وضو کرے اور جنابت کی حالت میں غسل کرے۔ (۲) اگر مرض میں اضافہ یا شفایابی میں تاخیر کا خطرہ ہو یا پانی کے استعمال کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تیمّم کرلے۔ (۳) تیمّم کی کیفیت یہ ہے کہ پاک مٹی پر اپنے دونوں ہاتھوں کو مار کر اپنے چہرہ پر پھیر لے' پھر اپنی ہتھیلیوں کو ایک دوسری پر پھیر لے۔ لیکن اگر مریض بذات خود تیمم کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کو تیمم کروادے۔ چنانچہ وہ شخص اپنے ہاتھوں کو مٹی پر مار کر مریض کے چہرہ اور ہتھیلیوں پر پھیر دے اسی طرح اگر مریض خود وضو نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص اس کو وضو کروادے۔ (۴) تیمّم کسی دیوار سے یا کسی ایسی چیز سے جس پر کچھ غبار موجود ہو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر دیوار پر روغن (پینٹ، چونا) وغیرہ کیا ہوا ہو تو ایسی دیوار سے تیمم کرنا درست نہیں ہے الا یہ کہ اس پر غبار موجود ہو۔ (۵) اگر دیوار وغیرہ پر غبار نہ ہو تو کسی برتن یا کپڑے وغیرہ میں مٹی رکھ کر اس سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔ (۶) اگر ایک نماز تیمّم کرکے پڑھ لی اور دوسری نماز کا وقت آنے تک یہ تیمّم قائم رہا تو دوبارہ تیمّم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ طہارت کو ختم کرنے والا کوئی معاملہ اسے پیش نہیں آیا۔ (۷) مریض پر لازم ہے کہ وہ نجاست سے اپنے بدن کو پاک کرکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھے لیکن اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے' اس کی نماز درست ہو گی اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (۸) مریض پر واجب ہے کہ وہ اپنے کپڑوں سے پلیدی کو دور کر کے یا کپڑے تبدیل کر کے نماز پڑھے' لیکن اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے اس کی نماز درست ہو گی اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (۹) مریض کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک جگہ پر نماز پڑھے اگر مصلّٰی پر کوئی نجاست وغیرہ ہو تو اس کو دھوڈالے یا مصلّٰی تبدیل کر لے یا اس پر کوئی پاک چیز بچھالے لیکن اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے' اس کی نماز درست ہو گی اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

(ب) مریض کی نماز:

(۱) مریض پر واجب ہے کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے چاہے جھک کر یا کسی دیوار' ستون یا لاٹھی کا سہارا لے کر ہی کھڑا ہونا پڑے۔ (۲) اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی حالت میں چار زانو ہو کر بیٹھے جبکہ سجدہ کی حالت میں دو زانو ہو جائے۔ (۳) اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی ہمت نہ پائے تو پہلو پر قبلہ رو ہو کر لیٹ جائے اور نماز پڑھے۔ دائیں پہلو پر لیٹنا افضل ہے۔ لیکن اگر قبلہ رو ہونے کی طاقت نہ ہو تو جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے' درست ہو گی اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (۴) اگر پہلو پر لیٹنے کی طاقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بھی نہ ہو تو سیدھا لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ رو کر کے نماز پڑھ لے۔ افضل یہ ہے کہ اپنے سر کو ذرا اٹھانے کی کوشش کرے تاکہ وہ بھی قبلہ رو ہو جائے لیکن اگر اس طریقے لیٹنا ممکن نہ ہو تو جس کیفیت میں بھی نماز پڑھ لے درست ہو گی۔ اور اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔(۵) مریض پر لازم ہے کہ وہ رکوع اور سجدہ کرے لیکن اگر ایسا کرنے سے عاجز ہو تو رکوع اور سجدہ کے لئے سر کو تھوڑا سا جھکا لے' البتہ سجدہ کے لئے رکوع کی نسبت سر کو ذرا زیادہ جھکائے۔ مریض اگر رکوع کر سکتا ہو اور سجدہ نہ کر سکتا ہو تو سجدہ کے لئے سر جھکانا ہی کافی ہو گا' اگر سجدہ کر سکتا ہو' لیکن رکوع نہ کر سکتا ہو تو رکوع کے لئے سر کو جھکا لینا کافی ہے اور سجدہ مکمل کرے۔(۶) اگر رکوع و سجود کے لئے سر جھکانے کی ہمت نہ ہو تو آنکھ کے اشارے سے رکوع و سجدہ کرے' اور یہ اشارہ سجدہ کے لئے نسبتاً زیادہ ہونا چاہئے جہاں تک انگلیوں سے اشارہ کرنے کا تعلق ہے جیسا کہ بعض مریض حالت نماز میں کرتے ہیں تو یہ صحیح نہیں ہے۔ میرے علم کے مطابق انگلیوں سے اشارہ کرنے کی کوئی دلیل قرآن و سنت یا اہل علم کے اقوال میں موجود نہیں ہے۔(۷) اگر سر جھکانے یا آنکھ سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ ہو تو محض دل کی نیت سے نماز پڑھ لے۔ چنانچہ دل کی نیت سے ہی قیام' رکوع اور سجدہ کر لے' کیونکہ ہر شخص کے اعمال کا دارومدار اس کی نیت پر ہی ہے۔(۸) مریض پر واجب ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق مندرجہ بالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں نماز ادا کرلے اور کسی نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر نہ کرے۔ (۹) اگر مریض کے لئے ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنے میں مشقت ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ جمع کرلے' چاہے تو ظہر کو مؤخر کرکے عصر کے ساتھ پڑھ لے اور چاہے تو عصر کو مقدم کرکے ظہر کے ساتھ پڑھ لے۔ اسی طرح مغرب و عشاء میں بھی تقدیم و تاخیر کی جا سکتی ہے۔ لیکن فجر کی نماز کو کسی دوسری نماز کے ساتھ جمع نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ اس کا وقت دوسری نمازوں سے الگ تھلگ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح نصیب فرمائے اور نبی ﷺ اور ان کے اہل بیت پر رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

تنبیہ: مریض کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے مال کے ایک حصہ کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کی وصیت کرے' اور اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے قرض اور لوگوں کی امانتوں وغیرہ کے بارے میں واضح طور پر وصیت کردے بلکہ یہ وصیت تو صحت مند انسان کو بھی لکھ کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

نواں درس: نماز جمعہ کے احکام

نماز جمعہ ہر بالغ' آزاد' مقیم مرد مسلمان پر فرض عین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾(الجمعۃ: ۹)

"اے اہل ایمان جب جمعہ کے روز نماز کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آجایا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو اسی میں تمہارے لئے بہتری ہے اگر تم جانتے ہو۔"

نماز جمعہ کی دو رکعتیں ہیں جن میں بلند آواز سے قراءت کی جائے گی' اور مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ "الجمعۃ" اور دوسری رکعت میں سورۃ "المنافقون" پڑھی جائے' یا پہلی رکعت میں سورۃ "الأعلیٰ" اور دوسری میں "الغاشیۃ" پڑھی جائے۔ نماز جمعہ اسلام کے اہم ترین فرائض اور مسلمانوں کے اہم ترین اجتماعات میں سے ہے۔ جس شخص نے محض غفلت کی بنا پر اس کو چھوڑ دیا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ نماز جمعہ سے قبل سنتیں ثابت نہیں ہیں لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو اچھا ہے اور اگر چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔ جمعہ کے بعد کی سنتیں اگر گھر میں پڑھی جائیں تو دو ہیں لیکن اگر مسجد میں پڑھی جائیں تو چار ہیں۔ جمعہ کی شب اور جمعہ کے روز نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا اس دن کا خاص عمل ہے اسی طرح جمعہ کے دن سورۃ "الکہف" پڑھنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ بخاری اور مسلم میں نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ "جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ ایک مؤمن بندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی طلب کرے وہ اسے عطا کر دیتا ہے اور آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ وقت تھوڑا سا ہوتا ہے۔ (بخاری)

جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے اور بعض علماء نے اس کو مطلقاً واجب قرار دیا ہے اس روز خوشبو لگانا' مسجد میں جلدی پہنچنا اور امام کی آمد تک نفل نماز' ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مشغول رہنا مستحب ہے۔ خطبہ جمعہ کو خاموش رہ کر سننا واجب ہے اور جو شخص خاموش نہ رہا اس نے ایک لغو کام کیا اور ایسے شخص کا کوئی جمعہ نہیں۔ خطبہ کے دوران کلام کرنا حرام ہے۔

تنبیہ: جو شخص مسجد میں اس حال میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے بیٹھنے سے قبل دو مختصر رکعتیں پڑھ لینا چاہیئے۔ امام جب خطبہ کے دوران دعا مانگے تو اس پر آواز بلند کئے بغیر آمین کہنا مستحب ہے۔

تنبیہ: جو شخص نماز جمعہ میں سے ایک رکعت امام کے ساتھ پا لے اس کو نماز جمعہ کا پورا ثواب ملے گا[1]۔

دسواں درس: نماز عیدین کے احکام[2]

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کی ادائیگی شریعت سے ثابت ہے اس پر کتاب و سنت میں دلائل موجود ہیں اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے۔ عید

(۱)(۲) یہ احکام شیخ صالح الفوزان کی کتاب الملخص الفقہی سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز دو رکعتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ (جو نماز کا رکن ہے) اور دعائے استفتاح اور تعوذ کے بعد سات زائد تکبیریں کہی جائینگی اور دوسری رکعت میں میں پانچ زائد تکبیریں کہی جائینگی ہر دفعہ تکبیر کہتے وقت رفع الیدین کرنا ہوگا پہلی رکعت میں سورۃ "الأعلیٰ" اور دوسری رکعت میں سورۃ "الغاشیۃ" پڑھی جائے گی' یا پہلی رکعت میں سورۃ "ق" اور دوسری رکعت میں سورۃ "القمر" پڑھنا بھی ثابت ہے۔

نماز عید کی ادائیگی کے بعد امام دو خطبے پڑھے گا اور ان دونوں کے درمیان بیٹھے گا نماز عید کے لئے کوئی اذان اور اقامت نہیں ہے۔ اسلام میں عید الفطر اور عید الأضحیٰ کے بغیر کوئی عید نہیں ہے اور جس نے کوئی تیسری عید ایجاد کی وہ بدعت کا مرتکب ہوا نماز عیدین کے لئے مقیم ہونا شرط ہے۔ نماز عید کا وقت سورج کے طلوع ہونے کے بعد ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جانے پر شروع ہوتا ہے اور سورج کے زوال تک رہتا ہے۔ جس شخص کو زوال کے بعد معلوم ہوا کہ آج عید کا دن ہے تو وہ اگلے روز اسی وقت کے دوران عید کی نماز کی قضاء کرے گا۔ عید الأضحیٰ کی نماز جلدی پڑھنا اور عید الفطر کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھنا مسنون ہے۔ اور یہ بھی سنت ہے کہ نماز عید الفطر چند کھجوریں کھا کر پڑھی جائے جبکہ عید الأضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا جائے' بلکہ نماز کے بعد ہی کھایا جائے۔ نماز عید کے لئے گھر سے جلدی نکلنا مسنون ہے اور یہ کہ مسلمان عید کے روز بہترین لباس پہنے۔ نماز عید سے پہلے یا بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نفل پڑھنا مکروہ ہے' البتہ کثرت سے تکبیریں کہنا مستحب ہے۔ اور یہ تکبیریں عید کی رات ہی سے شروع کر دینا چاہیئے۔ ذوالحج کے ابتدائی دس ایام میں یہ تکبیریں کہنا مستحب ہیں اور حاجیوں کے علاوہ دیگر لوگ نوذوالحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیریں کہیں گے' تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:

"اللہ أکبر، اللہ أکبر. لا إله إلا اللہ و اللہ أکبر، اللہ أکبر و للہ الحمد" عورتوں کا نماز عید کے لئے نکلنا مسنون ہے مگر وہ خوشبو اور زینت لگانے سے اجتناب کریں۔ حیض والی خواتین بھی عید گاہ میں حاضر ہوں وہاں نماز میں شامل نہ ہوں لیکن مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور اس دن کی برکت حاصل کریں۔

قربانی کا جانور:

بھیڑ اور دنبہ چھ ماہ کا ہو تو اس کی قربانی کی جا سکتی ہے' البتہ بکرا ایک سال کا' گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ قربانی کے لئے وہی جانور کار آمد ہے جو بیماری' کمزوری' اندھا پن' کانا پن' لنگڑا پن' کم عمری اور دانت ٹوٹے ہوئے ہونا' جیسے عیوب سے پاک ہو۔ ایک بکری' بکرا' دنبہ' بھیڑ وغیرہ حج کی قربانی میں ایک فرد کی طرف سے اور عام قربانی میں پورے کنبہ کی طرف سے کافی ہے۔ اونٹ سات افراد کی طرف سے دونوں قسم کی قربانی میں' اور گائے سات افراد کی طرف سے کافی ہے۔ قربانی کا وقت نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید کی ادائیگی کے بعد سے ایام تشریق[1] کے آخر تک ہے۔ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد سے قربانی کو ذبح کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔ قربانی کا گوشت خود کھانا' دوستوں کو تحفہ میں دینا اور صدقہ کرنا مستحب ہے۔

گیارہواں درس: زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (البقرۃ: ۱۱۰)

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

اور فرمایا:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ (التوبۃ: ۵)

"اگر وہ توبہ کریں' نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان سے جنگ نہ کرو۔"

اور نبی ﷺ نے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا ذکر کرتے ہوئے ان میں زکوٰۃ کو شامل فرمایا' مسلمانوں کا زکوٰۃ کی فرضیت پر اجماع ہے اور اس بات پر بھی کہ یہ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے اور یہ کہ جو شخص اس کے فرض

(۱) ایام تشریق: گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحج کو کہتے ہیں [مراجع]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو اس کی ادائیگی سے انکار کرے اس کے ساتھ جنگ کی جائے۔ زکوٰۃ مندرجہ ذیل اشیاء پر واجب ہے۔

۱- سونا اور چاندی: سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی ساڑھے سات تولہ یا اس وزن کی قیمت کے برابر نقدی ہے۔ اور چاندی کا نصاب ایک سو چالیس مثقال یعنی باون تولہ یا اس وزن کی قیمت کے برابر نقدی ہے جبکہ اس مقدار پر ایک سال گذر جائے چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔

۲- سامان تجارت کی جملہ اقسام پر ایک سال گذر جائے تو ان کی قیمت پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے مختلف نوع کے سامان تجارت کی قیمت کو زکاۃ کی غرض سے ایک ساتھ جمع کیا جائے گا۔ جو پراپرٹی یا ٹرانسپورٹ وغیرہ کرایہ کے لئے تیار کی جائے اس کی سالانہ آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ اور جو مکان یا گاڑی رہائش اور سواری کے لئے خاص ہو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۳- اناج اور خشک پھل پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہو گی جبکہ ان کی مقدار تین سو صاع ہو گی اور یہ پک جائیں (ایک صاع قریباً ڈھائی کلوگرام کا ہوتا ہے) اور پھل جب کھانے کے قابل ہو جائیں یا میوے خشک ہو جائیں مثلاً کھجور اور سوگی' تو ان پر اس وقت زکوٰۃ واجب ہو گی۔ اور ان اشیاء میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اگر انہیں بغیر مشقت کے پانی دیا گیا ہو جیسا کہ نہری پانی' چشموں کا پانی یا بارش کا پانی وغیرہ۔ لیکن اگر مشقت سے ہو' جیسے رہٹ وغیرہ سے پانی لگایا گیا ہو تو پھر بیسواں حصہ زکوٰۃ ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ : اگر پھل یا غلہ پکنے کے بعد فروخت کیا گیا تو اس کی زکوۃ بیچنے والے پر واجب ہوگی، اور ان اجناس میں زکوۃ نہیں ہے جن کو سٹور نہیں کیا جا سکتا، مثلاً تازہ پھل اور سبزیاں وغیرہ۔

تنبیہ : دوران سال جانوروں کے جو نئے بچے پیدا ہوں گے یا سامان تجارت میں جو منافع حاصل ہوگا ان کے سال کا اعتبار بچوں کی ماؤں اور منافع کے اصل زر کے سال سے ہی ہوگا، جبکہ اصل مال وزر نصاب کو پہنچ چکا تھا، اگر اصل مال وزر نصاب کو نہیں پہنچا تھا تو اصل اور منافع اور بچوں سب کا سال اس وقت شروع ہوگا جب نصاب مکمل ہو جائے۔

جس شخص پر زکاۃ واجب ہو چکی لیکن ادائیگی سے قبل مر گیا تو اس کی زکاۃ اس کے مال وراثت سے نکالی جائے گی۔

تنبیہ : جس شخص کی رقم کسی تنگ دست نے ادھار لے رکھی ہو تو یہ رقم جب وصول ہو جائے گی تو اس پر ایک سال کی زکوۃ رقم کے مالک پر واجب ہوگی لیکن اگر کسی غنی شخص نے رقم ادھار لے رکھی ہو تو رقم کے مالک پر ہر سال زکوۃ واجب ہوگی۔

۴- اونٹوں کی زکوۃ : ایک سے چوبیس اونٹوں تک ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری واجب ہوگی جبکہ 25 سے 35 اونٹوں تک ایک سالہ اونٹنی واجب ہوگی۔ 36 سے 45 اونٹوں تک دو سالہ اونٹنی واجب ہوگی۔ 46 سے 60 اونٹوں تک تین سالہ اونٹنی واجب ہوگی۔ 61 سے 75 تک چار سالہ اونٹنی دینا ہوگی۔ 76 سے 90 تک تعداد ہو تو دو اونٹنیاں جن کی عمر دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برس ہو گی۔ 91 سے 120 تک تین سالہ دو اونٹنیاں دینا ہو نگی لیکن جب یہ تعداد 120 سے بڑھ جائے تو ہر 40 اونٹوں پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر 50 اونٹوں پر ایک تین سالہ اونٹنی دینا ہو گی۔

۵۔ گائے 'بھینس کی زکوۃ: جب ان کی تعداد 30 ہو جائے تو اس کی جنس کا ایک سالہ جانور دیا جائے گا۔ جب تعداد 40 ہو جائے تو اس میں دو سالہ جانور دینا ہو گا پھر ہر 30 پر ایک سالہ اور 40 پر دو سالہ جانور دینا ہو گا۔

۶۔ بھیڑ بکری وغیرہ کی زکوۃ: جب یہ تعداد 40 ہو جائے تو بھیڑوں میں سے ایک چھ ماہ کا نر یا مادہ جانور دیا جائے گا لیکن بکریوں پر ایک سال کا جانور نر یا مادہ دیا جائے گا۔ اور 41 سے 121 تک دو بکریاں دی جائیں گی۔ 122 سے 201 تک تین بکریاں دینا ہو گی۔ اگر اس سے زائد تعداد ہو تو ہر 100 پر ایک بکری دینا ہو گی۔ یہ بکریاں اوسط درجہ کی ہونا چاہئیں۔ اور مذکورہ صفات کی حامل بکری کے برابر نقد قیمت بھی زکوۃ کے طور پر ادا کی جا سکتی ہے۔ بوڑھی لاغر یا عیب دار بکری جو قربانی کے لائق نہ ہو زکوۃ میں قبول نہیں کی جائے گی۔ الا یہ کہ سب بکریاں ہی اسی قسم کی ہوں۔

زکوۃ کے مصارف:

زکوۃ جن لوگوں کو ادا کی جائے گی یہ وہ لوگ ہیں جن کی تعیین اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ کر دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (التوبۃ: ۶۰)

"زکوٰۃ کے مستحقین یہ لوگ ہیں' فقراء' مساکین' زکوٰۃ کی وصولی کرنے والے کارکن' تالیف قلوب کے لئے دیئے جانے والے' گردنیں چھڑانے میں۔ مقروض لوگوں کی مدد میں' اللہ کے راستے میں اور مسافر پروری میں' یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

زکوٰۃ کن شرطوں سے واجب ہوگی:

(۱) آزادی کا ہونا' غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۲) یہ کہ صاحب مال مسلمان ہو۔ (۳) مال نصاب کی حد کو پہنچ جائے نصاب سے کم پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ (۴) مال کی موجودگی پر ایک سال گذر جائے۔ (۵) مال کی ملکیت میں کسی دوسرے کا حق شامل نہ ہو۔ مندرجہ بالا شروط غلہ اور پھل کے علاوہ دوسرے اموال کے لئے ہیں' غلہ اور پھل جب پک کر تیار ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اونٹ، گائے اور بکری پر زکوٰۃ کے وجوب کے لئے مندرجہ بالا شرطوں کے علاوہ دو شرطیں اور بھی ہوگی۔ (۱) ان جانوروں کو نسل بڑھانے کی غرض سے رکھا گیا ہو۔ (۲) یہ کہ جانور چرنے والے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان میں صدقہ فطر:

نبی ﷺ کا فرمان مبارک ہے: صدقہ فطر ہر آزاد و غلام مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر ایک صاع گندم یا جو کی مقدار واجب ہے۔ ایک مسلمان شخص اپنی طرف سے اور اپنے زیر کفالت تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنے کا پابند ہے ماں کے پیٹ میں حمل (بچے) کا صدقہ فطر ادا کرنا بھی ضروری ہے اور صدقہ فطر جنس کی صورت میں دینا مستحب ہے جبکہ اس کی مقدار کے برابر قیمت ادا کرنا جائز نہیں بلکہ لوگوں کی عام غذا کی جنس سے دیا جائے گا۔ صدقہ فطر مستحق شخص کو یا اس کے وکیل کو عید سے ایک یا دو روز قبل ادا کیا جائے گا، مگر افضل یہ ہے کہ عید کے روز نماز فجر سے لے کر عید کی نماز سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ جو کوئی شخص نماز عید کے بعد اس کی ادائیگی کرے گا وہ محض صدقہ ہو گا اور اگر نماز عید سے قبل ادا نہ کر سکا تو نماز کے بعد قضا کے طور پر ادا کرے گا۔

بارھواں درس: روزہ کے احکام[1]

رمضان مبارک کا روزہ اسلام کے ارکان میں ایک رکن ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

---

(۱) یہ احکام شیخ صالح الفوزان کی کتاب "الملخص الفقہی" سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾(البقرۃ: ۱۸۳)۔

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے۔

اور نبی ﷺ کا فرمان مبارک ہے: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔۔۔اور ان میں سے رمضان کے روزوں کا ذکر فرمایا"

۱- رمضان کا مہینہ تین میں سے ایک صورت میں شروع ہو جائے گا: چاند نظر آنے پر' یا چاند دیکھنے والے کی گواہی پر یا ماہ شعبان کے تمیں روز پورے ہو جانے پر۔

۲- روزہ کا آغاز صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہوگا' اور غروب آفتاب کے وقت افطار کیا جائے گا۔ فرضی روزہ مثلاً رمضان' نذر اور قضاء کے روزہ کے لئے رات کو نیت کر کے سونا ضروری ہے' البتہ نفل روزہ کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری نہیں۔

روزہ کی تعریف:

روزہ (عبادت الٰہی) کی نیت سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور شہوت سے باز رہنا۔ مندرجہ ذیل اشیاء روزہ توڑ دیتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔(الف) جماع: اگر کسی نے رمضان کے دنوں میں بیوی سے جماع کر لیا تو وہ اس روزہ کی قضا کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرے گا۔ کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ لگا تار روزے رکھے اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو مقامی غذا کے مطابق نصف صاع کے حساب سے کھانا کھلائے۔(ب) اگر بوسہ لینے' ہاتھ لگانے' ہاتھ سے شہوت پوری کرنے یا بار بار کسی کو دیکھنے سے منی خارج ہو جائے تو صرف اسی دن کے روزہ کی قضاء لازم ہو گی۔ اگر روزہ دار کو نیند کی حالت میں احتلام ہو گیا تو اس پر کوئی حرج نہیں اور اس کا روزہ صحیح ہے۔(ج) جان بوجھ کر کوئی چیز کھاپی لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مگر بھول کر کھانے پینے والے شخص پر کوئی حرج نہیں اور اس کا روزہ صحیح ہے۔(د) ایسے انجکشن جو جسم کو قوت پہنچائیں یا غذا کا کام کریں' لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (ھ) سینگی لگوانے' فصد کروانے یا عطیہ کے لئے خون نکلوانے کی صورت میں بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن نکسیر چل جانے یا داڑھ نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔(و) جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' البتہ بلا ارادہ قے آ جانے سے نہیں ٹوٹتا۔ روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ کلی کرتے وقت اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت احتیاط سے کام لے اور ظلم' جھوٹ اور غیبت وغیرہ سے پرہیز کرے۔ اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے تو کہے: میں روزہ سے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جس کسی نے جائز عذر کی بنا پر روزہ چھوڑ دیا ہو مثلاً بیماری ' سفر ' حیض یا نفاس کی بنا پر یا دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت اگر اپنی جان پر یا بچے پر ضرر کا خدشہ محسوس کرتے ہوئے روزہ چھوڑ دیں تو ایسے لوگوں پر عذر دور ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے دنوں کے روزہ کی قضاء لازم ہو گی ۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۴)

"تو رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہے۔ "

ایسا مریض جس کی شفایابی کی کوئی امید نہ ہو اور ایسا بوڑھا جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو ' ان کی طرف سے ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو نصف صاع متداول غذا سے کھانا کھلایا جائے گا۔ اس لئے کہ فرمان الٰہی ہے :

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرۃ: ۱۴۴)

"جو لوگ استطاعت رکھتے ہوں ان پر ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ ہے۔"

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت جتنے دنوں کا روزہ چھوڑے گی وہ ہر دن کے بدلے میں قضاء بھی کرے گی اور ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے گی۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ فتویٰ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس اور بعض دوسرے صحابہ نے دیا ہے۔ روزہ کی قضاء میں جلدی کرنا مستحب ہے تاکہ آدمی اپنی ذمہ داری سے فارغ ہو جائے' اور یہ بھی مستحب ہے کہ رمضان کے روزوں کی قضاء لگاتار روزوں سے کی جائے لیکن اگر درمیان میں ناغہ بھی ہو گیا تو جائز ہے۔

۵- اگر کسی شخص نے رمضان کے کچھ روزے کسی عذر کی بنا پر چھوڑ دیئے اور پھر اگلے رمضان کی آمد تک کسی عذر شرعی کے باعث قضاء نہیں کر سکا تو اس پر صرف چھوڑے ہوئے دنوں کی قضاء واجب ہو گی لیکن اگر یہ تاخیر بلا عذر شرعی واقع ہو گی ہو تو ہر دن کی قضاء کے ساتھ ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا ہو گا۔ جو شخص اس حال میں فوت ہو گیا کہ اس کے ذمہ کچھ روزے تھے اور ابھی تک اگلا رمضان نہیں آیا تھا تو اس کے ذمہ کوئی چیز نہیں اس لئے کہ وہ اس حال میں تھا کہ تاخیر اس کے لئے جائز تھی' اور جس نے کسی عذر کے باعث روزے ترک کئے اور وہ عذر ختم ہونے سے قبل فوت ہو گیا چاہے اس دوران نیا رمضان آ گیا تو اس کے ذمہ بھی کوئی چیز نہیں' اور اگر اس کی یہ تاخیر کسی عذر شرعی کے بغیر تھی تو اس کے ترکہ میں سے ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے گا۔

۶- جو شخص اس حال میں فوت ہو گیا کہ اس کے ذمہ ظہار کے کفارہ یا حج کی قربانی نہ کر سکنے کے روزے تھے، تو اس کی طرف سے روزے نہیں رکھے جائیں گے بلکہ اس کے ترکہ میں سے مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر فوت ہونے والے شخص کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو اس کے وارث کیلئے مستحب ہے کہ وہ اس کی جانب سے روزے رکھے' اس پر دلیل' صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی وہ حدیث ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ نذر کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کی جانب سے ہر روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے گا ۔ جس شخص نے عذر کی بنا پر روزہ ترک کیا اور پھر افطار کا وقت ہونے سے قبل اس کا عذر ختم ہو گیا مثلاً مسافر کا گھر پہنچ جانا' حائضہ اور نفاس والی عورت کا پاک ہو جانا' یا کسی شخص کو رمضان کا علم دن چڑھنے کے بعد ہوا تو یہ سب لوگ دن کے باقی حصہ میں کھانے پینے اور شہوت سے باز رہیں گے۔

تنبیہ: جس شخص کو حالت جنابت میں سحری کا وقت ہو گیا اور غسل کا وقت نہ مل سکا تو وہ روزہ رکھ لے اور غسل کو مؤخر کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

تنبیہ: روزہ کے دوران دن کے کسی بھی حصہ میں مسواک کرنے کی ممانعت نہیں بلکہ مستحب ہے اور افطار کے وقت دعا کرنا بھی مستحب ہے۔

تیرھواں درس: حج اور عمرہ کے احکام

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور عمر بھر میں ایک بار حج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عمرہ کرنا فرض ہے اور جو اس کے بعد ہو گا وہ نفل ہو گا۔ حج کے واجب ہونے کے لئے درج ذیل شرائط ہیں: اسلام' عقل' بلوغت' آزادی اور استطاعت۔ عورت کے لئے مزید ایک شرط یہ ہے کہ اس کے ساتھ محرم بھی موجود ہو۔ جو شخص جسمانی طور پر حج کرنے سے معذور ہو جیسے لاغر بوڑھا اور لا علاج مریض' مگر مالی طور پر استطاعت رکھتا ہو تو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج کر سکتا ہے' مگر حج بدل کرنے والے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس نے اپنا فرضی حج پہلے کر لیا ہو۔ حج بدل کرنے والے کو آنے اور جانے کا خرچ دیا جائے گا اور وہاں کے قیام و طعام کے اخراجات دیئے جائیں گے اسے چاہئے کہ حج کے اخراجات سے زیادہ پیسہ وصول نہ کرے۔ جو شخص اس حال میں فوت ہو گیا کہ اس کے ذمہ حج تھا اور وہ اس پر قادر بھی تھا تو اس کے ترکہ میں سے حج بدل کے اخراجات ادا کیے جائیں گے۔ اگر کسی کے والدین حج کرنے سے قبل فوت ہو گئے یا زندہ ہوں مگر حج کرنے سے عاجز ہوں تو ان کے وارثوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ ان کی طرف سے حج کریں اور پہلے ماں کی طرف سے حج کرے۔

حج کی میقاتیں:

حج کی میقاتیں دو قسم کی ہیں۔ وقت کے لحاظ سے اور جگہ کے لحاظ سے۔ وقت کے لحاظ سے شوال اور ذوالقعدہ کے مہینے اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس ایام ہیں یعنی حج کا احرام انہی مہینوں میں باندھا جائے گا۔ جبکہ جگہ کے اعتبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے میقات سے مراد وہ مقامات ہیں جہاں سے بغیر احرام کے گذرنا حج یا عمرہ کرنے والے شخص کے لئے جائز نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی ﷺ نے ان مقامات کی وضاحت فرمادی ہے۔ آپ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ کو' اہل شام کے لئے جُحفہ کو' اہل نجد کے لئے قرن المنازل کو اور اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا ہے' یہ مقامات مذکورہ علاقوں کے لوگوں کے لئے ہیں اور جو کوئی دوسرے علاقوں سے آئے وہ اپنے قریب ترین میقات سے احرام باندھ لے' اور جو لوگ ان مقامات کے اندر حرم کی جانب رہتے ہیں وہ اپنی رہائش گاہ ہی سے احرام باندھیں گے حتیٰ کہ اہل مکہ' مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔ (بخاری ومسلم) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اہل عراق کی میقات "ذات عرق" ہے۔ جو لوگ ہوائی جہاز کے ذریعہ آتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ یا تو احرام کی چادریں باندھ کر سوار ہوں یا پھر طیارہ جب میقات کے قریب پہنچے تو اس پر سے گذرنے سے قبل احرام باندھ لیں۔ جب میقات کے برابر پہنچیں تو حج یا عمرہ کی نیت کرلیں اور تلبیہ کہیں۔ اگر حاجی یا معتمر نے بغیر خوشبو اور غسل کے احرام باندھ لیا تو اس پر کوئی حرج نہیں اس لئے کہ (احرام باندھنے سے قبل) خوشبو کا استعمال اور غسل کرنا سنت ہے اور اس کو ترک کرنے سے احرام پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر کوئی شخص احرام باندھے بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میقات سے گذر گیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ میقات کی طرف واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھے لیکن اگر وہ واپس نہ ہوا تو اسے ایک بکرا، یا اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں حصہ حدود حرم میں قربان کرنا ہوگا۔ جو شخص میقات کے اندر حرم کی جانب رہتا ہو وہ اپنی رہائش گاہ ہی سے احرام باندھے گا۔

احرام باندھنے کی کیفیت:

احرام باندھنے سے قبل اپنی مونچھیں درست کر لینا' ناخن کاٹنا' زیر ناف اور بغلوں کے بال صاف کر لینا مستحب ہے اسی طرح احرام سے قبل خوشبو لگانا اور غسل کرنا بھی مستحب ہے۔ احرام باندھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ سلے ہوئے تمام کپڑے اتار دے اور دو صاف ستھری سفید چادروں میں احرام باندھے' لیکن اگر یہ چادریں کسی دوسرے رنگ کی ہوں تو بھی جائز ہے مگر سفید رنگ افضل ہے۔ البتہ عورت جس قسم کے کپڑوں میں چاہے احرام باندھ سکتی ہے۔ عورت زینت لگانے سے پرہیز کرے اور دستانے' برقعہ اور نقاب وغیرہ نہ پہنے۔

حاجی جب احرام کی چادریں باندھ لے اور فرض نماز کا وقت ہو تو نماز ادا کرے لیکن اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعتیں پڑھے کیونکہ احرام کے موقع پر کوئی خاص نماز شریعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وارد نہیں ہے۔ پھر حج یا عمرہ کی حالت میں داخل ہونے کی نیت کرے اور تلبیہ کہے۔

حج کی اقسام:

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) حج تمتع: یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھے اور اس سے فارغ ہو جائے تو احرام کھول دے اور پھر یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھے یہ حج تمتع افضل ہے۔ (۲) حج افراد: یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اور حج کے تمام اعمال ختم ہونے تک اسی احرام پر قائم رہے۔ (۳) حج قران: یہ ہے کہ عمرے اور حج کا احرام ایک ساتھ میقات سے باندھے یا یہ کہ عمرہ کی نیت سے احرام باندھے پھر طواف شروع کرنے سے قبل حج کی نیت بھی اس میں شامل کرلے اور اس احرام پر پہلے تحلل کے مکمل ہونے تک باقی رہے ۔ حج تمتع ارو حج قران کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے۔ احرام باندھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیت اللہ شریف پہنچنے تک کثرت سے کہے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ تلبیہ مرد حضرات بلند آواز سے کہیں گے مگر عورتیں آہستہ آواز سے کہیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: عورت اگر احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں حیض یا نفاس کی حالت میں آگئی تو وہ اپنے احرام پر قائم رہتے ہوئے حج اور عمرہ کے تمام اعمال ادا کرے گی' مگر بیت اللہ شریف کا طواف طہارت حاصل ہونے تک نہیں کرے گی' البتہ اگر اس کا حیض طواف سے فارغ ہونے کے بعد شروع ہوا تو اسی حالت میں وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی مکمل کر لے گی۔

احرام کی حالت میں ممنوع افعال:

بال کٹوانا یا منڈانا' ناخن کاٹنا' سر ڈھانپنا' سلا ہوا کپڑا پہننا' خوشبو لگانا' شکار کرنا' نکاح کرنا یا کروانا' بیوی سے مباشرت اور جماع کرنا۔

حاجی اور معتمر مکہ میں داخل ہوتے وقت کیا کریں(۱):

جب محرم مکہ کے قریب پہنچ جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے سے قبل غسل کرے کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

جب مسجد حرام تک پہنچ جائے تو مسنون یہ ہے کہ پہلے اپنا دایاں پاؤں اندر داخل کرے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ "اللہ کے نام سے اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر۔ میں عظمت والے اللہ کی اس کے

---

(۱) رسالہ فی الحج والعمرۃ۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت والے چہرہ اور ازلی بادشاہت کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" یہی دعا تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت بھی پڑھی جاتی ہے۔ اور میرے علم کے مطابق مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت نبی ﷺ سے کوئی خاص ذکر کرنا ثابت نہیں ہے۔ جب حاجی کعبہ کے پاس پہنچ جائے تو طواف شروع کرنے سے قبل تلبیہ بند کر دے چاہے حج تمتع کر رہا ہو یا عمرہ کر رہا ہو۔ اب طواف شروع کرنے کے لئے حجر اسود کے مقابل آ جائے پھر اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے چھوئے اور اس کا بوسہ اگر آسانی سے لے سکے تو لے لے ورنہ ہاتھ سے یا لاٹھی سے حجر اسود کو چھو لے اور اسی کا بوسہ لے لے اور کہے: بسم الله أكبر۔ حجر اسود پر لوگوں سے دھکم پیل کرنا اور لوگوں کو تنگ کرنا جائز نہیں اگر بوسہ لینا یا ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو اپنی جگہ ہی سے ہاتھ کا اشارہ کر لے اور "اللہ اکبر" کہے مگر اشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کو بوسہ نہ دے۔ طواف کے دوران بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب رکھے اور اگر طواف کی ابتداء میں یہ دعا پڑھ لے تو اچھا ہے: اس لئے کہ یہ دعا نبی ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔ اللهم إيمانا بك وتصديقا بكتابك ووفاء بعهدك واتباعا لسنة نبيك محمد ﷺ۔ "اے اللہ تیرے ساتھ ایمان رکھتے ہوئے' تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے (طواف شروع کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں)۔ طواف کے لئے حاجی سات چکر لگائے گا اور مکہ میں دخول کے بعد پہلے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرے گا چاہے حج کی کوئی بھی قسم ادا کر رہا ہو یا عمرہ کر رہا ہو۔ اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے گا۔ طواف کا چکر حجرِ اسود سے شروع ہو کر وہیں ختم ہو گا اور "رمل" یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز چلا جائے۔ حاجی یا معتمر کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے طواف میں تمام چکروں میں "اضطباع" کرے۔ اضطباع یہ ہے کہ احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گذار کر اس کے دونوں سرے بائیں کندھے پر اکٹھے کر لے۔ اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شک پڑ جائے تو کم مقدار پر یقین کی بنیاد رکھ کر بقیہ کو مکمل کرے۔ یعنی اگر شبہ ہو کہ چار چکر ہوئے ہیں یا تین تو ان کو تین ہی شمار کرے اور باقی کو مکمل کر لے اور اگر سعی کے دوران شک پڑ جائے تب بھی ایسا ہی کرے' طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں کندھے ڈھانپ کر طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے بالمقابل ادا کرے۔

عورتوں کے طواف کے سلسلہ میں یہ تنبیہ ضروری ہے کہ عورتیں طواف کی حالت میں زینت اور خوشبو لگا کر ہرگز نہ آئیں اور اپنے جسم کو ڈھانپنے کا خاص اہتمام کریں' اس لئے کہ عورت کا سارا جسم پردہ ہے اور ان حالات میں جبکہ مرد اور عورتیں مل جل کر عبادت کرتے ہیں ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اپنی زینت ظاہر کرنا جائز نہیں۔ خیال رہے کہ عورت کا چہرہ سب سے نمایاں زینت ہے اور اس کو ظاہر کرنا سوائے اپنے محرم مردوں کے کسی عورت کے لئے جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق کہ:

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ الآیۃ (النور: ۳۱)

"عورتیں اپنی زینت اپنے خاوندوں اور دیگر محرم رشتہ داروں (جو اس آیت میں مذکور ہیں) کے بغیر کسی کے سامنے نہ کھولیں۔ پس ان کے لئے حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت جبکہ غیر محرم مردان کو دیکھ رہے ہوں اپنا چہرہ ننگا کرنا جائز نہیں۔ اگر خواتین کو بھیڑ کے باعث حجر اسود کو ہاتھ لگانے یا بوسہ لینے کا موقع نہ مل سکے تو وہ دور ہی سے اشارہ کرلیں اسی میں ان کے لئے کعبہ کے قریب طواف کرنے سے زیادہ اجر و ثواب ہے۔ اضطباع اور رمل پہلے طواف کے بعد کسی طواف میں نہیں کیا جائے گا نہ ہی سعی میں کیا جائے گا۔ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ تشریف آوری کے وقت صرف پہلے طواف میں ہی رمل اور اضطباع کیا تھا۔ رمل اور اضطباع صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ طواف کی حالت میں حاجی اور معتمر باوضو رہے اور اللہ کی طرف خشوع اور خضوع کا اہتمام کرے اور اگر طواف کے دوران کثرت سے ذکر الٰہی اور دعا کرے تو یہ مستحب ہے اگر طواف کے دوران قرآن مجید کے کسی حصہ کی تلاوت کرلے تو اچھا ہے۔ طواف اور سعی کے لئے شریعت میں کوئی خاص دعا یا ذکر وارد نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بعض لوگوں نے ہر چکر کے لئے خاص اذکار اور دعائیں مقرر کی ہوئی ہیں ان کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ بلکہ جو دعا یا ذکر بھی میسر ہو جائے وہی کافی ہے۔ جب حاجی طواف کے دوران رکن یمانی کے برابر پہنچ جائے تو اسے اپنے دائیں ہاتھ سے چھو لے اور کہے "بسم اللہ اللہ أکبر" لیکن اس کا بوسہ نہ لے اور اگر ہجوم کے باعث رکن یمانی کو ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو اسے چھوڑ کر چلتا رہے' نہ اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرے اور نہ ہی تکبیر کہے اس لئے کہ ہمارے علم کے مطابق یہ عمل نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرۃ:۲۰۱)

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے آگ سے بچا لے۔"

طواف کے ہر ایک چکر میں حجر اسود کو ہاتھ لگانا اور اس کا بوسہ لینا چاہئے لیکن اگر ہجوم کے باعث ایسا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا اور تکبیر کہہ دینا کافی ہے۔ اگر زمزم یا مقام ابراہیم کے پیچھے سے طواف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ ہجوم کی حالت میں یہ بہتر ہے۔ مسجد حرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری کی پوری طواف کی جگہ ہے۔ چنانچہ اگر مسجد کے برآمدوں میں بھی طواف کرے تو درست ہے مگر گنجائش ہو تو کعبہ کے قریب طواف کرنا افضل ہے۔ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا کرے، اگر بھیڑ کی وجہ سے وہاں جگہ نہ ملے تو پوری مسجد میں جہاں بھی طواف کی دو رکعتیں پڑھ لے درست ہیں۔ اور مسنون یہ ہے کہ ان دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ "الکافرون" اور سورۃ "الإخلاص" پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر اگر موقع میسر ہو تو حجر اسود کو دائیں ہاتھ سے چھونا سنت نبوی ہے۔ پھر صفا کی جانب روانہ ہو اور اگر موقع ہو تو اس پر چڑھنا افضل ہے ورنہ اس کے قریب پہنچ کر یہ آیت پڑھے:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (البقرۃ: ۱۵۸)

اور قبلہ کی طرف منہ کر کے الحمد للہ کہنا اور تکبیر کہنا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: "لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَعَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ" پھر ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا مانگے یہ ذکر اور دعا تین مرتبہ دہرائے۔ پھر سعی شروع کرے اور مروہ کی طرف روانہ ہو' یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سبز لائٹوں کے پہلے نشان پر پہنچے اور محرم اگر مرد ہے تو دوسرے نشان تک کا فاصلہ دوڑ کر طے کرے۔ عورت کو دوڑنا نہیں چاہئے اس لئے کہ وہ پردہ دار ہے اور اس کے لئے چلنا ہی مناسب ہے۔ پھر مروہ پر پہنچ کر اس پر چڑھے تو افضل ہے ورنہ اس کے پاس پہنچ کر وہی عمل کرے جو صفا پر کیا تھا۔ مروہ سے پھر صفا کی جانب آئے اور دوڑنے کی جگہ سے دوڑ کر گذرے اس طرح سات مرتبہ کرے۔ صفا سے مروہ تک ایک سعی ہوگی اور مروہ سے صفا تک ایک سعی' اسی طریقہ سے سات سعی پوری کرے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ اعمال اسی طرح کئے تھے جس طرح بیان کئے گئے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھ سے حج اور عمرہ کا طریقہ سیکھ لو" سعی کے دوران کثرت سے ذکر اور دعا کرنا مستحب ہے۔ سعی کی حالت میں باوضو ہونا افضل ہے لیکن اگر بے وضو بھی سعی کرلے تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت طواف کے بعد حیض یا نفاس کی حالت میں آگئی تو وہ اسی حالت میں سعی مکمل کرلے گی چونکہ سعی میں طہارت شرط نہیں بلکہ صرف مستحب ہے۔ جب سعی مکمل کرلے تو اپنے سر کے بال منڈا لے یا کٹوا لے مگر مرد کے لئے منڈانا افضل ہے اور یہ کہ اگر عمرہ کے وقت بال کٹوالے اور منڈانے کا عمل حج کے لئے باقی رکھے تو اچھا ہے۔ چنانچہ اگر حاجی کی مکہ آمد حج کے قریب ہوئی ہو تو عمرہ کے بعد بال کٹوانا اس کے حق میں افضل ہے' تاکہ وہ بقیہ بالوں کو حج میں منڈا سکے اس لئے کہ نبی ﷺ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے صحابہ کرام جب چار ذوالحجہ کو مکہ پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ بال کٹوا لے اور احرام کھول دے۔ آپ نے ان کو سر منڈانے کا حکم نہیں دیا۔ بال کٹواتے وقت پورے سر کے بال کٹوانا ضروری ہے سر کے کچھ حصہ کے بال کٹوانا کافی نہیں' جیسا کہ سر کا کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ چھوڑ دینا جائز نہیں۔ عورت کے لئے بالوں کو صرف کاٹنے کا حکم ہے منڈانے کا نہیں' اور اس کو چاہئے کہ بالوں کی ہر چوٹی سے انگلی کی ایک پور کے برابر یا اس سے کچھ کم بال کاٹے اور اس سے زیادہ ہرگز نہ کاٹے۔

جب محرم تمام مذکورہ افعال کی ادائیگی کر چکا تو اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور اس کے لئے ہر وہ چیز جائز ہو گئی جو احرام کے باعث ناجائز تھی' الا یہ کہ اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو ایسا شخص حج کے اعمال مکمل کرنے تک حالت احرام ہی میں رہے گا۔ جس شخص نے حج افراد یا حج قران کی نیت کی ہو اس کو چاہئے وہ اپنا احرام عمرہ کی نیت میں تبدیل کر لے اور ویسا ہی کرے جیسا کہ حج تمتع میں کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو احرام نہ کھولے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

"اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ ہی احرام کھول لیتا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں تاریخ کو حج کے لئے احرام باندھنے اور منیٰ کی طرف نکلنے کا بیان:

یوم الترویہ یعنی آٹھ ذوالحجہ کو مکہ میں احرام کھول لینے والوں اور اہل مکہ میں سے حج کا ارادہ کرنے والوں کے لئے اپنی رہائش گاہ سے حج کے لئے احرام باندھنا مستحب ہے۔ نیز غسل کرنا' صاف ستھرا ہونا اور احرام باندھنے سے قبل خوشبو کا استعمال کرنا جیسا کہ میقات پر احرام باندھنے سے قبل کیا گیا تھا' جیسے افعال بھی مستحب ہیں۔ حج کا احرام باندھنے کے بعد زوال سے قبل یا بعد منیٰ کی طرف نکلنا مسنون ہے۔ اور احرام باندھنے سے لے کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کثرت سے پکارنا مسنون ہے۔ منیٰ میں حاجی پانچ نمازیں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر ادا کرے گا' اور سنت یہ ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت مقررہ پر قصر کر کے پڑھا جائے۔ نماز مغرب اور نماز فجر میں قصر نہیں کی جائے گی۔ نماز قصر کرنے کے معاملہ میں اہل مکہ اور دوسرے لوگوں میں کوئی فرق نہیں اس لئے کہ نبی ﷺ نے اہل مکہ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ منیٰ' عرفات اور مزدلفہ میں قصر کر کے نماز پڑھی اور اہل مکہ کو نماز پوری کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر ان پر پوری نماز پڑھنا واجب ہوتا تو آپ ضرور وضاحت فرما دیتے۔

نو ذوالحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد حاجی منیٰ سے عرفات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف روانہ ہوگا اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ قصر اور جمع کر کے ظہر کے وقت میں ادا کرے گا' اس لئے کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا حضرت جابر کی اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

تنبیہ: وقوف عرفات کا وقت ۹ ذوالحجہ کو زوال سے شروع ہو کر دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک رہتا ہے پس جو شخص دسویں کی فجر ہونے سے قبل عرفات پہنچ گیا اس کا حج درست ہے لیکن جو شخص عرفات کی حدود میں داخل نہ ہو سکا اس کا حج نہیں ہوا اس لئے کہ عرفات میں حاضر ہونا حج کے ارکان میں سے ہے۔

پھر حاجی لوگ عرفات میں ٹھہریں، وادی عرنہ کے سوا پورا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو جبل رحمت اور قبلہ کی سیدھ میں رہنا مستحب ہے لیکن دونوں کی سیدھ میں نہ ہو سکے تو پھر قبلہ کی جانب متوجہ رہنا مستحب ہے۔ حاجی کو چاہئے کہ وہ عرفات میں قیام کے دوران اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے اور خوب گریہ و خشوع سے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعائیں مانگے۔ اگر تلبیہ کہے یا قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کرے تو بہت اچھا ہے۔ اور یہ کلمات کثرت سے پڑھنا مسنون ہے: "لا إله إلا الله، وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد يحيي و يميت وهو على كل شيئ قدير" کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بہترین دعا عرفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن کی دعا ہے اور میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے افضل ترین دعا یہ پڑھی ہے اور آپ ﷺ کی صحیح حدیث میں ہے' اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمات چار ہیں: سبحان اللہ. الحمد للہ. لا إلہ إلا اللہ اوراللہ أكبر"۔

مزدلفہ میں رات گذارنا:

جب سورج غروب ہو جائے تو حاجی لوگ عرفات سے مزدلفہ کی طرف وقار اور سکون کے ساتھ روانہ ہو جائیں گے لیکن اگر ہجوم کم ہو اور خالی جگہ میسر ہو تو تیز چلیں گے اس لئے کہ نبی ﷺ نے عرفات سے واپسی پر ایسا ہی کیا تھا۔ عرفات سے سورج غروب ہونے سے قبل نکلنا جائز نہیں اس لئے کہ نبی ﷺ غروب شمس کے بعد ہی وہاں سے روانہ ہوئے تھے' اور آپ نے فرمایا: "مجھ سے حج کے طریقے سیکھ لو۔" جب مزدلفہ پہنچ جائیں تو مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے پڑھیں گے چاہے مزدلفہ میں مغرب کے وقت میں پہنچیں یا عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد پہنچیں۔ مزدلفہ میں عام لوگ نماز کی ادائیگی سے قبل ہی کنکریاں جمع کرنے کی طرف لپکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شریعت کا حکم یہی ہے' ایسے لوگ غلطی پر ہیں اس لئے کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہوتے وقت ہی کنکریاں اٹھانے کا حکم دیا تھا۔ کنکریاں صرف مزدلفہ سے ہی اٹھانا ضروری نہیں بلکہ منیٰ سے اٹھانا بھی درست ہیں اور سنت یہ ہے کہ پہلے روز جمرہ عقبہ کو مارنے کے لئے سات کنکریاں مزدلفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اٹھائی جائیں جبکہ باقی ایام کے لئے ہر روز اکیس کنکریاں تینوں جمرات کو مارنے کے لئے نبی ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے منیٰ سے جمع کرنا چاہئے۔ کنکریوں کے دھونے کا کوئی حکم نبی ﷺ سے منقول نہیں اور نہ ہی آپ کے صحابہ سے ایسا کرنا ثابت ہے اس لئے کنکریاں دھوئے بغیر ہی مارنا چاہییں۔ پہلے سے استعمال شدہ کنکری کو استعمال نہ کیا جائے۔ نو اور دس ذوالحج کی یہ درمیانی شب مزدلفہ میں گذاری جائے گی لیکن کمزور عورتوں اور بچوں کے لئے رات کے آخری حصہ میں منیٰ کی طرف نکل جانے کی اجازت ہے جیسا کہ حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سے واضح ہے۔ البتہ دوسرے لوگوں کے لئے واضح طور پر تاکید ہے کہ وہ نماز فجر کی ادائیگی تک مزدلفہ میں ٹھہرے رہیں پھر مشعر الحرام کے قریب کھڑے ہو کر قبلہ رو ہو کر کثرت سے ذکر الٰہی کریں، تکبیریں کہیں اور دعائیں مانگیں۔ یہاں دعا میں دونوں ہاتھوں کو بلند کرنا مستحب ہے۔ مزدلفہ میں جہاں بھی ٹھہر جائیں درست ہے اور مشعر الحرام کے نزدیک ہونا یا اس پر چڑھنا واجب نہیں ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں مشعر حرام پر ٹھہرا ہوں لیکن یہ پوری وادی مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ جب خوب روشنی ہو جائے تو حاجی سورج طلوع ہونے سے قبل منیٰ کی جانب روانہ ہوں گے اور چلتے ہوئے کثرت سے تلبیہ پکاریں گے۔ جب وادی محسر پہنچ جائیں تو یہاں ذرا تیز چلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحب ہے۔ جب منیٰ پہنچ جائیں تو جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ بند کر دیں پھر جمرہ عقبہ کو سات متواتر کنکریاں ماریں۔ یہ کنکری مارتے وقت ہاتھ بلند کرنا اور تکبیر کہنا مستحب ہے۔ کنکری مارتے وقت بطن وادی میں کھڑے ہوں' اس طرح کہ کعبہ آپ کے بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب پڑے یہ سنت نبوی ہے لیکن اگر دوسری اطراف سے بھی کنکریاں ماری جائیں تو درست ہے۔ خیال رہے کہ کنکری جمرہ کو لگے یا حوض کے اندر گرنی چاہئے۔ لیکن اگر حوض میں گر کر باہر نکل گئی تو کوئی حرج نہیں۔ کنکری چنے کے دانے سے ذرا بڑی ہونی چاہئے اور زیادہ بڑی نہ ہو۔ پھر حاجی کنکریاں مارنے کے بعد اپنی قربانی کو ذبح کرے اور ذبح کرتے وقت کہے: "بسم الله والله أكبر. اللهم هذا منك ولك" اور جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرلے۔ اونٹ کو نحر کرنے میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اسے کھڑا کر کے اس کا بایاں گھٹنا باندھ دیا جائے اور نحر کیا جائے جبکہ گائے یا بکری کو بائیں پہلو پر لٹا کر ذبح کیا جائے۔ اگر غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے ذبح کیا تو سنت سے محرومی رہے گی مگر قربانی ادا ہو جائے گی' اس لئے کہ جانور کو قبلہ رخ کرنا واجب نہیں' اور قربانی کا گوشت خود کھانا' تحفہ دینا اور صدقہ کرنا مستحب ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾ (الحج: ۲۸)

"اس میں سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلاؤ۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کا جانور ذبح کرنے کا آخری وقت علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق تیرہ ذوالحج کو غروب آفتاب تک ہے اس طرح ذبح کرنے کے ایام دس ذوالحج کے بعد تین دن مزید ہیں۔ قربانی کے بعد اپنے سر کو منڈائے یا بال کتوائے مگر منڈانا افضل ہے' اس لئے کہ نبی ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لئے تین دفعہ رحمت و مغفرت کی دعا فرمائی ہے جبکہ بال کٹوانے والوں کے لئے ایک دفعہ یہ دعا فرمائی ہے۔ بال کٹواتے وقت اور سر منڈواتے وقت سارے سر کو شامل کریں سر کے کچھ حصہ میں ایسا کرنے سے مقصود حاصل نہ ہو گا۔ عورتیں اپنے بالوں کی ہر چوٹی سے انگلی کے ایک پور کے برابر یا اس سے ذرا کم بال کاٹیں گی۔ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار لینے اور سر منڈا لینے کے بعد محرم کے لئے سوائے عورتوں کے ہر وہ چیز جائز ہو جاتی ہے جو احرام کے باعث ناجائز تھی اور اسے تحلل اول کہا جاتا ہے۔ مسنون یہ ہے کہ اس کے بعد خوشبو لگائی جائے اور حاجی مکہ کا رخ کرے تاکہ طواف افاضہ کر سکے جیسا کہ حضرت عائشہ کی حدیث میں آیا ہے کہ: "میں نبی ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور حلال ہونے کے بعد طواف کرنے سے قبل خوشبو لگایا کرتی تھی" (بخاری و مسلم) اس طواف کو طواف افاضہ یا طواف زیارت کہا جاتا ہے اور یہ حج کا رکن ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ اور اسی کی طرف اس ارشاد ربانی میں اشارہ ہے:

﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الحج:۲۹)

"پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔"

طواف کرنے کے بعد اور مقام ابراہیم کی سیدھ میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد اگر حج تمتع کر رہا ہو تو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔ یہ سعی اس کے حج کے لئے ہو گی جبکہ پہلی سعی عمرہ کے لئے تھی۔ علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق متمتع کو ایک سعی کافی نہیں ہو گی جبکہ حج قران کرنے والے کے لئے ایک ہی سعی کافی ہے جیسا کہ حضرت جابر کی حدیث اور دیگر احادیث صحیحہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اس طرح حج مفرد کرنے والا جو قربانی والے دن تک اپنے احرام میں باقی رہا اس کے لئے بھی ایک سعی کافی ہے چنانچہ جب قارن اور مفرد نے مکہ داخل ہونے کے بعد طواف قدوم کے بعد سعی کر لی ہو تو وہ ان کے لئے کافی ہے۔ اب وہ طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کریں گے۔

ایام تشریق کے اعمال:

طواف زیارت کے بعد حاجی منیٰ کو لوٹ آئے گا اور اگر جلدی نہ کرے تو وہاں تین راتیں قیام کرے گا لیکن اگر جلدی میں ہو تو گیارہویں اور بارہویں تاریخ کی دو راتوں کا قیام کافی ہو گا۔ اب منیٰ میں چار رکعتوں والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازوں کو قصر کر کے پڑھے گا اور ہر نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرے گا اور ایام تشریق میں ہر روز زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارے گا۔ چھوٹے جمرہ سے شروع کرتے ہوئے ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے اور یہ کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہے۔ پھر جمرہ سے ذرا آگے گذر کر قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا مانگنا مستحب ہے۔ پھر درمیانی جمرہ پر جائے اور وہاں بھی اسی طرح کرے لیکن اگر یہ دعا نہ مانگے تو سنت سے محروم تو رہے گا مگر حج درست رہے گا پھر بڑے جمرہ کو کنکریاں مارے اور یہاں دعا نہ کرے کنکریاں مارتے ہوئے اوپر ذکر کی گئی ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ کمزور مردوں اور عورتوں کے لئے رات کو کنکریاں مارنا یا کسی کو اپنا نائب بنانا درست ہے۔ بارہویں تاریخ کو بھی اسی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارے اور اگر جلدی میں ہو تو غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکل جائے' لیکن اگر بارہویں تاریخ کو غروب آفتاب تک نہ نکل سکا تو پھر تیرہویں کی رات کو وہاں رہنا ہو گا اور اگلے دن کنکریاں مار کر نکلنا ہو گا۔

طواف وداع:

جب حاجی اپنے گھر واپس جانا چاہئے تو اس پر لازم ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا سات چکر طواف کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اس کے بعد مکہ میں نہ ٹھہرے' البتہ حیض و نفاس والی عورت طواف وداع نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھواں درس: ضروری اذکار

صبح وشام کے اذکار:

☆ آیت الکرسی، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا تین دفعہ صبح و شام کو پڑھ لینا ہر ایک حاجت کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ (الترمذی)

☆ کوئی بندہ مؤمن اگر ان کلمات کو تین مرتبہ صبح اور تین مرتبہ شام کو پڑھے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ" (الترمذی)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سید الاستغفار پڑھ کر فوت ہو جائے وہ سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔ سید الاستغفار یہ ہے: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ — (البخاری)

☆ جس کسی نے دن میں سو مرتبہ "سبحان اللہ و بحمدہ" پڑھا اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جس شخص نے دن کے آغاز میں دس مرتبہ درج ذیل کلمات کہے وہ ایسا ہے جیسے اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلاموں کو آزادی دلائی۔ لا إله إلا الله وحده لا شريك له۔ له الملك وله الحمد و هو على كل شيء قدير ـ

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ جو شخص مذکورہ کلمات کو ایک سو بار پڑھ لے اس کے لئے دس گردنوں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور یہ کلمات اس کے لئے شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص صرف اسی صورت میں اس سے زیادہ ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ اس سے بہتر عمل کمائے۔ (مسلم)

☆ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح کے وقت اور دس مرتبہ شام کے وقت درود بھیجا اس کو قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (طبرانی کی اس روایت کو شیخ البانی نے حسن کہا ہے)۔

سوتے وقت کے اذکار:

☆ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کیلئے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ کر سو جاؤ اس طرح تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتے وقت پڑھو: " اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا " (بخاری ومسلم)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: (سونے سے پہلے) ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ (بخاری ومسلم)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تین بار پڑھو: اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (الترمذی)

☆ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر جاتے تو سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کرکے ان میں پھونک مارتے پھر جہاں تک ممکن ہوتا ان کو جسم پر پھیر لیتے (بخاری ومسلم)

☆ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو نماز والا وضو کرو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ کر یہ پڑھو پھر اگر تمہیں موت آگئی تو فطرت پر آئے گی اور اس دعا کے بعد پھر کوئی کلام نہ کرو: "اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ "(بخاری ومسلم)

کھانے کے وقت کی دعائیں:

جب کوئی مسلمان کھانا شروع کرے تو کہے: بسم اللہ اور اگر شروع میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول جائے لیکن کھانے کے دوران یاد آجائے تو کہے: بسم اللہ أولہ و آخرہ– کھانے کے بعد جو شخص یہ دعا پڑھے اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ"(ابو داود) اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقٰى وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا"

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا:

جب مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي" اور مسلم میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں: "اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اور نکلتے وقت یوں کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوْبِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"(مسلم)

☆ جب غصہ آئے تو پڑھے: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" (مسلم)

☆ جسے کوئی مصیبت پہنچے وہ اگر درج ذیل دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نقصان کی تلافی فرما دیتے ہیں: "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا"

☆ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے چاہیئے کہ اچھے طریقے سے وضو کرے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرے تو اس کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ (صحیح الجامع الصغیر)

دعائے استخارہ:

☆حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنا یوں سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ دو رکعت نماز نفل ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے:

"اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ (یہاں اپنی حاجت او کام کا نام لے) خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ فَقَدِّرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ" (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆حمام میں داخل ہوتے وقت یوں کہے: "بسم الله، اللهم إني أعوذبك من الخبث والخبائث "(بخاری و مسلم)اور نکلتے وقت کہے: "غفرانك" (الترمذی)

☆جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لے لے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: تمہارے لئے رات کے کھانے اور رات گذارنے کی جگہ کا کوئی بندوبست نہیں لیکن جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا' تو شیطان کہتا ہے: تمہارے لئے رات کے کھانے اور رات گذارنے کا بندوبست ہو گیا' (مسلم)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کے لئے اللہ کی طرف سے ضمانت ہے اور ان میں ایک وہ شخص ہے جو گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہتا ہے۔ اور نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: "بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله" ایسے شخص سے کہا جاتا ہے کہ تیرا کام بن گیا اور تو شر سے بچا لیا گیا اور شیطان ایسے شخص سے دور ہٹ جاتا ہے۔ (الترمذی)

☆سواری پر بیٹھتے وقت بسم اللہ کہے اور جب بیٹھ چکے تو کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆جب سفر پر نکلے تو سواری والی مذکورہ دعا پڑھ کر اس کے ساتھ یہ بھی پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالأَهْلِ "(مسلم)

اور جب سفر سے لوٹ رہا ہو تو یوں کہے: آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون "(مسلم)

تنبیہ: بغیر وضو کی حالت میں قرآن مجید کو بغیر کسی کپڑے وغیرہ کے ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔ اس فرمان الٰہی کے مطابق کہ: ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ (الواقعہ: ۷۹) "اس قرآن مجید کو صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں" جنبی شخص اور حیض و نفاس والی عورت کے لئے قرآن کی تلاوت زبانی کرنا بھی جائز نہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کا مسجد میں ٹھہرنا بھی جائز نہیں۔ البتہ حیض والی عورت کو بعض علماء نے قرآن پڑھنے کی رخصت اسی صورت میں دی ہے جبکہ اسے قرآن مجید کے بھولنے کا اندیشہ ہو۔ (الملخص الفقہی للشیخ صالح الفوزان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں شیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ رحمہ اللہ کی نصیحت:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہ عظیم الشان کام ہے جس پر دین کا دارومدار ہے اور اسی کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ اگر اس کام میں سستی ہو جائے تو گمراہی پھوٹ پڑے' جہالت پھیل جائے' بستیاں اجڑ جائیں اور لوگ ہلاک ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (الروم: ۴۱)

"لوگوں کے برے اعمال کے باعث بحر و بر میں فساد برپا ہو گیا ہے تاکہ وہ ان کو ان کے بعض اعمال کا مزا چکھائے شائد کہ وہ باز آئیں۔"

اور ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

"تم میں سے کچھ لوگ ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور وہی لوگ فلاح پائیں گے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۞ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (المائدہ: ۷۸'۷۹)

"بنو اسرائیل کے کافروں پر داود اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی لعنت کی گئی کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور زیادتیاں کرتے تھے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔ جو کچھ وہ کر رہے تھے بہت برا تھا۔"

اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سختی کی انتہا ہے کہ وہ محض اس سبب سے لعنت کے مستحق ہوئے کہ انہوں نے اللہ کے حکم کو ہلکا جانا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام میں غفلت اختیار کی۔ امام ابوداود اور ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ ضرور بھلائی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تم پر عذاب نازل کر دے' پھر تم اس کو پکارو مگر وہ تمہاری پکار نہ سنے" اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جبریل امین کو حکم دیا کہ وہ فلاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستی کو اس کے باشندوں پر الٹ دیں' انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! اس بستی میں تیرا ایک ایسا بندہ بھی ہے جس نے کبھی پلک جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پر بھی دوسروں کے ساتھ ہی اس بستی کو الٹا دو اس لیے کہ میری نافرمانی دیکھ کر اس کا چہرہ کبھی (غیرت سے) متغیر نہیں ہوا۔" (مشکوٰۃ)

اور حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے' اگر اتنی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روک دے اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو برائی کو دل سے براجانے' اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے" (مسلم)۔ پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ نیند سے جاگ پڑو' خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اپنے رب کے حکم کو بجا لاتے ہوئے نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو۔ آپس میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرو۔ ہر انسان اپنے حالات' طاقت اور استطاعت کے مطابق اس کار خیر کا ذمہ دار ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ہر مسلمان اسلام کی سرحدوں کا محافظ ہے۔ پس اس معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو کہ اسلام کو اپنے ہی نقب نہ لگا دیں۔ نیکی کا حکم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ برائی کے ازالہ کے لئے کامیاب ترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسائل کا استعمال کرے' جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل:۱۲۵)

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور لوگوں کے ساتھ بہترین طریقے سے مباحثہ کیجئے۔"

اسی طرح داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صبر سے کام لے اور اگر اللہ کی راہ میں ستایا جائے یا اسے ناگوار باتیں سننا پڑیں تو گھبرائے نہیں اور اللہ سے اجر و ثواب کی نیت رکھے۔ اللہ تعالیٰ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿يَابُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ (لقمان:۱۷)

"اے میرے پیارے بیٹے نماز قائم کر' نیکی کا حکم کر' برائی سے منع کر اور جو مصیبت تجھے پہنچے اس پر صبر کر' یہ بڑے حوصلے کے کاموں میں سے ہے۔"

پس ہم دلوں پر مداہنت کے غلبہ سے اور غیرت دینی کے رخصت ہو جانے سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی نشانی اور فوز و فلاح کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (التوبۃ:۷۱)

"مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں' برائی سے منع کرتے ہیں' نماز قائم کرتے ہیں' زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ جلد رحم فرمائے گا' یقیناً اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔"

جادو اور کہانت کے بارے میں شیخ عبدالعزیز ابن باز کا فتوی:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہوں اس نبی پر جس کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں۔ موجودہ دور میں ایسے شعبدہ بازوں کی کثرت کے پیش نظر جو طبیب ہونے کے دعویدار ہیں اور وہ لوگوں کا علاج جادو اور کہانت کے ذریعے کرتے ہیں' اور چونکہ بعض ممالک میں ان کا پھیلاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی زیادہ ہو چکا ہے اور یہ سادہ لوح اور جاہل لوگوں کی مجبوریوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب سمجھا کہ میں وضاحت سے بیان کر دوں کہ اس گروہ کی کاروائیوں سے اسلام اور مسلمانوں کو کیا عظیم خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ اس میں غیر اللہ کے ساتھ تعلق اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ میں اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے کہتا ہوں: اسلام میں امراض کا علاج کروانا بالاتفاق جائز ہے اور ایک مسلمان آدمی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی باطنی امراض یا اعصابی امراض یا سرجری کے ماہر ڈاکٹر کے پاس جائے جو اس کے مرض کی تشخیص کرے اور اس کا علاج شریعت میں مباح ایسی مناسب دواؤں کے ذریعے سے کرے جو اس کو علم طب کے ذریعے معلوم ہوں۔ اس لئے کہ علاج کروانا عام اسباب کو اختیار کرنا ہے اور یہ اللہ پر توکل کرنے کے منافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماریاں نازل کیں ہیں وہیں ان کے علاج بھی نازل کئے ہیں جسے جاننے والوں نے جانا اور جاہل رہنے والے جاہل رہے' لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے کسی حرام شے میں شفا نہیں رکھی۔ پس کسی مریض کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسے کاہنوں کے پاس جائے جو بعض غیبی امور کو جاننے اور ان کے ذریعے مرض معلوم کرنے کا دعویٰ رکھتے ہوں۔ اسی طرح کسی شخص کے لئے یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں کہ وہ ان کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرے اس لئے کہ وہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں یا جنوں کو اپنی مدد کے لئے حاضر کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حالت کفر اور گمراہی کی حالت ہے کیونکہ وہ غیبی امور کو جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس سے کچھ معلوم کرے اس کی نماز چالیس روز تک قبول نہیں ہوتی۔" حضرت ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے اس نے نبی ﷺ پر نازل کردہ دین سے کفر کیا۔ اس روایت کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ بھی اس کو اپنی سنن میں لائے ہیں۔ حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے فال نکالی یا اس کے لئے نکلوائی گئی' جس نے کہانت کی یا اس کے لئے کی گئی یا جس نے جادو کیا یا اس کے لئے کیا گیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کو سچ مانا تو اس نے نبی ﷺ پر نازل شدہ دین سے کفر کیا۔ اس روایت کو مسند بزار میں جید سند کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا احادیث کاہن اور جادوگر کے کفر پر دلیل ہیں اس لئے کہ وہ غیب دان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور یہ کفر ہے اور اس لئے بھی کہ وہ اپنے مقصد تک جنوں کی خدمت اور عبادت کے بغیر نہیں پہنچ پاتے اور یہ اللہ سبحانہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے ساتھ کفر اور شرک ہے۔ اور جو شخص ان کے غیب دانی کے دعویٰ کی تصدیق کرے اور اس کا اعتقاد رکھے وہ بھی انہی جیسا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو ان اعمال کے کرنے والوں سے ایسی باتیں معلوم کرنے جاتا ہے' اللہ کے رسول ﷺ اس سے بری ہیں۔

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ ان کاہنوں اور جادوگروں کو اپنے شرکیہ اعمال (جسے وہ علاج کا نام دیتے ہیں) کرنے کا موقع فراہم کرے۔ مثلاً جس طرح وہ بعض طلسمی الفاظ کہتے ہیں یا بعض دیگر خرافات کا ارتکاب کرتے ہیں' یہ سب کہانت اور لوگوں کو دھوکا دینے کی صورتیں ہیں۔ اور جو کوئی ان افعال پر رضامندی ظاہر کرے گا وہ باطل اور کفر میں ان لوگوں کی مدد کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح کسی بھی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جاکر ان سے مستقبل کے واقعات کے بارے میں سوال کرے' مثلاً یہ کہ میرے بیٹے یا کسی عزیز کی شادی کہاں ہوگی' یہ کہ دو خاندانوں کے درمیان محبت و وفاداری یا عداوت و جدائی وغیرہ میں سے کیا واقع ہوگا۔ اس لئے کہ یہ امور غیب سے تعلق رکھتے ہیں' جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

جان لیجئے کہ کسی آفت یا مصیبت سے بچنے کے لئے چھلا پہننا یا دھاگا باندھنا بھی شرک ہے' اس لئے کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ﴾(الزمر:٣٨)

"تمہارا کیا خیال ہے جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ مجھے اللہ کے پہنچائے ہوئے نقصان سے بچالیں گے"

اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلا پہنے ہوئے دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟اس نے کہا: ایک بیماری سے بچاؤ کے لئے پہنا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اتار دو یہ تمہاری کمزوری میں اضافہ کے سوا کچھ نہیں کرے گا اور اگر تم اس حال میں مر گئے تو کبھی نجات نہیں پاؤ گے۔ (احمد) اور مسند احمد میں حضرت عقبہ بن عامر سے مرفوع روایت ہے: جس کسی نے تعویذ لٹکایا اللہ اس کا کام پورا نہ کرے اور جس کسی نے گھونگا یا منکا لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کو چین نصیب نہ کرے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس کسی نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔ امام ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بخار سے بچاؤ کے لئے دھاگا باندھے ہوئے ہے' آپ نے وہ دھاگا کاٹ دیا اور یہ آیت پڑھی:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾(یوسف:١٠٦)

"بہت سے لوگ اللہ کے ساتھ ایمان لانے کے بعد بھی شرک کرتے ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے ایسے لوگوں کے پاس آنے' ان سے سوال کرنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی باتوں کی تصدیق کرنے سے بہت ڈرایا ہے جیسا کہ اس مضمون کے آغاز میں بیان ہو چکا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو ہر ناگوار چیز سے اپنی عافیت میں رکھے اور ان کے دین کی حفاظت فرمائے اور ان کو اپنے دین کی سمجھ نصیب فرمائے اور شریعت کی ہر قسم کی مخالفت سے ان کو بچا کر رکھے۔ درود و سلام ہوں حضرت محمد ﷺ پر جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جائز قسم کے دم جھاڑ وغیرہ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے بندوں کو جادو کے اثرات واقع ہونے سے قبل احتیاطی تدابیر بتائیں وہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ وہ جادو میں مبتلا ہونے کے بعد اس کا علاج کس طرح کریں اور یہ سارا اہتمام اللہ رب العزت نے اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے' احسان کرتے ہوئے اور ان پر اپنی نعمت پوری کرتے ہوئے فرمایا۔ درج ذیل سطور میں شرعی طور پر جائز ان اشیاء کا بیان ہے جن کے ذریعہ جادو کے واقع ہونے سے قبل اس خطرہ سے بچاؤ ہو سکتا ہے اور وہ اشیاء جن کے ذریعہ جادو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے واقع ہونے کے بعد بھی اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک پہلی قسم کی اشیاء کا تعلق ہے یعنی وہ اشیاء جن کے ذریعہ جادو میں مبتلا ہونے سے قبل بچاؤ کیا جا سکتا ہے' ان میں سے اہم ترین اور زیادہ نفع بخش یہ ہے کہ شرعی اذکار' دعاؤں اور روایات میں مذکور تعوذات کے ذریعے اپنی حفاظت کی جائے۔ ان اشیاء میں ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد مسنون اذکار کے بعد آیت الکرسی پڑھنا ہے اور اس طرح رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنا اور صبح و شام کے اذکار باقاعدگی سے پڑھنا بھی اس میں شامل ہیں۔

۱- جادو کے واقع ہونے کے بعد جو علاج اللہ کے حکم سے آدمی کے لئے مفید ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرنے کی طاقت جادو کی وجہ سے کھو چکا ہو' تو بیری کے سات سبز پتے لے کر ان کو کسی پتھر وغیرہ سے باریک کر لے پھر انہیں ایک برتن میں ڈال کر اوپر سے اس قدر پانی ڈالے جو اس کے غسل کے لئے کافی ہو۔ اب اس پانی پر آیت الکرسی' سورۃ الکافرون' سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے اور جادوگروں کے بارے میں سورۃ الاعراف میں جو آیات ہیں وہ پڑھے' یہ آیات اس طرح ہیں:

﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَأْفِكُونَ☆فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ☆فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ﴾(الأعراف:۱۱۷-۱۱۹)

علاوہ ازیں سورۃ یونس کی یہ آیات تلاوت کرے۔

﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ☆ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ☆فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ☆وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ﴾ (یونس:۷۹-۸۲)

پھر سورۃ طہ کی یہ آیات پڑھے:

﴿قَالُوا يَامُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى☆قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى☆ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى☆قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى☆وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى﴾ (طہ:۶۵-۶۹)

مذکورہ آیات پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پھر کچھ پانی پی لے اور باقی سے غسل کرلے تو انشاء اللہ تعالیٰ تکلیف ختم ہو جائے گی اور اگر ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس ہو تو اس عمل کو دو یا تین بار دہرانے میں کوئی حرج نہیں' حتی کہ تکلیف ختم ہو جائے۔ اسی طرح جادو کے علاج کے سلسلہ میں ایک اور عمل بھی ہے اور یہ سب سے مفید طریق کار ہے کہ جس جگہ جادو کر کے رکھا گیا ہے کوشش کر کے وہ جگہ معلوم کی جائے اور جس زمین یا پہاڑ وغیرہ میں وہ چیز رکھی گئی ہو اس کو وہاں سے نکال کر تلف کر دیا جائے تو جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ یہ چند چیزیں جو بیان کی گئی ہیں جادو سے بچاؤ کے لئے اور جادو واقع ہونے کے بعد علاج کے لئے مفید ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں توفیق عطا کرنے والا ہے۔

نظر لگ جانے کا علاج:

مریض پر یہ اشیاء پڑھی جائیں:

☆ سورۃ فاتحہ' آیت الکرسی' سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق' سورۃ الناس اور أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم)

☆((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) (بخاری)

☆((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بِرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ، وَذَرَأَ، وَمِنْ شَرِّمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ)) (احمد)

☆((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ)) (مسلم)

☆((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) (بخاری)

مذکورہ بالا آیات اور دعاؤں کو بار بار پڑھ کر دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆اگر نظر لگانے والے کا پتہ چل جائے تو ایسی صورت میں ایک برتن میں پانی لایا جائے اور وہ شخص اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے پھر کلی کرے اور اس کا پانی برتن میں گرا دے پھر اپنا چہرہ دھو کر اس کا پانی برتن میں گرائے پھر اپنا بایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور اس میں پانی لے کر اپنے دائیں گھٹنے پر پانی اس طرح ڈالے کہ وہ برتن میں گرے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور اپنے بائیں گھٹنے پر پہلے کی طرح پانی ڈالے۔ پھر اپنا کمر سے نچلا حصہ دھو کر اس کا پانی بھی برتن میں ڈال دے۔ برتن کو زمین پر نہ رکھا جائے بلکہ مریض کی پچھلی جانب سے اس کے سر پر ایک ہی بار انڈیل دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو انشاءاللہ نظر سے شفا ہو جائے گی۔

☆ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو جادو کے ذریعہ اور کسی جن وغیرہ کے تقرب کے لئے جانور ذبح کر کے ایسے مریض کا علاج کرتے ہیں تو یہ جائز نہیں' کیونکہ یہ شیطانی اعمال ہیں بلکہ یہ شرک اکبر ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں سے خبردار رہنا ضروری ہے۔ اسی طرح کاہنوں اور نجومیوں اور مداریوں وغیرہ سے کچھ پوچھنا بھی جائز نہیں اور نہ ہی ان کے بتائے ہوئے علاجوں پر عمل کرنا جائز ہے اس لئے کہ وہ بے ایمان' جھوٹے اور بدکار لوگ ہوتے ہیں۔ وہ علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔

زنا اور لواطت کی گندگی:

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلاً﴾ (الإسراء: ٣٢)

"اور زنا کے قریب تک نہ پھٹکو یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔"

نیز فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا☆يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا☆إِلَّا مَنْ تَابَ﴾(الفرقان:٦٨-٧٠)

"وہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے' اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں جو کوئی یہ کام کرے گا قیامت کے روز اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا اور اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا اس میں وہ ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا مگر جو کوئی توبہ کر لے......"

پس زنا کو شرک اور قتل نفس کے ساتھ ذکر کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾(النور:۲)

"زانی مرد و عورت کو سو سو کوڑے کی حد لگاؤ اور یہ سزا دینے میں تمہیں اللہ کے دین کے بارے میں ترس کھانے کا جذبہ دامن گیر نہ ہونے پائے اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کہتے ہیں یہ سزا اس صورت میں دی جائے گی اگر وہ دونوں غیر شادی شدہ ہوں گے لیکن اگر وہ شادی شدہ ہیں تو ان کو سنگسار کیا جائے گا حتی کہ ان کی موت واقع ہو جائے۔ اور حدیث میں ہے کہ زانی جب زنا کر رہا ہوتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا۔ (بخاری) اور دوسری حدیث میں ہے:

"جس کسی مسلمان نے زنا کیا یا شراب پی لی تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو اس طرح کھینچ لیتے ہیں جس طرح انسان اپنے سر سے قمیص کو کھینچ لیتا ہے۔" (فتح الباری) اور بدترین زنا وہ ہے جو اپنی محرم عورتوں سے کیا جائے' اس کے بعد وہ جو اپنے ہمسائے کی عورتوں سے کیا جائے۔ پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈر جاؤ اور بے حیائی کے تمام کاموں سے بچو جن میں سے بدترین اور غلیظ ترین کام مردوں سے یا لڑکوں سے بدفعلی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ﴾ (الأعراف: ۸۰)

"کیا تم ایک ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے کائنات میں کسی نے نہیں کی۔"

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: "فاعل اور مفعول دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ پس لواطت بدترین جرم ہے اور فطرت انسانی سے انحراف کی مکروہ ترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت ہے اور اس کا سبب: حیاء کی کمی' بداخلاق' زبان کی فحش گوئی' دل کی سختی' جوانمردی کا خاتمہ اور مردانگی' ذہانت اور عزت و آبرو کا جاتے رہنا ہے۔ چنانچہ اس فعل کو جانور تک ناپسند کرتے ہیں اور اس میں انسانی صحت کے لئے بعض ایسے نقصانات ہیں جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور یہ موت اور تباہی کا راستہ ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ اللہ کی لعنت اور اس کی رحمت سے دھتکارے جانے کا سبب ہے۔ پس اے میرے مسلمان بھائی اللہ سے ڈر جاؤ اور اس غلیظ اور فحش کام کے ذریعے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور اپنے نفس پر حسرت و ندامت کا اس روز کے لئے بوجھ نہ ڈالو جس دن ندامت کسی کام نہ آئے گی اللہ تعالیٰ ہم سب کو عافیت عطا فرمائے۔

بدعات اور جشن عید میلاد وغیرہ کے خطرات [1]

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور درود و سلام ہو حضرت محمد پر' آپ کے ساتھیوں اور آپ کے متبعین پر۔ امابعد: بار بار یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ میلادالنبی ﷺ' شب معراج اور شب برات کے موقع پر محفلیں منعقد کرنا شریعت میں کیسا ہے؟ جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی ولادت کی مناسبت سے یا دیگر مواقع پر محافل منعقد کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ دین میں نئی

---

(۱) یہ مضمون دارالافتاء کے ایک رسالہ میں شائع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجاد شدہ بدعات ہیں اور نبی کریم ﷺ، آپ کے خلفائے راشدین یا آپ کے صحابہ میں سے کسی نے یہ کام نہیں کیے۔ نہ ہی ان کے تبعین نے اس فضیلت والے دور میں یہ کام کیے حالانکہ وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر سنت نبوی کو جاننے والے، نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والے اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے پیروکار تھے۔ نبی ﷺ سے یہ ارشاد گرامی ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات شامل کی جو اس کا حصہ نہیں ہے وہ بات مردود ہے۔" (بخاری) اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا: "میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور مضبوطی سے اس کے ساتھ چمٹے رہو اور دین میں نئے کاموں سے بچ کر رہو کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔" (ترمذی) ان دونوں حدیثوں میں بدعت ایجاد کرنے اور اس پر عمل کرنے کے بارے میں بڑی شدید تنبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمادیا ہے۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷)

"میرا رسول جو کچھ تمہیں حکم کرے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے روکے اس سے رک جاؤ۔"

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾(النور: ٦٣)

"رسول کریم کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیئے کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔"

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾(الأحزاب: ٢١)

"تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔"

نیز فرمایا:

﴿وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾(التوبۃ: ١٠٠)

"وہ مہاجرین وانصار جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی اور وہ لوگ جو احسان کے ساتھ ان کے راستہ پر چلے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لئے باغات تیار کر دیئے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدہ: ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے دین کے طور پر پسند کر لیا ہے۔"

اس مفہوم کی آیات بڑی کثرت سے وارد ہوئی ہیں اور میلاد النبی جیسے موقعوں پر نئے نئے کام کرنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اس امت کے لئے مکمل کئے بغیر ہی چھوڑ دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو وہ کچھ نہیں پہنچایا جس پر وہ عمل کر سکے یہاں تک کہ بعد میں آنے والے لوگوں کو اللہ کے دین میں نئی نئی چیزیں نکالنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جن کے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔ ان لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ایسے اعمال ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں۔ ان بدعات میں بلا شک و شبہ عظیم خطرات ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اعتراض ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور ان پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کو من و عن اور واضح طور پر پہنچا دیا ہے اور جنت تک پہنچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا کوئی طریقہ ایسا نہیں جو آپ نے امت پر واضح نہ کر دیا ہو۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس پر فرض تھا کہ وہ اپنی امت کے لئے جس چیز کو خیر جانتا ہے وہ ان تک پہنچا دے' اور جس چیز کو ان کے لئے شر جانتا ہے اس سے اپنی امت کو ڈرا دے۔ (مسلم) اور یہ بات معلوم ہے کہ ہمارے نبی ﷺ افضل الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں اور سب سے بڑھ کر امت کی خیر خواہی کرنے والے اور ان تک اللہ کا دین پہنچانے والے ہیں۔ اگر یوم میلاد کی تقریبات دین کا حصہ ہوتیں' اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہوتیں تو نبی ﷺ یقیناً یہ بات اپنی امت تک پہنچا دیتے' یا اپنی زندگی میں آپ ایسا کرتے یا آپ کے صحابہ کرام ایسا کرتے لیکن جب ان میں سے کوئی کام بھی نہیں ہوا تو معلوم ہو گیا کہ ان چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ان بدعات میں سے ہیں جن کے بارے میں رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کو خبردار کیا ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر پہلی دو حدیثوں میں گذر چکا ہے اور اسی مفہوم کی بعض دوسری حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں مثلاً آپ ﷺ خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

اما بعد: پس بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین رہنمائی محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی رہنمائی ہے اور بدترین کام دین میں نئے کام ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

تعزیت کے لئے بیٹھنے کا بیان:

نبی ﷺ کا یہ طریقہ نہیں تھا کہ آپ تعزیت کے لئے بیٹھتے ہوں یا قبر کے نزدیک قرآن مجید پڑھتے ہوں۔ جمہور علماء نے تعزیت کے لئے بیٹھنے کو مکروہ جانا ہے اور اس کے نتیجے میں جو بدعات و منکرات وجود میں آتی ہیں اور جس طرح ماتم اور مجالس پر مال خرچ کیا جاتا ہے اور میت پر بین کئے جاتے ہیں اور تعزیت کے اعلانات اخبارات و جرائد میں شائع کروائے جاتے ہیں۔ بعض حالات میں یہ مال یتیموں کے ترکہ میں سے خرچ کیا جاتا ہے اور کئی کئی روز تک اپنے کام کاج معطل رکھے جاتے ہیں جبکہ بعض لوگ وقفے وقفے سے ایسے اجتماعات قائم کرتے ہیں اس طرح دوبارہ حزن و ملال اور میت پر نوحہ گری کے مناظر دیکھنے میں آتے ہیں یہ تمام افعال ناپسندیدہ ہیں۔

تعزیت سے مقصود صرف اور صرف غمزدہ شخص کو تسلی دینا اور اس کو صبر کی' اللہ سے اجر کی امید کی اور تقدیر الٰہی پر راضی رہنے کی ترغیب دینا ہے۔ جیسا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وارد ہے کہ نبی ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت نزع میں ہے آپ تشریف لائیے تو آپ نے پیغام بھجوایا کہ "اس کو خبر کر دو کہ اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ اس نے عطا کیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے واپس لے لیا اور ہر کام کا اس کے نزدیک ایک وقت متعین ہے۔ اس سے کہو کہ وہ صبر کرے اور اللہ سے اجر کی امید رکھے"۔

میرے بھائی! جان لیجئے۔ اللہ آپ پہ رحم فرمائے۔ کہ ہر ایک بدعت گمراہی ہے اور یہ گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے جیسا کہ اس کی وضاحت نبی ﷺ نے فرمادی ہے اللہ تعالیٰ سب کو اپنی محبت اور رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سود کی مصیبت:

جان لیجئے کہ قرآن وسنت میں شرک کے بعد کسی گناہ کے متعلق اس قدر سخت وعید اور تشدید نہیں آئی جس قدر سود کے بارے میں آئی ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سود کا ایک درہم کوئی شخص جان بوجھ کر کھالے تو وہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے۔" (مسند احمد) اور آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے پر کھلانے والے پر، اس کے لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر ہیں (الترمذی) اور کیا کوئی شخص اس بات پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر چل رہا ہو اور وہ لعنتی ہو۔ نہیں اللہ کی قسم اس صورت حال پر صرف وہی شخص راضی ہو سکتا ہے جس کا دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردہ ہو چکا ہو۔ آیئے اب میرے ساتھ مل کر یہ حدیث پڑھیے جس کو پڑھتے ہوئے ایمان داروں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "سود کے تہتر درجے ہیں اور سب سے ہلکے درجہ کا گناہ اس طرح ہے جس طرح کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔" (البیہقی) میرے بھائی اگر سود کے سب سے ہلکے درجے کا یہ حال ہے تو تصور کیجئے کہ اس کے بدترین درجے کا کیا حال ہوگا۔ ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں سود خور گناہ کی صرف اسی حد پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾ (البقرۃ: ۲۷۸، ۲۷۹)

"اے اہل ایمان اللہ سے ڈر جاؤ اور باقی رہ جانے والا سود چھوڑ دو اگر واقعی تم ایماندار ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ رہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ لیکن اگر تم توبہ کرلو تو اصل مال پر تمہارا حق ہے نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم بھائی! معاملہ بہت خطرناک ہے۔ آپ یہ مت کہیں کہ یہ میرا مستقبل اور میرا رزق ہے کیونکہ مستقبل اور رزق تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جس نے آپ کو عدم سے وجود بخشا اور آپ کو اس وقت روزی دی جب کہ آپ ماں کے پیٹ میں ایک نطفہ کی شکل میں تھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب اور عذاب کے اسباب و ذرائع سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

والدین سے حسن سلوک:

اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (الإسراء: ۲۳، ۲۴)

"تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اگر تمہاری موجودگی میں ان دونوں میں ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑکو، بلکہ ان کے ساتھ احترام سے بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھک کر رہو' اور دعا کرتے رہو کہ اے پروردگار ان پر رحم فرما
جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا
تھا۔"

نبی ﷺ سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے تو آپ نے فرمایا: "نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ پوچھا گیا' اس کے بعد کون سا عمل؟ فرمایا ماں باپ سے حسن سلوک کرنا۔ پوچھا گیا' اس کے بعد کون سا عمل؟ فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔" (بخاری) اور نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں ان میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی دعا' مسافر کی دعا اور باپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے۔" (مسند احمد) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ضرور اے اللہ کے رسول! فرمایا وہ تین چیزیں ہیں۔ (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ (۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے مگر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے) اور فرمایا: خبردار جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی سے بچ کر رہنا۔ آپ مسلسل یہ کلمات کہتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش آپ بس کر دیں۔ (بخاری) اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ پہ رحم فرمائے یہ دلائل اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ والدین کا اپنی اولاد پر بڑا عظیم حق ہے۔ پس آپ ان کی نافرمانی سے مکمل طور پر بچ کر رہیئے اور ماں باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نافرمانی جلد یا بدیر انسان کو تباہ و برباد کر دیتی ہے اور اگر آپ دنیا اور آخرت کی خوش نصیبی چاہتے ہیں تو اپنے والدین سے حسن سلوک کیجئے کیونکہ دنیا میں آپ کے وجود میں آنے کا سبب وہی ہیں اور انہوں نے آپ کی خدمت میں جان جوکھوں سے کام لیا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ایک ذمہ دار آدمی کی شکل اختیار کر گئے اب وہ آپ سے اچھے بدلے کے منتظر ہیں' اور احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتا۔

صلہ رحمی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ کر دی جائے اور اس کی اچھی یادیں باقی رہیں اس کو اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا چاہیئے" (بخاری) اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "جو شخص صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرے وہ رحم کو ملانے والا نہیں ہے بلکہ دراصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تب وہ صلہ رحمی سے کام لے" (بخاری)۔ اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے جڑنے کی کوشش کرتا ہوں مگر وہ مجھ سے کٹتے ہیں' میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں مگر وہ جواب میں بدسلوکی کرتے ہیں' میں ان سے تحمل سے پیش آتا ہوں مگر وہ میرے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں تو نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے فرمایا: "اگر معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا تو تم گویا اس کے منہ میں راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تم اس حال پر رہو گے تب تک اللہ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔ (مسلم)

صلہ رحمی کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں سے اہم یہ ہیں: ان کی گاہے بگاہے زیارت کرنا' ان کے حالات کی خبر رکھنا ان کے بارے میں پوچھتے رہنا' ان کو تحائف وغیرہ پیش کرتے رہنا' ان کو ان کی حیثیت کے مطابق مقام دینا ان میں سے تنگدست لوگوں پر صدقہ کرنا' ان کے مالداروں سے الفت رکھنا' ان کے بڑوں کی تعظیم کرنا' ان کے چھوٹوں اور کمزوروں پر رحم کرنا' ان کے جہلاء سے درگذر کرنا' ان کی دی ہوئی تکالیف پر صبر کرنا' ان کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنا' ان کے دکھ درد میں شریک ہونا' اور ان کے درمیان اگر جھگڑا وغیرہ پیدا ہو جائے تو اس کی اصلاح کرنا' ان سے تعلقات اور تعاون کی بنیادوں کو مضبوط کرنا' ان کے بیمار کی بیمار پرسی کرنا اور ان کی دعوت کو قبول کرنا۔ صلہ رحمی کی سب سے بڑی شکل یہ ہے کہ آدمی ان کو راہ ہدایت کی طرف دعوت دینے کی کوشش کرے ان کو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے۔ اگر رشتہ دار کافر یا فاسق و فاجر ہوں تو صلہ رحمی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو وعظ و نصیحت کی جائے اور اس بارے میں بھرپور کوشش کی جائے۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کے رشتہ دار ان سے حسن سلوک کرتے ہیں تو وہ بھی کرتے ہیں' اگر وہ کٹ کے رہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ بھی کٹ جاتے ہیں مگر یہ حقیقی طور پر صلہ رحمی کرنے والے نہیں ہیں۔ وہ لوگ صرف بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں اور یہ چیز تو غیر رشتہ داروں کے معاملہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ حقیقی صلہ رحمی کرنے والا شخص وہ ہے جو اپنے رشتہ داروں سے محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر حسن سلوک کرے چاہے رشتہ دار حسن سلوک کریں یا نہ کریں۔

پڑوسی کے حقوق:

اللہ آپ پہ رحم فرمائے جان لیجئے کہ کسی شخص کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسی سے تعلقات استوار رکھنے میں خاص اہتمام سے کام لے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اس کو وارثوں میں شامل کر دیں گے۔" (بخاری) ایک دوسری حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں، اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں، اللہ کی قسم وہ ایماندار نہیں" صحابہ نے عرض کیا کون اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو (بخاری)۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے لئے اچھا ہو اور بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے اچھا ہو (ترمذی) مذکورہ بالا احادیث پڑوسیوں کے درمیان تعلقات کا معیار ہیں چنانچہ پڑوسی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ احسان کرنے کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے، غلطیوں سے درگذر کا اور ان کی پردہ پوشی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن افسوس! کہ موجودہ دور میں پڑوسیوں کی اکثریت معمولی وجوہات اور دنیا کے ادنٰی سے فوائد کی خاطر آپس میں جھگڑے کرتی ہے اور وہ لوگ کسی اصولی موقف پر نہیں ہوتے بلکہ وہ شخصی انتقام اور بچگانہ حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اللہ ہماری مدد فرمائے۔ چھوٹے بچے موجودہ دور میں پڑوسیوں کے درمیان اکثر اختلافات کا سبب ہوتے ہیں چنانچہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ کیا معاشرے سے حیا و مروت' اور صبر و تحمل اٹھ گیا ہے یہاں تک کہ بعض پڑوسیوں کے درمیان بچوں کی مار پیٹ کے باعث نوبت قتل و قتال تک جا پہنچتی ہے۔ پس جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے سعادت حاصل کرے اور اپنے پڑوسی کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے اسے چاہئے کہ پڑوسی کو تکلیف دینے سے رک جائے اور اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اس کی ذات سے پڑوسی کو کوئی ایذا نہ پہنچنی چاہئے اس لئے کہ دنیا کے معاملات میں جس شخص کے ہاں صبر و تحمل مفقود ہو جائے اس کو اس کی غلط حرکات کا ویسا ہی بدلہ دیا جاتا ہے۔ پس آپ اپنے پڑوسیوں سے احسان کریں گے تو ان کی جانب سے بھی آپ کو احسان ہی ملے گا۔ اگر آپ کے حصے میں کوئی برا پڑوسی آگیا ہے تو اس کی دی ہوئی تکلیف پر صبر کریں اور سمجھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾ (البقرۃ:١٥٥)

"اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دیجئے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی محبت اور اپنی رضا والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عورتوں کی بے پردگی:

یہ امر کسی بھی سمجھدار شخص سے مخفی نہیں ہے کہ بہت سے اسلامی ممالک میں عورتوں کی طرف سے زیب و زینت لگا کر نکلنے' بے پردہ گھومنے' کفار کی نقالی کرنے اور جاہلی عادات کی پیروی کرنے' غیر مردوں سے پردہ نہ کرنے اور اللہ کی حرام کردہ زینت کو ظاہر کرنے کی وبا پھیل چکی ہے۔ بعض عورتیں وہ ہیں جن کا پردہ بھی شر اور فتنہ کا سبب بن جاتا ہے مثلاً ایسا برقع اور نقاب جو پردہ کی بجائے محض زینت کے لئے پہنا جاتا ہے وہ چہرہ ننگا رکھنے سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح مارکیٹوں میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط' اور عورت کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ تنہا گاڑی میں بیٹھنا' اور غیر مرد کے ساتھ حرام خلوت میں رہنا۔ مذکورہ بالا تمام امور عظیم ترین گناہوں میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذابوں کے نزول کا' بے حیائی کے ظہور کا' جرائم کے ارتکاب کا' حیاء کی قلت کا اور فساد کے عام ہونے کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ (الأحزاب:۵۹)

"اے نبی اپنی بیویوں' بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔"

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: "جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کے مانند کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں' وہ لوگوں کو بہکانے والی اور خود بہکنے والی ہیں ان کے سر بختی اونٹ کی جھکی کوھان کی طرح ہوئے ہیں' وہ جنت میں داخل نہ ہو سکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے" (مسلم) آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ "میں اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے بڑا کوئی نقصان وہ فتنہ چھوڑ کر نہیں جا رہا"۔ (بخاری) پس اے مسلمانو اللہ سے ڈر جاؤ اور اپنے بیوقوفوں کا ہاتھ روکو اور اپنی خواتین کو ان تمام کاموں سے روک دو جو اللہ نے ان پر حرام کئے ہیں اور انہیں باوقار اور باحیا لباس پہننے کا پابند کرو۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو لوگ برائی کو دیکھیں گے اور اس کو مٹانے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش نہیں کریں گے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوسروں کے ساتھ اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔ عورت کو بھی یہ بات اچھی طرح جان لینی چاہئے کہ پردہ اس کی عزت و عصمت کی حفاظت کا ذریعہ اور شریر لوگوں سے اس کے بچاؤ کا ذریعہ ہے ہم رب جبار کے غضب اور اس کی ناراضگی سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے عافیت چاہتے ہیں۔

نشہ آور اشیاء:

جن حرام کاموں کے ارتکاب میں آج بہت سے لوگ مبتلا ہو چکے ہیں ان میں شراب' نشہ آور دواؤں' حشیش اور تمباکو وغیرہ کا استعمال اور بعض ایسے مشروبات کا استعمال ہے جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اور ان کے استعمال سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ☆إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنتَهُونَ﴾ (المائدہ: ۹۰'۹۱)

"اے اہل ایمان! یہ شراب اور جوا' یہ آستانے اور پانسے سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہو۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے سو اب بھی باز آجاؤ۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "شراب سے بچ کر رہو یہ تمام خباثتوں کی جڑ ہے" (مسلم) نیز یہ بھی فرمایا: اللہ کا پکا وعدہ ہے کہ جو دنیا میں نشہ آور شے استعمال کرے گا اس کو آخرت میں طینۃ الخبال پلایا جائے گا عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول طینۃ الخبال کیا چیز ہے فرمایا: "یہ اہل جہنم کے زخموں کی پیپ یا ان کا پسینہ ہے"۔ (مسلم) ایک دوسری حدیث میں ہے: "تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ عادی شراب خور' ماں باپ کا نافرمان اور (دیوث) بے غیرت شخص جو اپنے گھر والوں کو بے حیائی سے نہ روکے" جہاں تک ہیروئن اور نشہ آور ادویات کا تعلق ہے تو ان کے سبب سے ہونے والی مالی اور عقلی تباہی محتاج بیان نہیں۔ ان نشہ آور دواؤں کے استعمال سے جس طرح خاندان تباہ ہوتے ہیں اور نشہ کے عادی افراد کا جس افسوسناک انداز میں اختتام ہوتا ہے وہ واضح ہے۔ حتیٰ کہ کافر قومیں جنہیں حرام و حلال کی تمیز نہیں وہ بھی ان کے نقصانات کے باعث ان کے خلاف برسر جنگ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "جس شے کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرنے والی ہو اس کی قلیل مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔ ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(ابوداود) جہاں تک سگریٹ نوشی' حقہ' نسوار' بیڑی اور چرس وغیرہ کا تعلق ہے تو یہ جسمانی' مالی' معاشرتی اور دینی نقصانات کے باعث حرام ہیں اور اس لئے بھی کہ یہ فضول خرچی اور اسراف ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے منع فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ﴾ (الإسراء:٢٧)

"فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں"

چنانچہ اپنے مال کو آگ سے جلانا اور اس کو فضول چیزوں میں خرچ کرنا بدترین فضول خرچی ہے۔ اور یہ ان خبیث اشیاء میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے:

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ (الأعراف:١٥٧)

"وہ نبی ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے"۔

اور اس لئے بھی کہ نشہ انسان کی تمام قوتوں کو معطل کردیتا ہے اور جسم اور عقل کو سن کردیتا ہے۔ ماہرین صحت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نشہ بہت سی مہلک بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ جن میں سے خطرناک ترین کینسر' ٹی بی اور کھانسی وغیرہ ہیں جن کے باعث مریض کے قریب بیٹھنے والے زیادہ متاثر ہوتے ہیں مزید یہ کہ نشہ کرنے والے اکثر دل کے امراض اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک موت کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے عافیت اور حفاظت کی دعا کرتے ہیں۔

غیبت کے خطرات اور اثرات (از شیخ محمد بن صالح العثیمین)

اے مسلمان بھائیو! غیبت کا معاملہ بڑا عظیم ہے اور اس کا خطرہ بڑا ہولناک ہے آپ کی زبان سے نکلنے والا ایک لفظ جو آپ اپنے کسی مسلمان بھائی کا عیب بیان کرنے کے لئے ادا کرتے ہیں اگر اس کو سمندر میں ملا دیا جائے تو اس کا تمام پانی متاثر ہو جائے۔ پس اے مسلمانو اللہ سے ڈر جاؤ اور غیبت سے باز رہو۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ "نبی کریم ﷺ معراج کی شب ایک قوم پر گذرے جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے' چنانچہ آپ نے جبریل امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو غیبت کے ذریعے لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کے درپے رہتے تھے" (ابوداود)۔ نبی ﷺ سے ایک مرتبہ غیبت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: غیبت کا سب سے زیادہ گناہ اس وقت ہوتا ہے جب اپنے قریبی رشتہ داروں کی غیبت کی جائے اس لئے کہ ان کا آپ پر بڑا عظیم حق ہے اور ان کی غیبت کرنا گویا ان سے قطع رحمی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس سے محفوظ فرمائے۔ بعض لوگ اس آزمائش میں مبتلا ہیں کہ وہ حکمرانوں اور علماء کی غیبت بہت کرتے ہیں۔ بے شک علماء کی غیبت کرنا بدترین گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بدترین انجام کا سبب ہے۔ اس لئے کہ جب لوگ علماء کی غیبت کریں گے تو ان کی قدر و قیمت لوگوں کی نگاہ میں کم ہو جائے گی اس طرح وہ اللہ کی شریعت کے جو احکام سناتے ہیں ان کی وقعت بھی کم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس غیبت کی بنا پر شریعت پر عمل میں کمی واقع ہو جائے گی اس طریقے سے لوگوں کے دلوں سے اللہ کے دین کی ہیبت اور عزت کم ہو جائے گی۔ جو لوگ امراء اور حاکموں کی غیبت کرتے ہیں وہ معاشرے کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ جب وہ حکمرانوں کی غیبت کریں گے تو ان کی قدر و قیمت عوام کے دل میں کم پڑ جائے گی اور وہ ان کے خلاف سرکشی کا مظاہرہ کریں گے لہٰذا وہ سرکاری احکام کی پرواہ نہیں کریں گے اور لوگوں کے عمل میں اخلاص بھی باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی امن و استقرار باقی رہ سکے گا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں معاشرے میں انارکی اور بدنظمی پھیل جائے گی۔

لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا:

آج کے دور میں اکثر لوگ جس عظیم حرام کے مرتکب ہوتے ہیں وہ لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (النساء: ۲۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ"

اور نبی ﷺ نے ایک ایسے مسافر کا ذکر فرمایا جو ایک لمبے سفر کے بعد بیت اللہ شریف پہنچتا ہے بکھرے بالوں اور غبار آلود ہیئت کے ساتھ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا اور لباس حرام پیسے کا ہے اور اس کے جسم کو حرام غذا سے پروان چڑھایا گیا ہے۔ تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی (مسلم) آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اس شخص نے کبھی اس بات کی پروا نہ کی کہ اس کا مال کہاں سے آرہا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ جہنم کے کس دروازے سے آگ میں داخل ہوتا ہے (دیلمی)۔ لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھانے کی ایک صورت رشوت لینا اور دینا ہے چاہے وہ کسی نوکری کے حصول کیلئے ہو یا کسی ڈاکٹر کو کسی آپریشن یا علاج کے سلسلہ میں دی جائے یا کسی بھی کام کے سلسلہ میں ہو' رشوت بہر حال لینے اور دینے والے کیلئے ایک حرام فعل ہے۔ نبی ﷺ کے اس فرمان کے مطابق کہ اللہ تعالیٰ نے رشوت لینے والے' رشوت دینے والے اور ان دونوں کے درمیان مدد کرنے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ (ترمذی) ناجائز طریقے سے لوگوں کا مال کھانے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ دو فریقوں میں سے ایک فریق عدالت میں یا عدالت سے باہر جھوٹی قسم' دوسرے کا مال اڑانے کی غرض سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھائے اور قاضی اس کے حق میں فیصلہ کر دے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: جو کوئی شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے حاصل کر لیتا ہے وہ جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ (بخاری) اسی طرح جھوٹی گواہی کے ذریعے دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا بھی حرام ہے کیونکہ جھوٹا گواہ جس کے خلاف گواہی دیتا ہے اس پر تو ظلم اور زیادتی کا ارتکاب کرتا ہی ہے مگر جس کے حق میں گواہی دے کر اس کو ناجائز مال دلواتا ہے اس پر بھی زیادتی کرتا ہے اس طرح کہ وہ اس شخص کو مال حرام کھانے میں مدد دے رہا ہے۔ اور اپنی جھوٹی گواہی کے ذریعے اس کو سپرد جہنم کر رہا ہے۔ اور اس کے لئے اللہ کی حرام کردہ شے کو حلال کر رہا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں بڑے بڑے کبیرہ گناہوں سے آگاہ نہ کر دوں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا"۔ آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے مگر اگلی بات سے پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: خبردار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی سے بچ کر رہنا۔ صحابی کہتے ہیں کہ آپ بار بار اسی بات کو دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے ان کے خاموش ہو جانے کی تمنا کی۔ (مسلم) مال حرام میں یہ بھی شامل ہے کہ دکاندار اپنا مال بیچتے ہوئے گاہک سے دھوکہ کرے اور اس کو بیچی جانے والی چیز کا عیب نہ بتائے اسی طرح کوئی چیز ادھار لے کر واپسی سے انکار کر دینا' امانت میں خیانت کرنا' جوا کھیلنا اور تصویر فروشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے مال کمانا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی امان اور حفاظت میں رکھے۔

ڈش ویڈیو اور گانے:

اے وہ شخص جو لہو و لعب کے پیچھے بھاگتا ہے اور ساری رات ڈش کے سامنے بیٹھنے ویڈیو فلمیں دیکھنے، فحش رسالے پڑھنے اور گندی کہانیاں سننے میں گذارتا ہے۔ کیا تم نے کبھی سوچا کہ تمہیں کس نے پیدا کیا؟ اور کیوں پیدا کیا؟ اور یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور تمہاری باتیں سن رہا ہے؟ اور وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہے؟ وہ کون ہے جس نے تمہیں امن اور عافیت عطا فرمائی اور تمہیں سماعت اور بصارت کی وہ نعمتیں بخشیں جن کے ذریعہ تم اس کی نافرمانی کرتے ہو؟ کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے اور خوفزدہ ہوتے کہ کہیں وہ تم سے یہ نعمتیں چھین نہ لے، جس طرح ان پہلی امتوں کے ساتھ ہوا جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنتے:

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (الإسراء: ٣٦)

"یقیناً آنکھ کان اور دل سب کے بارے میں باز پرس ہونے والی ہے"

اے میرے دینی بھائی! قبل اس سے کہ تم اللہ کی نافرمانی کرو میں تمہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحت کرتا ہوں کہ تم یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے اور تمہاری ایک ایک حرکت سے آگاہ ہے۔ پس تم اللہ کو کمزور نہ جانو اور اس دن کو ہر وقت یاد رکھو جب تم اللہ کے حضور کھڑے کیے جاؤ گے جس دن تمہارے کان' تمہاری آنکھیں اور تمہاری چمڑی تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (فصلت: ۲۱)

"وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی وہ جواب دیں گی کہ ہمیں اسی نے گویائی عطا فرمائی ہے جس نے ہر ایک چیز کو بولنا سکھایا ہے اسی نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اب اسی کی جانب تم واپس لوٹائے جا رہے ہو"۔

اور تم بھی سن لو اے سربراہ خاندان! کیا تم جانتے ہو کہ تم اپنے کنبہ کے ساتھ دھوکہ کر رہے ہو' اور ان کو گمراہی اور بربادی کے راستے پر لے جا رہے ہو' اور اس امانت کو ضائع کر رہے ہو جس کے بارے میں روز قیامت تم سے پوچھا جائے گا' جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گانا سننے کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جس شخص نے دنیا میں گانا سنا قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (بخاری) اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: گانا زنا کا پیش خیمہ ہے اور یہ دل میں اس طرح منافقت پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سے سبزی پیدا ہوتی ہے۔ (ابوداود) اے میرے بھائی! اس بات سے ہمیشہ ڈرتے رہو کہ تم خود کو کسی ایسی جگہ نہ پاؤ جہاں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور جب تک تمہیں مہلت نصیب ہے اس کے ختم ہونے سے قبل توبہ کی طرف جلدی کرو اور گندے کاموں کو چھوڑ کر نیک اور پاکیزہ خصلتیں اختیار کر لو۔ یہ بات بھی ذہن نشین رکھو کہ دنیا کی یہ لذتیں عارضی ہیں مگر ان کا گناہ باقی رہنے والا ہے اور حساب کا وقت جلد ہی آنے والا ہے چنانچہ اپنی زندگی ایسے کاموں میں ضائع نہ کریں جن کے نتیجہ میں آپ کو نقصان پہنچے اور آپ ایک ایسے وقت میں نادم ہوں جبکہ ندامت سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نفس اور شیطان کے خلاف ہماری مدد فرمائے اور ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کے احکام کی حفاظت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: میں ایک روز نبی ﷺ کے پیچھے سوار ہو کر جا رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لڑکے میں تمہیں چند چیزیں سکھاتا ہوں۔ تم اللہ کے دین کے محافظ بن جاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو تو ہر موقع پر اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم سوال کرو تو اللہ ہی سے سوال کرو۔ جب تمہیں مدد کی ضرورت ہو تو اللہ ہی سے مدد مانگو۔ یہ بات اچھی طرح جان لو کہ لوگوں کی ایک بڑی جماعت تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ محض اتنا ہی فائدہ پہنچا سکے گی جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ رکھا ہے اور اگر وہ سب لوگ جمع ہو کر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو محض اتنا ہی نقصان پہنچا سکیں گے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقدر میں لکھ رکھا ہے تقدیریں لکھنے والے قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور کتاب تقدیر کی سیاہی خشک ہو چکی ہے۔ (ترمذی)

پیارے بھائی! اچھی طرح جان لیجئے کہ وہ بندہ مومن جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی تائید و حمایت کا مستحق ہوتا ہے یہ وہی صابر و شاکر بندہ ہے جس نے اللہ کے فضل سے اس کی پہچان اچھے طریقے سے کی چنانچہ اس کے احکام کی اطاعت کی اور اس کی منع کردہ چیزوں سے رک گیا اور اس کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کی اور اس کے حقوق کا خیال رکھا حالانکہ وہ طرح طرح کی نعمتوں اور آسائشوں میں گھرا ہوا تھا اور خواہشات نفس بار بار اس کو اپنی طرف مائل کر رہی تھیں مگر اس نے ان تمام رکاوٹوں کو عبور کر لیا اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا اور ان تمام نعمتوں کو اس کی رضا کے کاموں میں استعمال کیا اور اللہ سے درخواست کرتا رہا کہ وہ اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاؤں اور لغزشوں سے بچائے اور اپنے شکر کی مزید توفیق دے اور اس پر ہمیشہ اپنے فضل و کرم کا سایہ رکھے اور اللہ بے پروا کے سامنے اپنی محتاجی اور کم مائیگی کا اقرار کرتا رہا۔ یہی وہ بندہ ہے جس نے اپنے رب کو خاص طور پر پہچانا اور اللہ کی محبت کا مستحق ٹھہرا۔ چنانچہ وہ اس کی دعائیں قبول کرتا ہے' اس کی حاجات عطا کرتا ہے' اسے زندگی کے لطف کو مکدر کر دینے والی ہر ناگوار چیز سے بچاتا ہے اور اس کے امن کو متاثر کر دینے والے ہر خوف سے اس کو امن مہیا کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ تم اللہ کو خوشحالی میں یاد رکھو وہ تمہیں تنگدستی اور سختی کے دوران یاد رکھے گا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور محبت نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ أجمعین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

احفظ الله يحفظك

عن أبي العباس عبدالله بن عباس رضي الله عنهما قال: كنت خلف النبي ﷺ يوماً فقال: "**يا غلام! إني أعلمك كلمات، احفظ الله يحفظك، احفظ الله تجده تجاهك، إذا سألت فاسأل الله وإذا استعنت فاستعن بالله، واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك، وإن اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الأقلام وجفت الصحف**" رواه الترمذي۔

تو اللہ کو یاد کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا

ابو العباس عبداللہ بن عباس رضي اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا: میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے تھا پس آپ نے فرمایا: "اے غلام! میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں، تو اللہ کو یاد کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کو یاد کر اسے اپنی جانب پائے گا، جب تو سوال کرے تو اللہ سے کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ سے کر، اور یہ جان لے کہ بیشک اگر تمام لوگ جمع ہو کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر تمام لوگ جمع ہو کر تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھ چکے ہیں اور سیاہی خشک ہو چکی" رواہ الترمذی۔

ردمك: ٩٩٦٠-٣٦-٧٣٤-٧

مطابع الحميضي
تلفون [illegible] فاكس [illegible]